سلسلہ: رسائلِ فتاوٰی رضویہ

جلد: تیسویں

رسالہ نمبر 1

تجلی الیقین ۱۳۰۵ھ
بانّ نبیّنا سیدالمرسلین

یقین کا اظہار اس بات کے ساتھ کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
تمام رسولوں کے سردار ہیں

پیشکش: مجلسِ آئی ٹی (دعوتِ اسلامی)

رسالہ

تجلی الیقین بانّ نبیّنا سید المرسلین ۱۳۰۵ھ

(یقین کا اظہار اس بات کے ساتھ کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تمام رسولوں کے سردار ہیں)

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

مسئلہ ۳۳: از مونگیر لعل دروازہ معرفت حضرت مرزا غلام قادر بیگ غرہ شوال ۱۳۰۵ھ

حضرت اقدس دام ظلہم ! یہاں وہابیہ نے ایک تازہ شگوفہ اظہار کیا کہ نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے افضل المرسلین ہونے سے انکار کیا۔ ہر چند کہا گیا کہ مسئلہ واضح ہے، مسلمانوں کا ہر بچہ جانتا ہے، مگر کہتے ہیں کہ قرآن وحدیث سے دلیل لاؤ۔ یہاں کوشش کی، قرآن وحدیث میں دلیل نہ پائی، لہذا مسئلہ حاضر خدمتِ والا ہے، امید ہے کہ بہ ثبوت آیات واحادیث مسلمانوں کو ممنون فرمائیں گے، فقط

الجواب:

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

الحمدللہ الذی ارسل رسولہ بالھدٰی ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ط ولو کرہ المشرکون	سب خوبیاں اسے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا کہ اسے سب دینوں پر غالب کرے اور پڑے بُرا مانیں مشرک، بڑی

تبارك الذی نزل الفرقان علی عبدہٖ لیکون للعٰلمین نذیر ا والی اقوامهم خاصة ارسل المرسلون هوالذی ارسل نبینا رحمة للعٰلمین فادخل تحت ذیل رحمة الانبیآء والمرسلین، والملئٰکة المقربین وخلق الله اجمعین، وجعله خاتم النبیین فنسخ الادیان ولا ینسخ له دین، وادخل فی امته جمیع المرسلین اذ اخذ الله میثاق النبیین، سبحٰن الذی اسرٰی بعبدہ لیلًا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الی السمٰوٰت العلٰی الی العرش الاعلٰی، ثم دنا فتدلّٰی فکان قاب قوسین او ادنٰی، فاوحٰی الٰی عبدہٖ ما اوحٰی ما کذب الفؤاد ما راٰی افتمٰرونه علٰی مایرٰی ولقد راٰہ نزلة اُخرٰی، مازاغ البصر وماطغٰی وان الٰی ربك المنتهٰی وان علیه النشأة الاخرٰی یوم لایجدون شفیعًا الا المصطفٰی فله الفضل فی الاولٰی والاخرٰی، والغایة القصوٰی والوسیلة العظمٰی والشفاعة الکبرٰی	برکت والا ہے وہ جس نے اپنے بندے پر قرآن اتارا کہ وہ سارے جہان کو ڈر سنانے والا ہو۔ اور سب رسول خاص اپنی ہی قوموں کی طرف بھیجے گئے۔ اس نے ہمارے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو سارے جہان کے لیے رحمت بھیجا، تو ان کے دامنِ رحمت کے نیچے انبیاء و مرسلین وملائکہ مقربین اور تمام مخلوقِ الٰہی کو داخل فرمایا، اوران کو سب نبیوں کا خاتم کیا، تو انہوں نے اور دین نسخ فرمائے، اوران کے دین کا کوئی حرف منسوخ نہ ہوگا۔ اللہ نے ان کی امت میں تمام رسولوں کو داخل کیا، جبکہ خدا نے پیغمبروں سے عہد لیا۔ پاکی ہے اسے جو راتوں رات اپنے بندے کو مسجد حرام سے لے گیا مسجد اقصٰی تک بُلند آسمانوں تک عرش اعلٰی تک، پھر نزدیک ہوا تو تجلی فرمائی، تو دو کمانوں بلکہ اس سے کم کا فاصلہ رہا۔ پس اپنے بندے کو وحی کی، دل نے جو دیکھا اس میں شک نہ کیا تو کیا تم ان کے دیدار میں جھگڑتے ہو۔ اور قسم ہے بے شک انہوں نے اسے دوبارہ دیکھا۔ آنکھ بیجا نہ چلی اور نہ حد سے بڑھی۔ اور بے شک تیرے رب ہی کی طرف انتہا ہے۔ اور بے شک اسے سب کو دوبارہ پیدا کرنا ضرور ہے جس دن کوئی شفیع نہ پائیں گے سوائے مصطفٰی کے، تو دنیا اور آخرت میں انہیں کیلئے فضیلت ہے اور سب سے پرلے سرے کی نہایت اور سب سے بڑا وسیلہ اور سب سے

والمقام المحمود والحوض المورود ومال لایحصٰی من الصفات العلیٰ والدرجات العلیاء فصلی اللہ تعالٰی و سلم وبارك علیه وعلیٰ اٰلهٖ وصحبهٖ وکل منتم الیه دآئما ابدًا کمایحب ویرضیٰ ھو وربه العلی الاعلیٰ۔	اعظم شفاعت اور وہ مقام جس میں سب اگلے پچھلے ان کی حمد کریں اور وہ حوض جس پر تشنگان امت آکر سیراب ہوں گے اور بے گنتی بُلند صفتیں اور سب سے اونچے درجے، تو اللہ تعالٰی درود وبرکت اتارے ان پر اور ان کے آل واصحاب اور ہر ان کے نام لیوا پر ہمیشہ ہمیشہ جیسی انہیں اور ان کے بُلند وبالاتر رب کو پسند ومحبوب ہے۔

حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا افضل المرسلین وسید الاولین والآخرین ہونا قطعی ایمانی، یقینی، اذعانی، اجماعی، ایقانی مسئلہ ہے جس میں خلاف نہ کرے گا مگر گمراہ بد دین بندہ شیاطین والعیاذباللہ رب العٰلمین کلمہ پڑھ کر اس میں شک عجیب ہے، آج نہ کھلا تو کل قریب ہے، جس دن تمام مخلوق کو جمع فرمائیں گے، سارے مجمع کا دولھا حضور کو بنائیں گے، انبیائے جلیل تا حضرت خلیل سب حضور ہی کے نیاز مند ہوں گے، موافق ومخالف کی حاجتوں کے ہاتھ انہیں کی جانب بُلند ہوں گے، انہیں کا کلمہ پڑھا جاتا ہوگا، انہیں کی حمد کا ڈنکا بجتا ہوگا، جو آج بیاں ہے کل عیاں ہے، اس دن جو مومن ومقر ہیں نور بار عشرتوں سے شادیاں رچائیں گے، "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدٰىنَا لِهٰذَا" [1] (سب خوبیاں اللہ کو جس نے ہمیں اس کی راہ دکھائی۔ ت) اور جو مبطل ومنکر ہیں دلفگار حسرتوں سے ہاتھ چبائیں گے۔

"یٰلَیْتَنَاۤ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَ اَطَعْنَا الرَّسُوْلَا" [2]۔	ہائے کسی طرح ہم نے اللہ کا حکم مانا ہوتا اور رسول کا حکم مانا ہوتا۔
اللھم اجعلنا من المھتدین ولاتجعلنا فتنة للقوم الظٰلمین۔	اے اللہ! ہم کو ہدایت پانے والوں میں سے بنادے اور ہمیں ظالموں کے لئے آزمائش نہ بنا۔ (ت)

گروہ معتزلہ کہ ملائکہ کرام کو حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے افضل مانتے ہیں وہ بھی حضور

---

[1] القرآن الکریم ۷/ ۴۳

[2] القران الکریم ۳۳/ ۶۶

سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وعلیہم وعلٰی آلہ اجمعین کو بالیقین مخصوص ومستثنٰی جانتے ہیں۔ انکے نزدیک بھی حضور پرنور انبیاء ومرسلین وملائکہ مقربین وخلق اللہ اجمعین سب سے افضل واعلٰی وبُلند وبالا علیہ صلوٰۃ المولٰی تعالٰی۔ کلماتِ علمائے کرام میں اس کی تصریح اور فقیر کے رسالہ ''اجلال جبریل بجعلہ خادما للمحبوب الجمیل'' میں تحقیق وتوضیح۔

اما الزمخشری فقد سفه نفسه وتبع هواه وجهل مذهبه وتناهی فی الضلال حتی لم یعلم مشربه کما نبه علیه اهل التحقیق، والله سبحانه ولی التوفیق۔	رہا زمخشری، تو وہ دل کا احمق، اپنی نفسانی خواہش کا پیروکار، اپنے مذہب سے جاہل اور گمراہی میں انتہاء کو پہنچا ہوا ہے، یہاں تک کہ اس کے مشرب کا پتا نہیں جیسا کہ اہل تحقیق نے اس پر تنبیہ فرمائی ہے۔ اور اللہ سبحٰنہ وتعالٰی توفیق کا مالک ہے۔ (ت)

فقیر کو جہاں ایسے صریح مسئلے پر طلب دلیل نے تعجب دیا وہاں اس کے ساتھ ہی طرز سوال کو دیکھ کر یہ شکر بھی کیا کہ الحمدللہ عقیدہ صحیح ہے، صرف اطمینان خاطر کو خواہش توضیح ہے، مگر اس لفظ نے بیشک حیرت بڑھائی کہ قرآن وحدیث میں دلیل نہ پائی۔ سبحان اللہ مسئلہ ظاہر، دلیلیں وافر، آیتیں متکاثر، حدیثیں متواتر۔ پھر سائل ذی علم ہو تو اطلاع نہ ملنے کی کیا صورت۔ اور جاہل بے علم ہو تو اپنے نہ پانے کی بیجا شکایت۔ فقیر غفر اللہ تعالٰی لہ نے مسئلہ تفضیل حضرات شیخین رضی اللہ تعالٰی عنہما میں دلائل جلائل قرآن وحدیث سے جو اکثر بحمد اللہ استخراج فقیر ہیں نوے ۹۰ جزکے قریب ایک کتاب مسمّٰی بہ ''منتهی التفصیل لمبحث التفضیل'' لکھی جس کے طول کو مِلّ خواطر سمجھ کر ''مطلع القمرین فی ابانة سبقة العمرین (۱۲۹۷ھ) میں اس کی تلخیص کی، پھر کہاں وہ بحث متناہی المقدار اور کہاں یہ بحر ناپیدا کنار، اللہ اللہ العظمة للہ ''

"وَلَوْ اَنَّ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ یَمُدُّهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ" [3]۔	اور اگر زمین میں جتنے پیڑ ہیں سب قلمیں بن جائیں اور سمندر اس کی سیاہی ہو، اس کے پیچھے سات سمندر اور، تو اللہ کی باتیں ختم نہ ہوں (ت)

بلا مبالغہ اگر توفیق مساعد ہو اس عقیدے کی تحقیق مجلدات سے زائد ہو، مگر بقدر حاجت و

[3] القرآن الکریم ۳۱/ ۲۷

وقت فرصت، قلب مؤمن کی تسکین وتثبیت اور منکر بدباطن کی تحزین وتبکیت کو صرف دس آیتوں اور سو حدیثوں پر اقتصار مطلب اور اس معجز عجالہ مسمّٰی بہ ''قلائد نحور الحور من فرائد بحور النور'' کو بلحاظ تاریخ ''تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین'' سے ملقب کرتا ہے۔

وماتوفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب، وصلی اللہ تعالٰی علٰی خیر خلقہ وسراج افقہ واٰلہ وصحبہ و متبعیہ وحزبہ انہ سمیع قریب مجیب۔	اللہ تعالٰی کے بغیر میرے لیے کسی کی توفیق نہیں، میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور اسی کی طرف رجوع لاتا ہوں۔ اللہ تعالٰی درود نازل فرمائے اس پر جو اس کی تمام مخلوق سے بہتر اور اس کے افق کا سراج ہے، اور آپ کی آل پر اور آپ کے اصحاب پر اور اس کے تمام پیروکاروں پر اور اس کی جماعت پر، بے شک وہ سننے والا، قریب، دعاؤں کو قبول کرنے والا ہے۔ (ت)

یہ قلائد فرائد دو ہیکل پر مشتمل:

ہیکل اول: میں آیات جلیلہ۔

ہیکل دوم: میں احادیث جمیلہ۔ یہ ہیکل نور افگن چار تابشوں سے روشن:

تابش اول: چند وحی ربانی علاوہ آیات کریمہ قرآنی۔

تابش دوم: ارشادات عالیہ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وعلیہم اجمعین۔

اگر بعض کلمات انبیاء وملائکہ دیکھئے متبوع کی رکاب میں تابع سمجھئے۔

تابش سوم: محض وخالص طرق وروایات حدیث خصائص۔

تابش چہارم: صحابہ کرام کے آثار رائقہ، اقوال علمائے کتب سابقہ، بشرائے ہواتف رؤیائے صادقہ۔ واللہ سبحانہ ھو المعین والحمدللہ رب العالمین (اور اللہ سبحٰنہ وتعالٰی ہی مددگار ہے اور تمام خوبیاں اللہ کو جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ ت) ان کے سوا اقوال علماء پر توجہ نہ کی کہ غرضِ اختصار کے منافی تھی۔ جسے ان کے بعض پر اطلاع پسند آئے۔ فقیر کے رسائل ''سلطنۃ المصطفٰی فی ملکوت کل الورٰی'' و ''قمر التمام لنفی الظل عن سید الانام'' و ''اجلال جبریل بجعلہ خادمًا للمحبوب الجمیل'' کی طرف رجوع لائے۔ واللہ الھادی وولی الایادی (اور اللہ تعالٰی ہی ہدایت دینے والا اور نعمتوں کا مالک ہے۔ ت)

ہیکل اوّل میں جواہر زواہر آیات قرآنیہ

آیت اولٰی: قال تبارك وتعالٰی: "وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَاۤ اٰتَیْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّ حِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَ لَتَنْصُرُنَّهٗؕ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَ اَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِیْؕ قَالُوْۤا اَقْرَرْنَاؕ قَالَ فَاشْهَدُوْا وَ اَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِیْنَ﴿۸۱﴾ فَمَنْ تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ﴿۸۲﴾ "[4]۔	**پہلی آیت:** اللہ تبارک وتعالٰی نے فرمایا، اور یاد کرائے محبوب! جب خدا نے عہد لیا پیغمبروں سے کہ جو میں تم کو کتاب و حکمت دوں، پھر تمہارے پاس آئے رسول تصدیق فرماتا اس کی جو تمہارے ساتھ ہے تو تم ضرور ہی اس پر ایمان لانا، اور بہت ضرور اس کی مدد کرنا۔ پھر فرمایا کیا تم نے اقرار کیا، اور اس پر میرا بھاری ذمہ لیا۔ سب انبیاء نے عرض کی کہ ہم ایمان لائے۔ فرمایا تو ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہوں سے ہوں۔ اب جو اس کے بعد پھرے گا تو وہی لوگ بے حکم ہیں۔

امام اجل ابو جعفر طبری وغیرہ محدثین اس آیت کی تفسیر میں حضرت مولی المسلمین امیر المومنین جناب مولٰی علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم سے راوی:

لم یبعث اللہ نبیا من اٰدم فمن بعدہ الااخذ علیہ العھد فی محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لئن بعث و ھو حی لیؤمنن بہ ولینصرنّہ ویاخذ العھد بذٰلك علی قومہ[5]۔	یعنی اللہ تعالٰی نے آدم علیہ الصلٰوۃ والسلام سے لے کر آخر تک جتنے انبیاء بھیجے سب سے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے بارے میں عہد لیا گیا کہ اگر یہ اس نبی کی زندگی میں مبعوث ہو تو وہ ان پر ایمان لائے اور ان کی مدد فرمائے اور اپنی امت سے اس مضمون کا عہد لے۔

---

[4] القرآن الکریم ۳/ ۸۱

[5] المواھب اللدنیۃ عن علی المقصد الاول اخذ العھد علی الانبیاء المکتب الاسلامی بیروت ۱/ ۶۲، جامع البیان (تفسیر الطبری) تحت آیۃ ۳/ ۸۱ دار احیاء التراث العربی بیروت ۳/ ۳۸۷

اسی طرح حبرالائمہ عالم القرآن حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی ہوا،رواہ ابن جریر [6] وابن عساکر وغیرھما (اس کو ابن جریر اور ابن عساکر وغیرہ نے روایت کیا۔ت) بلکہ امام بدرزرکشی وحافظ عماد بن کثیر وامام الحفاظ علامہ ابن حجر عسقلانی نے اسے صحیح بخاری عــــہ کی طرف نسبت کیا۔واللہ تعالٰی اعلم۔

ونحوہ اخرج الامام ابن ابی حاتم فی تفسیرہ عن السدی کما اوردہ الامام الاجل السیوطی فی الخصائص الکبرٰی [7]۔	اور اس کی مثل امام ابن ابی حاتم نے اپنی تفسیر میں سدی سے روایت کیا جیسا کہ امام اجل سیوطی علیہ الرحمہ نے خصائص کبرٰی میں وارد کیا ہے۔(ت)

اس عہد ربانی کے مطابق ہمیشہ حضرات انبیاء علیہم الصلٰوۃ والثناء نشر مناقب وذکر مناصب حضور سید المرسلین صلٰوۃ اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین سے رطب اللسان رہتے اور اپنی پاک مبارک مجالس ومحافل ملائک منزل کو حضور کی یاد ومداح سے زینت دیتے،اور اپنی امتوں سے حضور پرنور پر ایمان لانے اورمدد کرنے کا عہد لیتے یہاں تک کہ وہ پچھلا مژدہ رساں کنواری بتول کا ستھرا بیٹا مسیح کلمۃ اللہ علیہ صلوات اللہ "مُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗۤ اَحْمَدُؕ" [8] (اس رسول کی بشارت سناتا ہوا جو میرے بعد تشریف لائیں گے ان کا نام احمد ہے۔ت) کہتا تشریف لایا۔اورجب سب ستارے روشن مہ پارے مکمنِ غیب میں گئے افتاب عالمتاب ختمیت مآب نے باہزاراں ہزار جاہ وجلال طلوع اجلال فرمایا صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلیہم اجمعین وبارك وسلم دھر الداھرین (اللہ تعالٰی آپ پر اور دیگر تمام رسولوں پر ہمیشہ ہمیشہ درود وسلام اور برکت نازل فرمائے۔ت)

عــــہ:قال الزرقانی قال الشامی ولم اظفربه فیه [9] ۱۲ منه۔	زرقانی نے کہا: شامی نے فرمایا ہے کہ میں اس کو صحیح بخاری میں نہیں پاسکا۔ت)

---

[6] جامع البیان(تفسیر الطبری)تحت آیۃ ۳ /۸۱ داراحیاء التراث العربی بیروت ۳ /۳۸۷

[7] الخصائص الکبرٰی باب خصوصیۃ باخذ المیثاق علی النبیین الخ مرکز اہل سنت برکات رضا گجرات ہند ۱ /۸

[8] القرآن الکریم ۶۱ /۶

[9] شرح الزرقانی علی المواھب اللدنیہ المقصد الاول دارالمعرفہ بیروت ۱ /۴۰

ابن عساکر سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی:

لم یزل اللہ یتقدم فی النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم الی اٰدم فمن بعدہ ولم تزل الامم تتباشر بہ وتستفتح بہ حتی اخرجہ اللہ فی خیر امۃ،وفی خیر قرن وفی خیر اصحاب وفی خیر بلد[10]۔	ہمیشہ اللہ تعالٰی نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے بارے میں آدم اور ان کے بعد سب انبیاء علیہم الصلٰوۃ والسلام سے پیشگوئی فرماتا رہا،اور قدیم سے سب امتیں تشریف آوری حضور کی خوشیاں مناتیں اور حضور کے توسل سے اپنے اعداء پر فتح مانگتی آئیں،یہاں تک کہ اللہ تعالٰی نے حضور کو بہترین امم و بہترین قرون وبہترین اصحاب وبہترین بلاد میں ظاہر فرمایا، صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

اوراس کی تصدیق قرآن عظیم میں ہے:

"وَ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ یَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ۚۖ فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ٘ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِیْنَ۝۸۹"[11]۔	یعنی اس نبی کے ظہور سے پہلے کافروں پر اس کے وسیلہ سے فتح چاہتے،پھر جب وہ جانا پہچانا ان کے پاس تشریف لایا منکر ہو بیٹھے توخدا کی پھٹکار منکروں پر۔

علماء فرماتے ہیں:جب یہود مشرکوں سے لڑتے دعا کرتے:

اللھم انصرنا علیھم بالنبی المبعوث فی اٰخر الزمان الذی نجد صفتہ فی التورٰۃ[12]۔	الٰہی!مدد دے ان پر صدقہ نبی آخر الزمان کا جس کی نعت ہم توارت میں پاتے ہیں۔

اس دعا کی برکت سے انہیں فتح دی جاتی۔

اسی پیمان الٰہی کا سبب ہے کہ حدیث میں آیا حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

---

[10] الخصائص الکبرٰی بحوالہ ابن عساکر باب خصوصیت باخذ المیثاق الخ مرکز اہلسنت گجرات ہند ۱/ ۸ و ۹

[11] القرآن الکریم ۲/ ۸۹

[12] الدر المنثور تحت الآیۃ ۲/ ۸۹ دار احیاء التراث العربی بیروت ۱/ ۱۹۶

نے فرمایا:

والذی نفسی بیدہٖ لو ان موسیٰ کان حیًّا الیوم ماوسعہ الا ان یتبعنی ۔اخرجہ الامام احمد[13] والدارمی و البیہقی فی شعب الایمان عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہما،ابو نعیم فی دلائل النبوۃ واللفظ لہ عن امیر المؤمنین[14] ۔عمر الفاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ ۔	قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے آج اگر موسیٰ دنیا میں ہوتے تو میری پیروی کے سوا ان کو گنجائش نہ ہوتی (اس کو امام احمد، دارمی اور شعب الایمان میں بیہقی نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہما سے اور ابو نعیم نے دلائل النبوۃ میں امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا ہے اور لفظ ابو نعیم کے ہیں۔ت)

اور یہی باعث ہے کہ جب آخر الزمان میں حضرت سیدنا عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام نزول فرمائیں گے باآنکہ بدستور منصب رفیع نبوت ورسالت پر ہوں گے، حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے امتی بن کر رہیں گے، حضور ہی کی شریعت پر عمل کریں گے، حضور کے ایک امتی ونائب یعنی امام مہدی کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم وامامکم منکم ۔اخرجہ الشیخان[15] عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ ۔	کیسا حال ہوگا تمہارا جب ابن مریم تم میں اتریں گے اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا (اس کو شیخین نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ت)

اور اس عہد واثق کی پوری تائید وتوکید حق عزجلالہ نے توریت مقدس میں فرمائی جس کی بعض آیتیں ان شاء اللہ تابش اول ہیکل دوم میں مذکور ہوں گی۔

امام علامہ تقی الملۃ والدین ابوالحسن علی بن عبدالکافی سبکی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اس آیت کی

[13] مسند احمد بن حنبل عن جابر رضی اللہ عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۳ /۳۸۷

[14] دلائل النبوۃ لابی نعیم الفصل الاول عالم الکتب بیروت الجزء الاول ص۸

[15] صحیح البخاری کتاب الانبیاء باب نزول عیسٰی بن مریم قدیمی کتب خانہ کراچی ۱ /۴۹۰،صحیح مسلم کتاب الایمان باب نزول عیسٰی بن مریم قدیمی کتب خانہ کراچی ۱ /۸۷

تفسیر میں ایک نفیس رسالہ ''التعظیم والمنہ فی لتؤمنن بہ ولتنصرنہ ''لکھا۔اوراس میں آیت مذکورہ سے ثابت فرمایا کہ ہمارے حضور صلوات اللہ تعالٰی وسلامہ علیہ سب انبیاء کے نبی ہیں،اور تمام انبیاء ومرسلین اوران کی امتیں سب حضور کے امتی۔حضور کی نبوت ورسالت زمانہ سیدنا ابوالبشر علیہ الصلٰوۃ والسلام سے روز قیامت تک جمیع خلق اللہ کو شامل ہے،اور حضور کا ارشاد ''وکنت نبیا واٰدم بین الروح والجسد''[16] (میں نبی تھا جبکہ آدم علیہ السلام روح وجسد کے درمیان تھے۔ت) اپنے معنی حقیقی پر ہے۔

اگر ہمارے حضور حضرت آدم ونوح وابراہیم وموسٰی وعیسٰی صلی اللہ تعالٰی علیہم وسلم کے زمانہ میں ظہور فرماتے،ان پر فرض ہوتا کہ حضور پر ایمان لاتے اور حضور کے مددگار ہوتے۔اسی کا اللہ تعالٰی نے ان سے عہد لیااور حضور کے نبی الانبیاء ہونے ہی کا باعث ہے کہ شب اسرا تمام انبیاء ومرسلین نے حضور کی اقتداء کی،اوراس کا پورا ظہور اروز نشور ہوگا جب حضور کے زیرلوا آدم ومن سوا کافہ رسل وانبیاء ہوں گے،صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین۔یہ رسالہ نہایت نفیس کلام پر مشتمل جسے امام جلال الدین نے خصائص کبری اور امام شہاب الدین قسطلانی نے مواہب لدنیہ اورائمہ مابعد نے اپنی تصانیف منیعہ میں نقل کیا اور اسے نعمت عظمٰی ومواہب کبری سمجھا من شاء التفصیل فلیرجع الی کلماتھم رحمۃ اللہ تعالٰی علیھم اجمعین (جو تفصیل چاہتا ہے وہ ان کے کلام کی طرف رجوع کرے ان سب پر اللہ تعالٰی کی رحمت ہو۔ت)

بالجملہ مسلمان بہ نگاہ ایمان اس آیہ کریمہ کے مفادات عظیمہ پر غور کرے،صاف صریح ارشاد فرمارہی ہے کہ محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اصل الاصول ہیں محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم رسولوں کے رسول ہیں،امتیوں کو جو نسبت انبیاء ورسل سے ہے وہ نسبت انبیاء ورسل کو اس سید الکل سے ہے،امتیوں پر فرض کرتے ہیں رسولوں پر ایمان لاؤ،اور رسولوں سے عہد وپیمان لیتے ہیں محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے گرویدگی فرماؤ۔غرض صاف صاف جتا رہے ہیں کہ مقصود اصلی ایک وہی ہیں باقی تم سب تابع وطفیلی ع

مقصود ذات اوست دگر جُملگی طفیل

(مقصود ان کی ذات ہے باقی سب طفیلی ہیں۔ت)

---

[16] المستدرک للحاکم کتاب الایمان دارالفکر بیروت ۲ /۶۰۹،کنزالعمال بحوالہ ابن سعد حدیث۳۱۹۱۷ ۳۲۱۱۸مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۱۱ /۴۰۹ و۴۵۰

آیہ لتؤمنن بہٖ ولتنصرنہ کے بعض لطائف:

اقول: وباللہ التوفیق (میں اللہ تعالٰی کی توفیق کے ساتھ کہتا ہوں۔ت) پھر یہ بھی دیکھنا ہے کہ اس مضمون کو قرآن عظیم نے کس قدر مہتم بالشان ٹھہرایا اور طرح طرح سے مؤکد فرمایا۔

اوّلاً: انبیاء علیہم الصلٰوۃ والثناء معصومین ہیں۔ زنہار حکم الٰہی کا خلاف ان سے محتمل نہیں۔ کافی تھا کہ رب تبارک وتعالٰی بطریق امر انہیں ارشاد فرماتا اگر وہ نبی تمہارے پاس آئے اس پر ایمان لانا اور اس کی مدد کرنا، مگر اس قدر پر اکتفاء نہ فرمایا بلکہ ان سے عہد وپیمان لیا، یہ عہد عہد "اَلَسۡتُ بِرَبِّكُمۡ ؕ"[17] (کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں۔ت) کے بعد دوسرا پیمان تھا، جیسے کلمہ طیبہ میں لاالٰہ الا اللہ (اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ت) کے ساتھ محمد رسول اللہ (محمد اللہ کے رسول ہیں۔ت) تاکہ ظاہر ہو کہ تمام ماسوائے اللہ پر پہلا فرض ربوبیت الٰہیہ کا اذعان ہے۔ پھر اس کے برابر رسالت محمدیہ پر ایمان، صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وبارك وشرف وبجل وعظم۔

ثانیاً: اس عہد کو لامِ قسم سے مؤکد فرمایا:

"لَتُؤۡمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنۡصُرُنَّهٗ ؕ"[18]۔	تم ضرور اس کی مدد کرنا اور ضرور اس پر ایمان لانا۔(ت)

جس طرح نوابوں سے بیعتِ سلاطین پر قسمیں لی جاتی ہیں۔ امام سُبکی فرماتے ہیں: شاید سوگندِ بیعت اسی آیت سے ماخوذ ہوئی ہے۔

ثالثاً: نون تاکید۔

رابعاً: وہ بھی ثقیلہ لاکر ثقل تاکید کو اور دوبالا فرمایا۔

خامساً: یہ کمال اہتمام ملاحظہ کیجئے کہ حضرات انبیاء ابھی جواب نہ دینے پائے کہ خود ہی تقدیم فرما کر پوچھتے ہیں: ء اقررتم کیا اس امر پر اقرار لاتے ہو؟ یعنی کمال تعجیل وتسجیل مقصود ہے۔

سادساً: اس قدر پر بھی بس نہ فرمائی بلکہ ارشاد ہوا:

---

[17] القرآن الکریم ۷/ ۱۷۲

[18] القرآن الکریم ۳/ ۸۱

"وَ اَخَذْتُمْ عَلٰی ذٰلِكُمْ اِصْرِیْ ؕ"[19]۔ خالی اقرار ہی نہیں بلکہ اس پر میرا بھاری ذمہ لو۔

سابعًا: علیہ یا علٰی هٰذا کی جگہ "عَلٰی ذٰلِكُمْ"[20] فرمایا کہ بُعد اشارت عظمت ہو۔

ثامنًا: اور ترقی ہوئی کہ "فَاشْهَدُوْا"[21]۔ ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ۔ حالانکہ معاذ اللہ اقرار کرکے مکر جانا ان پاک مقدس جنابوں سے معقول نہ تھا۔ **تاسعًا:** کمال یہ ہے کہ فقط ان کی گواہیوں پر بھی اکتفانہ ہوئی بلکہ ارشاد فرمایا:

"وَ اَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِیْنَ ﴿۸۱﴾"[22]۔ میں خود بھی تمہارے ساتھ گواہوں سے ہوں۔ **عاشرًا:** سب سے زیادہ نہایت کاریہ ہے کہ اس قدر عظیم جلیل تاکیدوں کے بعد باآنکہ انبیاء کو عصمت عطافرمائی، یہ سخت شدید تہدید بھی فرمادی گئی کہ

"فَمَنْ تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۸۲﴾"[23]۔	اب جو اس اقرار کے بعد پھرے گا فاسق ٹھہرے گا۔

اللہ ،اللہ ! یہ وہی اعتنائے تام واہتمام تمام ہے جو باری تعالٰی کو اپنی توحید کے بارے میں منظور ہوا کہ ملائکہ معصومین کے حق میں ارشاد کرتا ہے:

"وَ مَنْ یَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّیْۤ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ نَجْزِیْهِ جَهَنَّمَ ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِی الظّٰلِمِیْنَ ﴿۲۹﴾ ع"[24]	جو ان میں سے کہے گا میں اللہ کے سوا معبود ہوں اسے ہم جہنم کی سزادیں گے، ہم ایسی ہی سزادیتے ہیں ستمگاروں کو۔

گویا اشارہ فرماتے ہیں کہ جس طرح ہمیں ایمان کے جزاول لا الہ الا اللہ کا اہتمام ہے یونہی جزدوم محمد رسول اللہ سے اعتنائے تام ہے، میں تمام جہان کا خدا کہ ملائکہ مقربین بھی میری بندگی سے سرنہیں پھیر سکتے اور میرا محبوب سارے عالم کا رسول و مقتدا کہ انبیاء ومرسلین بھی اسکی بیعت وخدمت کے محیط دائرہ میں داخل ہوئے۔

والحمد للّٰه رب العٰلمین،وصلی اللّٰه تعالٰی علٰی سید المرسلین محمد و	سب تعریفیں اللہ تعالٰی کے لیے ہیں جو پروردگار ہے تمام جہانوں کا۔ اور اللہ تعالٰی درود نازل فرمائے

[19] القرآن الکریم ۳/ ۸۱

[20] القرآن الکریم ۳/ ۸۱

[21] القرآن الکریم ۳/ ۸۱

[22] القرآن الکریم ۳/ ۸۱

[23] القرآن الکریم ۳/ ۸۲

[24] القرآن الکریم ۲۱/ ۲۹

اٰلہ وصحبہٖ اجمعین Oاشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریك لہ وان سیدنا محمدا عبدہ ورسولہ سید المرسلین وخاتم النبیین واکرم الاولین و الاٰخرین صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلٰی اٰلہ واصحابہ اجمعین۔	رسولوں کے سردار محمد مصطفٰی پر، آپ کی آل پر اور آپ کے تمام صحابہ پر۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالٰی کے بغیر کوئی لائق عبادت نہیں وہ واحد ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اور یہ کہ ہمارے سردار محمد مصطفٰی اس کے خاص بندے اور اس کے رسول ہیں۔ وہ تمام رسولوں کے سردار، تمام نبیوں میں آخری نبی اور اگلوں اور پچھلوں سے افضل ہیں۔ اللہ تعالٰی کے درود وسلام ہوں ان پر، ان کی آل پر اور ان کے تمام صحابہ پر۔ (ت)

اس سے بڑھ کر حضور کی سیادت عامّہ وفضیلت تامّہ پر کون سے دلیل درکار ہے۔ وللہ الحجۃ البالغۃ (اور اللہ کی حجت پوری ہے۔ ت)

آیت ثانیہ: قال عز مجدہ: "وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ﴿۱۰۷﴾"[25]۔	**دوسری آیت:** اللہ تعالٰی نے فرمایا: اے محبوب! ہم نے تجھے نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لیے۔

عالم ماسوائے اللہ کو کہتے ہیں جس میں انبیاء وملائکہ سب داخل ہیں۔ تو لاجرم حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ان سب پر رحمت ونعمت رب الارباب ہوئے، اور وہ سب حضور کی سرکار عالی مدار سے بہرہ مند وفیضیاب۔ اسی لئے اولیائے کاملین وعلمائے عاملین تصریحیں فرماتے ہیں کہ ازل سے ابد تک ارض وسماء میں اولٰی وآخرت میں دین ودنیا میں روح وجسم میں چھوٹی یا بڑی، بہت یا تھوڑی، جو نعمت ودولت کسی کو ملی یا اب ملتی ہے یا آئندہ ملے گی سب حضور کی بارگاہ میں جہاں پناہ سے بٹی اور بٹتی ہے اور ہمیشہ بٹے گی۔ کما بیّنّاہ بتوفیق اللہ تعالٰی فی رسالتنا سلطنۃ المصطفٰی فی ملکوت کل الورٰی۔ (جیسا کہ ہم نے اس کو اللہ تعالٰی کی توفیق سے اپنے رسالہ ''سلطنت المصطفٰی فی ملکوت الورٰی'' میں بیان کیا ہے۔ ت) امام فخر الدین رازی علیہ الرحمہ نے اس آیہ کریمہ کے تحت لکھا:

لماکان رحمۃ للعٰلمین لزم ان	جب حضور تمام عالم کے لیے رحمت ہیں واجب

[25] القرآن الکریم ۲۱/ ۱۰۷

یکون افضل من کل العٰلمین[26]۔قلت وادعاء التخصیص خروج عن الظاھر بلادلیل وھو لایجوز عند عاقل فضلا عن فاضل واللہ الھادی۔	ہوا کہ تمام ماسوائے اللہ سے افضل ہوں۔ میں کہتاہوں تخصیص کا دعوی کرنا ظاہر سے بلادلیل خروج ہے اور وہ کسی عاقل کے نزدیک جائز نہیں چہ جائیکہ کسی فاضل کے نزدیک۔اور اللہ تعالٰی ہی ہدایت دینے والا ہے۔(ت)
آیت ثالثہ: قال جل ذکرہ: "وَمَآ اَرْسَلْنَامِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِہٖ"[27]۔	**تیسری آیت**: اللہ تعالٰی نے فرمایا: نہ بھیجا ہم نے کوئی رسول مگر ساتھ زبان اس کی قوم کے۔

علماء فرماتے ہیں: یہ آیہ کریمہ دلیل ہے کہ انبیائے سابقین سب خاص اپنی قوم پر رسول کرکے بھیجے جاتے۔

اگلے انبیاء صرف اپنی قوم کے رسول ہوئے اور ہمارے رسول ہر فرد مخلوق کے لئے

اقول: وقال اللہ تعالٰی "لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی قَوْمِہٖ"[28]۔ وقال تعالٰی "وَاِلٰی عَادٍ اَخَاھُمْ ھُوْدًا ؕ"[29]۔وقال تعالٰی "وَاِلٰی ثَمُوْدَ اَخَاھُمْ صٰلِحًا ۘ"[30]۔وقال تعالٰی "وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِہٖۤ"[31]۔وقال تعالٰی "وَاِلٰی مَدْیَنَ اَخَاھُمْ شُعَیْبًا ؕ"[32] وقال تعالٰی "ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِھِمْ مُّوْسٰی بِاٰیٰتِنَآ	**اقول**: (میں کہتاہوں) اللہ تعالٰی نے فرمایا: تحقیق ہم نے نوح کو بھیجا اس کی قوم کی طرف۔اور فرمایا اللہ تعالٰی نے عاد کی طرف ان کی برادری سے ہود کو بھیجا۔اور فرمایا کہ ثمود کی طرف انکی برادری سے صالح کو بھیجا۔اور فرمایا: اور لُوط کو بھیجا جب اس نے اپنی قوم سے کہا۔اور فرمایا: مدین کی طرف ان کی برادری سے شعیب کو بھیجا۔اور فرمایا: پھر ان کے بعد ہم نے موسٰی کو اپنی نشانیوں کے ساتھ

[26] مفاتیح الغیب(التفسیر الکبیر)تحت الآیۃ ۲/ ۲۵۳ دار الکتب العلمیۃ بیروت ۶/ ۱۶۵

[27] القرآن الکریم ۱۴/ ۴

[28] القرآن الکریم ۷/ ۵۹

[29] القرآن الکریم ۷/ ۶۵

[30] القرآن الکریم ۷/ ۷۳

[31] القرآن الکریم ۷/ ۸۰

[32] القرآن الکریم ۷/ ۸۵

اِلٰی فِرْعَوْنَ وَمَلَاۡىِٕهٖ"[33] وقال تعالٰی "وَتِلْكَ حُجَّتُنَاۤ اٰتَیْنٰهَاۤ اِبْرٰهِیْمَ عَلٰى قَوْمِهٖ"[34] وقال تعالٰی فی یونس علیه السلام "وَاَرْسَلْنٰهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ یَزِیْدُوْنَ ﴿۱۴۷﴾"[35]۔ وقال تعالٰی فی عیسٰی علیه السلام "وَرَسُوْلًا اِلٰى بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ"[36]۔	اور فرمایا: پھر ان کے بعد ہم نے موسٰی کو اپنی نشانیوں کے ساتھ فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف بھیجا۔ اور فرمایا: اور یہ ہماری دلیل ہے کہ ہم نے ابراہیم کو اس کی قوم پر عطا فرمائی۔ اور یونس علیہ السلام کے بارے میں فرمایا: اور ہم نے اسے لاکھ آدمیوں کی طرف بھیجا بلکہ زیادہ۔ اور عیسٰی علیہ السلام کے بارے میں فرمایا: اور رسول ہوگا بنی اسرائیل کی طرف۔ (ت)

اسی لئے صحیح حدیث میں فرمایا:

کان النبی یبعث الی قومه خاصة۔ رواہ الشیخان[37] عن جابر رضی الله تعالٰی عنه۔	نبی خاص اپنی قوم کی طرف بھیجا جاتا۔ (اس کو شیخین نے حضرت جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا ہے۔ ت)

دوسری روایت میں آیا:

کان النبی یبعث الٰی قریته ولا یعدوها۔ رواہ ابو یعلی[38] عن عوف بن مالك رضی الله تعالٰی عنه۔	نبی ایک بستی کی طرف مبعوث ہوتا جس کے آگے تجاوز نہ کرتا۔ (اس کو ابو یعلٰی نے حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا ہے۔ ت)

اور حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے لئے فرماتا ہے:

"وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۲۸﴾"[39]	نہ بھیجا ہم نے تمہیں مگر سب لوگوں کیلئے خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا، پر بہت لوگ بے خبر ہیں۔

[33] القرآن الکریم ۷/ ۱۰۳
[34] القرآن الکریم ۶/ ۸۳
[35] القرآن الکریم ۳۷/ ۱۴۷
[36] القرآن الکریم ۳/ ۴۹
[37] صحیح البخاری کتاب التیمم و مواضع الصلوٰۃ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۴۸، صحیح مسلم کتاب المساجد و مواضع الصلوٰۃ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۱۹۹
[38] الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان بحوالہ ابی یعلٰی حدیث ۶۳۶۵ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۹/ ۱۰۴
[39] القرآن الکریم ۳۴/ ۲۸

وقال تعالٰی: "قُلْ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ جَمِیْعَا" [40]۔	اللہ تعالٰی نے فرمایا: تو فرما اے لوگو! میں خدا کا رسول ہوں تم سب کی طرف۔
وقال تعالٰی: "تَبٰرَكَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِهٖ لِیَكُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرَاۙ" [41]۔	اللہ تعالٰی نے فرمایا: بڑی برکت والا ہے وہ جس نے اتارا قرآن اپنے بندے پر کہ ڈر سنانے والا ہو سارے جہان کو۔

اسی لئے خود حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ارسلت الی الخلق کافّۃ ۔اخرجہ مسلم [42] عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ۔	میں تمام مخلوق الٰہی کی طرف بھیجاگیا (اس کو مسلم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا ہے۔ت)

حضور کی افضیلت مطلقہ کی یہ دلیل حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما کے ارشادات سے ہے۔ دارمی، ابو یعلٰی، طبرانی، بیہقی روایت کرتے ہیں اس جناب نے فرمایا:

ان اللہ تعالٰی فضل محمداصلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم علی الانبیاء وعلی اھل السماء۔	بیشک اللہ تعالٰی نے محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو تمام انبیاء وملائکہ سے افضل کیا۔

حاضرین نے وجہ تفضیل پوچھی، فرمایا:

ان اللہ تعالٰی قال: "وَمَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ"، وقال لمحمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وما ارسلنٰك الا کافۃ للناس فارسلہ الی الانس والجن [43]۔	یعنی اللہ تعالٰی نے اور رسولوں کے لیے فرمایا ہے ہم نے نہ بھیجا کوئی رسول مگر ساتھ زبان اس کی قوم کے۔ اور محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے فرمایا: ہم نے تمہیں نہیں بھیجا مگر رسول سب لوگوں کیلئے۔ تو حضور کو تمام انس وجن کا رسول بنایا۔

---

[40] القرآن الکریم ۷ /۱۵۸

[41] القرآن الکریم ۲۵ /۱

[42] صحیح مسلم کتاب المساجد ومواضع الصلٰوۃ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱ /۱۹۹

[43] الدر المنثور تحت الآیۃ ۱۴ /۴ دار احیاء التراث العربی بیروت ۵ /۵ و ۶، شعب الایمان حدیث ۱۵۱ دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱ /۱۷۳، سنن الدارمی باب ما اعطی النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الفضل حدیث ۴۷ دار المحاسن للطباعۃ القاھرہ ۱ /۲۹و۳۰

علماء فرماتے ہیں: رسالت والا کا تمام جن وانس کو شامل ہونا اجماعی ہے، اور محققین کے نزدیک ملٰئکہ کو بھی شامل، کما حققناہ بتوفیق اللہ تعالٰی فی رسالۃ "اجلال جبریل"۔ بلکہ تحقیق یہ ہے کہ حجر وشجر وارض وسماء وجبال وبحار تمام ماسوا اللہ اس کے احاطہ عامّہ ودائرہ تامّہ میں داخل، اور خود قرآن عظیم لفظ عٰلمین، اور روایت صحیح مسلم میں لفظ خلق وہ بھی مؤکد بکلمہ کافّۃ۔ اس مطلب پر احسن الدلائل طبرانی معجم کبیر میں یعلٰی بن مرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

مامن شیئ الا یعلم انی رسول اللہ الا کفرۃ الجن و الانس[44]۔	کوئی چیز نہیں جو مجھے رسول اللہ نہ جانتی ہو، مگر بے ایمان جن وآدمی۔

اب نظر کیجئے کہ یہ آیت کتنی وجہ عــــہ سے افضلیتِ مطلقہ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر حجت ہے:

اولاً: اس موازنہ سے خود واضح ہے کہ انبیائے سابقین علیہم الصلٰوۃ والتسلیم ایک ایک شہر کے ناظم تھے۔ اور حضور پر نور سید المرسلین صلوات اللہ تعالٰی وسلامہ وعلیہم اجمعین سلطان ہفت کشور، بلکہ بادشاہ زمین وآسمان۔

ثانیاً: اعبائے رسالت سخت گرانبار ہیں۔ اوران کا تحمّل بغایت دشوار "اِنَّا سَنُلْقِیْ عَلَیْكَ قَوْلًا ثَقِیْلًا ۝" [45] (بے شک عنقریب ہم تم پر ایک بھاری بات ڈالیں گے۔ ت) اسی لیے موسٰی وہارون سے عالی ہمتوں کو پہلے ہی تاکید ہوئی "لَا تَنِیَا فِیْ ذِكْرِیْ ۝" [46] دیکھو میرے ذکر سے سست نہ ہوجانا۔ پھر جس کی رسالت ایک قوم خاص کی طرف اس کی مشقت تو اس قدر جس کی رسالت نے انس وجن وشرق و غرب کو گھیر لیا اس کی مؤنت کس قدر۔ پھر جیسی مشقت ویسا ہی اجر، اور جتنی خدمت

عــــہ: ان میں بعض وجوہ افادہ علماء ہیں اور اکثر بحمد اللہ تعالٰی استخراج فقیر ۱۲ منہ

[44] المعجم الکبیر حدیث ۶۷۲ المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت ۲۲/ ۲۶۲، کنز العمال بحوالہ الطبرانی عن یعلٰی بن مرہ حدیث ۳۱۹۲۳ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۱۱/ ۴۱۱

[45] القرآن الکریم ۷۳/ ۵

[46] القرآن الکریم ۲۰/ ۴۲

اتنی ہی قدر افضل العبادات احمزھا (سب سے افضل عبادت سب سے سخت ہوتی ہے۔ت)

ثالثاً: جیسا کام جلیل ہو ویسا ہی جلالت والا اس کے لئے درکار ہوتا ہے۔ بادشاہ چھوٹی چھوٹی مہموں پر افسران ماتحت کو بھیجتا ہے اور سخت عظیم مہم پر امیر الامراء سردار اعظم کو لاجرم رسالت خاصہ وبعثت عامہ میں جو تفرقہ ہے وہی فرق مراتب ان خاص رسولوں اور اس رسول الکل میں ہے صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلیہم اجمعین۔

رابعاً: یونہی حکیم کی شان یہ ہے کہ جیسے علوّشان کا آدمی ہو اسے ویسے ہی عالیشان کام پر مقرر کریں کہ جس طرح بڑے کام پر چھوٹے سردار کا تعین اس کے سرانجام نہ ہونے کا موجب، یونہی چھوٹے کام پر بڑے سردار کا تقرر نگاہوں میں اس کے ہلکے پن کا جالب۔

خامساً: جتنا کام زیادہ اتنا ہی اس کے لیے سامان زیادہ۔نواب کو اپنے انتظامِ ریاست میں فوج وخزانہ اسی کے لائق درکار۔اور بادشاہ عظیم خصوصا سلطان ہفت اقلیم کو اس کے رتق وفتق ونظم میں اسی کے موافق۔اور یہاں سامان وہ تائید الٰہی وتربیت ربانی ہے جو حضرات انبیاء علیہم الصلٰوۃ والثناء پر مبذول ہوتی ہے۔تو ضرور ہے کہ جو علوم ومعارف قلب اقدس پر القاء ہوئے معارف وعلوم جمیع انبیاء سے اکثر واوفی ہوں۔افادہ الامام الحکیم الترمذی ونقلہ عنہ فی الکبیر الرازی (امام حکیم ترمذی نے اس کا افادہ فرمایا ہے اور اس سے امام رازی نے کبیر میں نقل کیا ہے۔ت)

اقول: پھر یہ بھی دیکھنا کہ انبیاء کو ادائے امانت وابلاغِ رسالت میں کن کن باتوں کی حاجت ہوتی ہے۔

(۱) حلم، کہ گستاخی کفار پر تنگ دل نہ ہوں۔

"وَدَعْ اَذٰىهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ" [47]۔	ان کی ایذا پر درگزر فرماؤ اور اللہ پر بھروسا رکھو۔(ت)

(۲) صبر، کہ ان کی اذیتوں سے گھبرانہ جائیں۔

"فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ" [48]۔	تو تم صبر کرو جیسا ہمت والے رسولوں نے صبر کیا۔(ت)

[47] القرآن الکریم ۳۳/ ۴۸

[48] القرآن الکریم ۴۶/ ۳۵

(۳) **تواضع**، کہ ان کی صحبت سے نفور نہ ہوں۔

"وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۲۱۵﴾ "[49]۔	اپنی رحمت کا بازو بچھاؤ اپنے پیرو مسلمانوں کے لیے۔(ت)

(۴) **رفق ولینت**، کہ قلوب ان کی طرف راغب ہوں۔

"فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ "[50]۔	تو کیسی کچھ اللہ کی مہربانی کہ اے محبوب! تم ان کے لیے نرم دل ہوئے۔(ت)

(۵) **رحمت**، کہ واسطہ فاضہ خیرات ہوں۔

"وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ؕ "[51]۔	اور جو تم میں مسلمان ہیں ان کے واسطے رحمت ہیں۔(ت)

(٦) **شجاعت**، کہ کثرتِ اعداء کو خیال میں نہ لائیں۔

"اِنِّیْ لَا یَخَافُ لَدَیَّ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۱۰﴾ "[52]۔	بے شک میرے حضور رسولوں کو خوف نہیں ہوتا۔(ت)

(۷) **جود و سخاوت**، کہ باعث تالیف قلوب ہوں۔

فان الانسان عبید الاحسان وجبلت القلوب علی حب من احسن الیھا۔ "وَلَا تَجْعَلْ یَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰی عُنُقِكَ "[53]۔	کیونکہ انسان احسان کا غلام ہے اور دلوں میں خلقی طور پر احسان کرنے والوں کی محبت ڈال دی گئی ہے اور اپنا ہاتھ اپنی گردن سے بندھا ہوا نہ رکھ۔(ت)

(۸) **عفو و مغفرت**، کہ نادان جاہل فیض پاسکیں۔

"فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۳﴾ "[54]۔	تو انہیں معاف کردو اور ان سے درگزر کرو بے شک احسان کرنے والے اللہ کو محبوب ہیں۔(ت)

(۹) **استغناء و قناعت**، کہ جہّال اس دعوٰیٔ عظمٰی کو طلب دنیا پر محمول نہ کریں۔

"لَا تَمُدَّنَّ عَیْنَیْكَ اِلٰی مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ	اپنی آنکھ اٹھا کر اس چیز کو نہ دیکھو جو ہم نے ان کے

[49] القرآن الکریم ۲۶/ ۲۱۵

[50] القرآن الکریم ۳/ ۱۵۹

[51] القرآن الکریم ۹/ ٦۱

[52] القرآن الکریم ۲۷/ ۱۰

[53] القرآن الکریم ۱۷/ ۲۹

[54] القرآن الکریم ۵/ ۱۳

"اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ"[55]۔	کچھ جوڑوں کو برتنے دی۔(ت)

(۱۰) جمالِ عدل، کہ تثقیف وتادیب وتربیتِ امت میں جس کی رعایت کریں۔

"وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ؕ"[56]۔	اور اگر ان میں فیصلہ فرماؤ تو انصاف سے فیصلہ کرو۔(ت)

(۱۱) کمالِ عقل، کہ اصل فضائل ومنبع فواضل ہے، ولہٰذا عورت کبھی نبی نہ ہوئی۔

"وَمَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا"[57]۔	اور ہم نے تم سے پہلے جتنے رسول بھیجے سب مرد ہی تھے۔(ت)

نہ کبھی اہل بادیہ وسُکّانِ دِہ کو نبوت ملی کہ جفا وغلظت ان کی طینت ہوتی ہے:

"اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِیْۤ اِلَيْهِمْ مِّنْ اَهْلِ الْقُرٰى ؕ"[58] ای اهل المصار۔	جنہیں ہم وحی کرتے اور سب شہر کے ساکن تھے(ت)

حدیث میں ہے: **من بدأ جفا**[59]۔(جس نے دیہات میں رہائش اختیار کی اس نے ظلم کیا۔ت) اسی نظافتِ نسب وحسن سیرت وصورت سب کی صفاتِ جمیلہ کی حاجت ہے کہ ان کی کسی بات پر نکتہ چینی نہ ہو۔ غرض یہ سب انہیں خزائن سے ہیں جو ان سلاطین حقیقت کو عطا ہوئے ہیں، پھر جس کی سلطنت عظیم اس کے خزائن عظیم۔ حدیث میں ہے:

ان الله تعالٰی ینزل المعونة علی قدر المؤنة وینزل الصبر علی قدر البلاء[60]۔	بے شک اللہ تعالٰی ذمہ داری کے مطابق معاونت نازل فرماتا ہے اور آزمائش کے مطابق صبر نازل فرماتا ہے۔(ت)

تو ضرور ہوا کہ ہمارے حضور ان سب اخلاق فاضلہ واوصافِ کاملہ میں تمام انبیاء سے اتم واکمل واعلٰی واجل ہوں۔ اسی لئے خود ارشاد فرماتے ہیں:

---

[55] القرآن الکریم ۱۵/ ۸۸

[56] القرآن الکریم ۵/ ۴۲

[57] القرآن الکریم ۱۲/ ۱۰۹

[58] القرآن الکریم ۱۲/ ۱۰۹

[59] مسند احمد بن حنبل عن البراء المکتب الاسلامی بیروت ۴/ ۲۹۷، المعجم لکبیر حدیث ۱۱۰۳۰ الکتبة الفیصلیة بیروت ۱۱/ ۵۷

[60] کنز العمال بحوالہ عدوابن لال عن ابی ہریرۃ حدیث ۱۵۹۹۲ مؤسسة الرسالہ بیروت ۶/ ۳۴۷

انما بعثت لاتمم مکارم الاخلاق۔اخرجه البخاری فی الادب [61] وابن سعد والحاکم والبیهقی عن ابی هریرة رضی اللّٰه تعالٰی عنه بسند صحیح۔	میں اخلاق حسنہ کی تکمیل کے لیے مبعوث ہوا۔(اس کو بخاری نے ادب میں اور ابن سعد، حاکم اور بیہقی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔ت)

وہب بن منبہ فرماتے ہیں: میں نے اکہتر کتب آسمانی میں لکھا دیکھا کہ روز آفرینش دنیا سے قیام قیامت تک تمام جہان کے لوگوں کو جنتی عقل عطا کی ہے وہ سب مل کر محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے آگے ایسی ہے جیسے تمام ریگستان دنیا کے سامنے ریت کا ایک دانہ [62]۔

سادسًا: ہم اوپر بیان کر آئے کہ حضور کی رسالت زمانہ بعثت سے مخصوص نہیں بلکہ سب کو حاوی۔ترمذی جامع میں فائدہ تحسین واللفظ لہ، اور حاکم و بیہقی وابو نعیم ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے۔اور ۲احمد مسند اور بخاری تاریخ میں، اور ابن سعد وحاکم و بیہقی وابو نعیم میسرۃ الفجر [63]۔رضی اللہ تعالٰی عنہ سے۔اور ۳بزار وطبرانی، ابو نعیم عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما۔اور ۴ابو نعیم بطریق صنابحی امیر المومنین عمر الفاروق الاعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ، اور ۵ابن سعد ابن ابی الجدعاء و ۶مطرف بن عبداللہ بن الشخیر و ۷عامر رضی اللہ تعالٰی عنہم سے باسانید متباینہ والفاظ متقاربہ راوی حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے عرض کی گئی: "**متی وجبت لك النبوة**" حضور کے لیے نبوت کس وقت ثابت ہوئی؟ فرمایا: "**وآدم بین الروح والجسد**" [64]۔جبکہ آدم درمیان روح اور جسد کے تھے۔**جبل** الحفظ امام عسقلانی نے کتاب الاصابہ

[61] الادب المفرد حدیث ۲۷۳ المکتبة الاثریة سانگلہ ہل ص۷۸، السنن الکبرٰی کتاب الشهادات باب بیان مکارم الاخلاق دارصادر بیروت ۱۰/ ۱۹۲، الطبقات الکبرٰی لابن سعد ذکر مبعث رسول الله صلی الله علیه وسلم الخ دارصادر بیروت ۱/ ۱۹۲ ۱۹۳

[62] سبل الهدٰی والرشاد الباب الثالث دار الکتب العلمیة بیروت ۱/ ۴۲۷

[63] التاریخ الکبیر ترجمہ ۱۶۰۶ میسرة الفجر دار البازمکة المکرمة ۷/ ۳۷۴، الجامع الصغیر حدیث ۶۴۲۴ دار الکتب العلمیة بیروت ۲/ ۴۰۰

[64] جامع الترمذی کتاب المناقب باب فضل النبی صلی الله علیه وسلم امین کمپنی دہلی ۲/ ۲۰۱، المستدرك للحاکم کتاب التاریخ دار الفکر بیروت ۲/ ۶۰۹، کنز العمال بحوالہ ابن سعد حدیث ۳۱۹۱۷ و ۳۲۱۱۷ مؤسسة الرساله بیروت ۱۱/ ۴۰۹ و ۴۵۰

میں حدیثِ میسرہ کی نسبت فرمایا: سندہ قوی[65] (اس کی سند قوی ہے۔ت)۔

آدم ستر و تن بآب وگِل داشت کو حکم بملک جان جان ودل داشت

(آدم علیہ السلام ابھی گارے کا مجسمہ تھے کہ آنحضرت کی حکومت دل وجان کی مملکت میں تھی۔ت)

اسی لئے اکابر علماء تصریح فرماتے ہیں کہ جس کا خدا خالق ہے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں۔ شیخ محقق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مدارج النبوۃ میں فرماتے ہیں:

چوبود خلق آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اعظم الاخلاق بعث کرد خدائے تعالیٰ اورابسوئے کافہ ناس ومقصور نہ گردانید رسالت اورابر ناس بلکہ عام گردانید جن وانس را، بلکہ بر جن و انس نیز مقسور نہ گردانید تا آنکہ عام شد تمامہ عالمین را، پس ہر کہ اللہ تعالیٰ پروردگار اوست محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رسول اُوست[66]۔	چونکہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیدائش تمام مخلوق سے اعظم ہے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام لوگوں کی طرف مبعوث فرمایا۔آپ کی رسالت کو انسانوں میں منحصر نہیں فرمایا بلکہ جن وانس کے لیے عام کردیا بلکہ جن و انس میں بھی انحصار نہیں فرمایا یہاں تک کہ آپ کی رسالت تمام جہانوں کے لئے عام ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ جس کا پروردگار ہے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں۔(ت)

اب تو یہ دلیل اور بھی زیادہ عظیم و جلیل ہوگئی کہ ثابت ہوا جو نسبت انبیائے سابقین علیہم الصلٰوۃ والتسلیم سے خاص ایک بستی کے لوگوں کو ہوئی وہ نسبت اس سرکار عرش وقار سے ہر ذرّہ مخلوق وہر فرد ماسوا اللہ یہاں تک کہ خود حضرات انبیاء ومرسلین کو ہے، اور رسول کا اپنی امت سے افضل ہونا بدیہی، والحمدللہ رب العٰلمین (اور سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو پروردگار ہے تمام جہانوں کا۔ت) اب تو یہ دلیل اور بھی زیادہ عظیم و جلیل ہوگئی کہ ثابت ہوا جو نسبت انبیائے سابقین علیہم الصلٰوۃ والتسلیم سے خاص ایک بستی کے لوگوں کو ہوتی ہے وہ نسبت اس سرکار عرش وقار سے ہر ذرۂ مخلوق وہر فرد ماسوا اللہ یہاں تک کہ خود حضرات انبیاء ومرسلین کو ہے، اور رسول کا اپنی امت سے افضل ہونا بدیہی، والحمدللہ رب العٰلمین (اور سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو پروردگار ہے تمام جہانوں کا۔ت)

آیت رابعہ: "تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۘ مِنْهُمْ	**چوتھی آیت:** اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ رسول ہیں کہ ہم نے ان میں بعض کو بعض پر فضیلت دی

[65] الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ حرف المیم ترجمہ میسرۃ الفجر ۸۲۸۲ دار الفکر بیروت ۲۱۷/۵

[66] مدارج النبوۃ باب دوم دراخلاق عظیمہ مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ۳۴/۱

مِّنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَ رَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ" [67]۔	کچھ ان میں وہ ہیں جن سے خدا نے کلام کیا، اور ان میں بعض کو درجوں بُلند فرمایا۔

ائمہ فرماتے ہیں یہاں اس بعض سے حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مراد ہیں کہ انہیں سب انبیاء پر رفعت وعظمت بخشی۔

کما نص علیه البغوی [68] والبیضاوی [69] والنسفی [70] و السیوطی والقسطلانی والزرقانی والشامی والحلبی و غیرهم واقتصار الجلالین [71] دلیل انه اصح الاقوال لالتزام ذٰلك فی الجلالین۔	جیسا کہ اس پر نص فرمائی ہے بغوی، بیضاوی، نسفی، سیوطی، قسطلانی، زرقانی، شامی اور حلبی وغیرہ نے، اور جلالین میں اس پر اقتصار اس بات کی دلیل ہے کہ یہی اصح ہے کیونکہ جلالین میں اس کا التزام کیا گیا ہے (کہ اصح پر ہی اقتصار کیا جاتا ہے۔) (ت)

اور یوں مبہم ذکر فرمانے میں حضور کے ظہور افضیلت وشہرتِ سیادت کی طرف اشارہ تامہ ہے، یعنی یہ وہ ہیں کہ نام لو یا نہ لو انہی کی طرف ذہن جائے گا، اور کوئی دوسرا خیال نہ آئے گا۔ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم۔ فقیر کہتا ہے اہل محبت جانتے ہیں کہ ابہامِ تام میں کیا لطف ومزہ ہے۔ ع

اے گُل بتو خرسند تو بوئے کسے داری

(اے پھول! تجھ پر شادمانی ہے کہ تو کسی کی خوشبو رکھتا ہے۔ت)

؎ مژدہ اے دل کی مسیحا نفسے مے آید　　　　که زانفاسِ خوشش بوئے کسے می آید

(اے دل! خوشخبری ہو کہ مسیحا آتا ہے، جس کے عمدہ سانسوں سے کسی کو خوشبو آتی ہے۔ت)

---

[67] القرآن الکریم ۲/ ۲۵۳

[68] معالم التنزیل (تفسیر البغوی) تحت الآیة ۲/ ۲۵۳ دار الکتب العلمیة بیروت ۱/ ۱۷۷

[69] انوار التنزیل (تفسیر البیضاوی) تحت الآیة ۲/ ۲۵۳ دار الفکر بیروت ۱/ ۵۴۹، ۵۵۰

[70] مدارك التنزیل (تفسیر النسفی) تحت الآیة ۲/ ۲۵۳ دار الکتاب العربی بیروت ۱/ ۱۲۷

[71] تفسیر جلالین تحت الآیة ۲/ ۲۵۳ اصح المطابع دہلی ص ۳۹

ع کسی کا دو قدم چلنا یہاں پامال ہو جانا

آیت خمسہ: قال تبارک عــــہ۱ اسمہ "ھُوَ الَّذِیۡۤ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَہٗ بِالۡہُدٰی وَ دِیۡنِ الۡحَقِّ لِیُظۡہِرَہٗ عَلَی الدِّیۡنِ کُلِّہٖ ؕ وَ کَفٰی بِاللّٰہِ شَہِیۡدًا ﴿ؕ۲۸﴾ "[72]۔	پانچویں آیت: اللہ تعالٰی نے فرمایا: وہی ہے جس نے بھیجا اپنا رسول ہدایت اور سچا دین دے کر کہ اسے غالب کرے سب دینوں پر۔ اور خدا کافی ہے گواہ۔

اور اس امت مرحومہ سے فرماتا ہے:

عــــہ۲ کُنۡتُمۡ خَیۡرَ اُمَّۃٍ اُخۡرِجَتۡ لِلنَّاسِ [73]۔	تم سب سے بہتر امت ہو کہ لوگوں کے لیے ظاہر کی گئی۔

عــــہ۱: حاشیہ۔ استدل الامام ابن سبع بھٰذہ الاٰیۃ علی ان شرعنا ناسخ الشرائع کما ذکرہ فی الخصائص الکبری[74] فافاد ان الدین فی الاٰیۃ علی عمومہ الحقیقی شامل الادیان الحقۃ السابقۃ غیر مختص بادیان الکفار الموجودۃ فی زمن الاسلام فتم لکلام ۱۲منہ۔

امام ابن سبع نے اس آیت کریمہ سے استدلال کیا کہ ہماری شریعت تمام شریعتوں کیلئے ناسخ ہے جیسا کہ امام سیوطی نے خصائص کبرٰی میں اس کو ذکر فرمایا اور یہ افادہ کیا کہ اس ایت میں دین اپنے حقیقی عموم پر ہے جو سابقہ تمام ادیان حقہ کو شامل ہے اور زمانہ اسلام میں پائے جانے والے ادیان کفار کے ساتھ مختص نہیں ہے۔ لام پورا ہوا منہ (ت)

عــــہ۲: استدل بھٰذہ الایۃ الرازی و التفتازانی و القسطلانی و ابن حجر المکی و غیرھم و العبد الضعیف ضم الیھا الایۃ الاولی فسلمت من الجدال کما یعرفہ المتأمل ۱۲منہ۔

اس آیت کریمہ سے امام الرازی، تفتازانی، قسطلانی اور ابن حجر مکی وغیرہ نے استدلال کیا اور عبد ضعیف نے اس کے ساتھ پہلی آیت کو ملایا تو یہ جدال سے سلامت ہوئی جیسا کہ غور کرنے والا جانتا ہے۔ منہ

[72] القرآن الکریم ۴۸/ ۲۸

[73] القرآن الکریم ۳/ ۱۱۰

[74] الخصائص الکبری باب اختصاصہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم الخ مرکز اہل سنت برکات رضا گجرات ہند ۲/ ۱۸۷

آیات کریمہ ناطق کہ حضور کا دین تمام ادیان سے اعلی واکمل اور حضور کی امت سب امم سے بہتر وافضل، تولاجرم اس دین کا صاحب اور اس امت کا آقا سب دین وامت والوں سے افضل واعلٰی امام احمد وترمذی بافادہ تحسین وابن ماجہ وحاکم معاویہ بن حیدہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

انکم تتمون سبعین امة انتم خیرھا واکرمھا علی اللہ[75]۔	تم ستر امتوں کو پورا کرتے ہو کہ اللہ کے نزدیک ان سب سے بہتر وبزرگ تر تم ہو۔
آیت سادسہ: قال جلت عظمتہ: "یٰۤاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَ زَوْجُكَ الْجَنَّةَ"[76]۔	**چھٹی آیت**: اللہ تعالٰی نے فرمایا اے آدم! تو اور تیری بیوی جنت میں رہو۔ (ت)
وقال تعالٰی "یٰنُوْحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا"[77]۔	اور اللہ تعالٰی نے فرمایا اے نوح کشتی سے اتر ہماری طرف سے سلام۔
وقال تعالٰی: "یّٰۤاِبْرٰهِیْمُۙ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْیَا"[78]۔	اور اللہ تعالٰی نے فرمایا اے ابراہیم بے شک تو نے خواب سچ کر دکھایا۔
وقال تعالٰی "یٰمُوْسٰۤى اِنِّیْۤ اَنَا اللّٰهُ"[79]۔	اور اللہ تعالٰی نے فرمایا اے موسی بے شک میں ہی ہوں اللہ (ت)۔
وقال تعالٰی "یٰعِیْسٰۤى اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ"[80]۔	اور اللہ تعالٰی نے فرمایا اے عیسی میں تجھے پوری عمر تک پہنچاؤں گا۔ (ت)
وقال تعالٰی "یٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِیْفَةً"[81]۔	اور اللہ تعالٰی نے فرمایا اے داؤد بے شک ہم نے تجھے زمین میں نائب کیا۔ (ت)

[75] جامع الترمذی ابواب التفسیر تحت الآیۃ ۳ /۱۱۰ آمین کمپنی دہلی ۲ /۱۲۵، مسند امام احمد حنبل عن ابی سعید الخدری المکتب الاسلامی بیروت ۳ /۶۱، کنز العمال حدیث ۳۴۴۶۳ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۱۲ /۱۵۶ /۱۶۹

[76] القرآن الکریم ۲/ ۳۵

[77] القرآن الکریم ۱۱/ ۴۸

[78] القرآن الکریم ۳۷/ ۱۰۵

[79] القرآن الکریم ۲۸/ ۳۰

[80] القرآن الکریم ۳/ ۵۵

[81] القرآن الکریم ۳۸/ ۲۶

وقال تعالٰی "یٰزَکَرِیَّآ اِنَّا نُبَشِّرُکَ"[82]	اور اللہ تعالٰی نے فرمایا اے زکریا ہم تجھے خوشی سناتے ہیں۔ (ت)
وقال تعالٰی "یٰیَحْیٰی خُذِ الْکِتٰبَ بِقُوَّۃٍ"[83]۔	اور اللہ تعالٰی نے فرمایا اے یحیٰی کتاب مضبوط تھام۔ (ت)

غرض قرآن عظیم کا عام محاورہ ہے کہ تمام انبیائے کرام کو نام لے کر پکارتا ہے مگر جہاں محمد رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے خطاب فرمایا ہے حضور کے اوصاف جلیلہ و القاب حمیدہ ہی سے یاد کیا ہے۔"یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ"[84]۔ اے نبی ہم نے تجھے رسول کیا۔"یٰٓاَیُّھَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ"[85]۔اے رسول پہنچا جو تیری طرف اترا۔"یٰٓاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ ۙ قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا ۙ"[86]۔اے کپڑا اوڑھے لیٹنے والے رات میں قیام فرما۔"یٰٓاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ ۙ قُمْ فَاَنْذِرْ ۪ۙ"[87]۔اے جھرمٹ مارنے والے کھڑا ہو،لوگوں کو ڈر سنا۔"یٰسٓ ۚ وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ ۙ اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ۙ"[88]۔اے یٰس یا اے سردار مجھے قسم ہے حکمت والے قرآن کی،بے شک تو مرسلوں سے ہے۔"طٰهٰ ۚ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓی ۙ"[89]۔اے طٰہٰ ! یا اے پاکیزہ رہنما ! ہم نے تجھ پر قرآن اس لیے نہیں اتارا کہ تو مشقت میں پڑے۔

ہر ذی عقل جانتا ہے کہ جو ان نداؤں اور ان خطابوں کو سنے گا بالبداہت حضور سید المرسلین وانبیائے سابقین کا فرق جان لے گا ع

یادم ست باپدر انبیاء خطاب　　　یایھا النبی خطاب محمد است

("اے آدم!" نبیوں کے باپ کے لیے خطاب ہے۔اور محمد مصطفٰی صلی تعالٰی علیہ وسلم کے لیے خطاب ہے۔"اے نبی"۔ت)

امام عزالدین بن عبدالسلام وغیرہ علمائے کرام فرماتے ہیں بادشاہ جب اپنے تمام امرا کو نام لے کر پکارے اور ان میں خاص ایک مقرب کو یوں ندا فرمایا کرے اے مقرب حضرت

---

[82] القرآن الکریم ۱۹/ ۷

[83] القرآن الکریم ۱۹/ ۱۲

[84] القرآن الکریم ۳۳/ ۴۵

[85] القرآن الکریم ۵/ ۶۷

[86] القرآن الکریم ۷۳/ ۲

[87] القرآن الکریم ۷۴/ ۲

[88] القرآن الکریم ۳۶/ ۱تا۳

[89] القرآن الکریم ۲۰/ ۲

اے نائب سلطنت،اے صاحب عزت،اے سردار مملکت ___ تو کیا کسی طرح محل ریب وشک باقی رہے گا کہ یہ بندہ بارگاہ سلطانی میں سب سے زیادہ عزت ووجاہت والااور سرکار سلطانی کو تمام عمائد وارکین سے بڑھ کر پیارا ہے۔

فقیر کہتا ہے غفراللہ تعالٰی لہ، خصوصا "یٰۤاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُۙ۝" [90] اے کپڑااوڑھے لیٹنے والے۔(ت) "یٰۤاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُۙ۝" [91]۔اے جھرمٹ مارنے والے۔(ت) تووہ پیارے خطاب ہیں جن کامزہ اہل محبت جانتے ہیں ان آیتوں کے نزول کے وقت سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بالا پوش اوڑھے، جھرمٹ مارے لیٹے تھے،اسی وضع وحالت سے حضور کو یاد فرماکر ندا کی گئی، بلا تشبیہ جس طرح سچا چاہنے ولا اپنے پیارے محبوب کو پکارے:او بانکی ٹوپی والے،اودھانی دوپٹے والے ع

او دامن اٹھاکے جانے والے

فسبحان اللہ والحمد والصلوۃ الزہراء علی الحبیب ذی الجاہ۔اللہ تعالٰی کو پاکی ہے اور تمام تعریفیں اللہ تعالٰی کے لیے ہیں اور روشن درود وجاہت والے محبوب پر۔(ت)

ثم اقول: (پھر میں کہتاہوں۔ت) نہایت یہ ہے کہ اشقیائے یہود مدینہ ومشرکین مکہ جو حضور سے جاہلانہ گفتگو میں کرتے۔ ان مقالات خبیثہ کو بغرض رد وابطال ومژدہ رسانی عذاب ونکال بارہا نقل فرمایا گیامگر ان گستاخوں کی اس بے ادبانہ ندا کا کہ نام لے کر حضور کو پکارتے۔ محل نقل میں ذکر نہ آیا۔ہاں جہاں انھوں نے وصف کریم سے ندا کی تھی،اگرچہ ان کے زعم میں بطور استہزا تھی،اسے قرآن مجید نقل کرلایا کہ:

"قَالُوْا یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْ نُزِّلَ عَلَیْهِ الذِّكْرُ" [92]۔	بولے اے وہ جس پر قرآن اترا۔ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم،

بخلاف حضرات انبیائے سابقین علیہم الصلوۃ والتسلیم کہ ان کے کفار کے مخاطبے ویسے ہی منقول ہیں۔

"یٰنُوْحُ قَدْ جٰدَلْتَنَا" [93]۔"ءَاَنْتَ فَعَلْتَ	اے نوح تم ہم سے جھگڑے، کیا تم نے ہمارے

[90] القرآن الکریم ۷۳/ ۱

[91] القرآن الکریم ۷۴/ ۱

[92] القرآن الکریم ۱۵/ ۶

[93] القرآن الکریم ۱۱/ ۳۲

ہٰذَا بِاٰلِهَتِنَا یٰۤاِبْرٰهِیْمُ ﴿۶۲﴾" [94]۔ "یٰمُوْسَى ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ۚ" [95]۔ "یٰصٰلِحُ ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَاۤ" [96]۔ "یٰشُعَیْبُ مَا نَفْقَهُ كَثِیْرًا مِّمَّا تَقُوْلُ" [97]۔	خداؤں کے ساتھ یہ کام کیا اے ابراہیم! اے موسی ہمارے لیے اپنے رب سے دعا کرو اس عہد کے سبب جو اس کا تمہارے پاس ہے۔ اے صالح ہم پر لے آ و جس تم وعدہ دے رہے ہو۔ اے شعیب ہماری سمجھ میں نہیں آتیں تمہاری بہت سی باتیں (ت)

بَلکہ اس زمانہ کے مطیعین بھی انبیاء علیہم الصلواۃ والتسلیم سے یونہی خطاب کرتے ہیں اور قرآن عظیم نے اسی طرح نقل فرمائی، اسباط نے کہا:

"یٰمُوْسٰى لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ" [98]۔	اے موسٰی! ہم سے تو ایک کھانے پر ہر گز صبر نہ ہوگا۔

حواریوں نے کہا:

"یٰعِیْسَى ابْنَ مَرْیَمَ هَلْ یَسْتَطِیْعُ رَبُّكَ" [99]۔	اے عیسٰی بن مریم! کیا آپ کا رب ایسا کرے گا۔ (ت)

یہاں اس کا یہ بندوبست فرمایا کہ اس امت مرحومہ پر اس نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کا نام پاک لے کر خطاب کرنا ہی حرام ٹھہرایا:

قال اللہ تعالٰی: "لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ؕ" [100]۔	اللہ تعالٰی نے فرمایا: رسول کا پکارنا آپس میں ایسا نہ ٹھہرالو جیسے ایک دوسرے کو پکارتے ہو۔

کہ اے زید، اے عمرو۔ بلکہ یوں عرض کرو: یارسول اللہ، یانبی اللہ، یا سدی المرسلین، یا خاتم النبیین، یاشفیع المذنبین، صلی اللہ تعالٰی علیك وسلم وعلٰی اٰلك اجمعین۔

---

[94] القرآن الکریم ۲۱/ ۶۲

[95] القرآن الکریم ۷/ ۱۳۴

[96] القرآن الکریم ۷/ ۷۷

[97] القرآن الکریم ۱۱/ ۹۱

[98] القرآن الکریم ۲/ ۶۱

[99] القرآن الکریم ۵/ ۱۱۲

[100] القرآن الکریم ۲۴/ ۶۳

ابونعیم حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے اس آیت کی تفسیر میں راوی:

قال کانوا یقولون یا محمد یا اباالقاسم فنھٰھم اللہ عن ذٰلك اعظامًا لنبیه صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم، فقالوا یانبی اللہ، یارسول اللہ[101]۔	یعنی پہلے حضور کو یا محمد یا ابالقاسم کہا جاتا اللہ تعالٰی نے اپنے نبی کی تعظیم کو اس سے نہی فرمائی، جب سے صحابہ کرام یا نبی اللہ، یارسول اللہ کہا کرتے۔

بیہقی امام علقمہ وامام اسود اور ابونعیم امام حسن بصری وامام سعید بن جبیر سے تفسیر کریمہ مذکورہ میں راوی:

لاتقولوا یامحمد ولکن قولوا یارسول اللہ، یانبی اللہ[102]۔	یعنی اللہ تعالٰی فرماتا ہے: یا محمد نہ کہو بلکہ یا نبی اللہ، یارسول اللہ کہو۔

اسی طرح امام قتادہ تلمیذ انس بن مالک سے روایت کی، رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین۔ ولہٰذا علماء تصریح فرماتے ہیں حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو نام لے کر ندا کرنی حرام ہے۔

اور واقعی محل انصاف ہے جسے اس کا مالک ومولٰی تبارک وتعالٰی نام لے کر نہ پکارے غلام کی کیا مجال کہ راہِ ادب سے تجاوز کرے بلکہ امام زین الدین مراغی وغیرہ محققین نے فرمایا: گر یہ لفظ کسی دعاء میں وارد ہو جو خود نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے تعلیم فرمائی جیسے دعائے یا محمد انی توجهت بك الی ربی[103]۔ اے محمد! میں آپ کے توسل سے اپنے رب کی طرف متوجہ ہوا۔ (ت) تاہم اس کی جگہ یارسول اللہ، یانبی اللہ چاہیے، حالانکہ الفاظ دعاء میں حتی الوسع تغیر نہیں کی جاتی۔ کمایدل علیه حدیث نبیك الذی ارسلت ورسولك

---

[101] دلائل النبوۃ لابی نعیم الفصل الاول عالم الکتب بیروت الجزء الاول ص۷، الدرالمنثور تحت الآیۃ ۲۴/ ۶۳ داراحیاء التراث العربی بیروت ۶ /۲۱۱

[102] تفسیر الحسن البصری تحت الآیۃ ۲۴/ ۶۳ المکتبۃ التجاریۃ مکۃ المکرمۃ ۲ /۱۶۴، الدرالمنثور بحوالہ عبدبن حمید عن سعید بن جبیر والحسن تحت الآیۃ ۲۴/ ۶۳ داراحیاء التراث العربی بیروت ۶ /۲۱۱

[103] المستدرک للحاکم کتاب صلٰوۃ التطوع دعاء ردالبصر دارالفکر بیروت ۱/ ۳۱۳ و ۵۱۹ و ۵۲۶، سنن ابن ماجۃ کتاب اقامۃ الصلٰوۃ باب ماجاء فی حاجۃ الصلٰوۃ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص۱۰۰

الذی ارسلت (جیسا کہ اس پر دلالت کرتی ہے حدیث مبارک "تیرا نبی جس کو تُو نے بھیجا اور تیرا رسول جس کو تو نے بھیجا" ت) یہ مسئلہ مہمّہ جس سے اکثر اہل زمانہ غافل ہیں نہایت واجب الحفظ ہے۔ فقیر غفراللہ تعالٰی لہ نے اس کی تفصیل اپنے مجموعہ فتاوی مسمّٰی بہ العطایاالنبویہ فی الفتاوی الرضویہ میں ذکر کی۔ وباللہ التوفیق۔ خیر یہ تو خود حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا معاملہ تھا۔ حضور کے صدقہ میں اس امت مرحومہ کا خطاب بھی خطابِ امم سابقہ سے ممتاز ٹھہرا۔ اگلی امتوں کو اللہ تعالٰی یا ایھا المساکین[104]۔ فرمایا کرتا۔ توریت مقدس میں جابجا یہی لفظ ارشاد ہوا ہے، قالہ خیثمۃ رواہ ابن ابی حاتم اوردہ السیوطی فی الخصائص الکبرٰی (یہ خیثمہ نے کہا جس کو ابن ابی حاتم نے روایت کیا اور امام سیوطی نے خصائص کبرٰی میں وارد کیا ہے۔ ت) اور اس مت مرحومہ کو جب ندا فرمائی ہے "یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا"[105] فرمایا گیا ہے، یعنی اے ایمان والو! امتی کے لیے اس سے زیادہ اور کیا فضیلت ہوگی۔ سچ ہے پیارے کے علاقہ والے بھی پیارے۔ آخر نہ سنا کہ فرماتا ہے:

"فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ"[106]	میری پیروی کرو اللہ کے محبوب ہو جاؤ گے۔
آیت سابعہ: قال جل جلالہ "لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِیْ سَكْرَتِهِمْ یَعْمَهُوْنَ۝" [107]۔	**ساتویں آیت:** حق جل جلالہ اپنے حبیب کریم علیہ افضل الصلٰوۃ والتسلیم سے فرماتا ہے: تیری جان کی قسم وہ کافر اپنے نشے میں اندھے ہو رہے ہیں۔
وقال تعالٰی: لَاۤ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ۝ وَ اَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ۝ "[108]۔	اور اللہ تعالٰی نے فرمایا: میں قسم یاد کرتا ہوں اس شہر کی کہ تو اس میں جلوہ فرما ہے۔

[104] نسیم الریاض الباب الاول الفصل الثالث مرکز اہلسنت برکات رضا گجرات ہند ۱/ ۱۸۸

[105] القرآن الکریم ۲/ ۱۸۳

[106] القرآن الکریم ۳/ ۳۱

[107] القرآن الکریم ۱۵/ ۷۲

[108] القرآن الکریم ۹۰/ ۲۱

وقال تعالٰی عہ۱: "وَقِيْلِهٖ يٰرَبِّ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمٌ لَّا يُؤْمِنُوْنَ" [109]۔ قال تعالٰی: "وَالْعَصْرِ" [110]۔	اور اللہ تعالٰی نے فرمایا: مجھے قسم ہے رسول کے اس کہنے کی کہ اے رب میرے! یہ لوگ ایمان نہیں لاتے، اور اللہ تعالٰی نے فرمایا قسم زمان برکت نشان محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی۔

اے مسلمان! یہ مرتبہ جلیلہ اس جان محبوبیت کے سوا کسے میسر ہوا کہ قرآن عظیم نے ان کے شہر کی قسم کھائی، ان کی باتوں کی قسم کھائی، ان کے زمانے کی قسم کھائی، ان کی جان کی قسم کھائی، صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ہاں اے مسلمان! محبوبیت کبرٰی کے یہی معنی ہیں والحمد للہ رب العالمین۔ (اور سب تعریفیں اللہ تعالٰی کے لیے ہیں جو پروردگار ہے تمام جہانوں کا۔ت)

ابن مردویہ اپنی تفسیر میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ما حلف اللہ بحیاۃ احد الا بحیاۃ محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم قال تعالٰی: "لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ" و حیاتك یا محمد [111]۔	یعنی اللہ تعالٰی نے کبھی کسی کی زندگی کہ قسم یاد نہ فرمائی سوائے محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے کہ آیہ: لعمرك میں فرمایا تیری جان کی قسم اے محمد عہ۲۔

عہ۱: قلت اغفل الامام القسطلانی ھذہ الآیۃ فی المواھب وقد سوغ فیہا ھذا المعنی الامام النسفی فی المدارك ۱۲منہ۔	میں کہتا ہوں امام قسطلانی نے مواہب میں اس کی طرف توجہ نہ فرمائی جبکہ تفسیر مدارک میں امام نسفی نے اس آیہ کریمہ میں اس معنی کو روا رکھا ۱۲منہ (ت)۔
عہ۲: ذکر ھذہ التاویل فی التفسیر الکبیر ثم القاضی البیضاوی فی تفسیرہ و تبعھما القسطلانی و اقرہ الزرقانی ۱۲منہ۔	اس تاویل کو (امام رازی نے) تفسیر کبیر میں پھر قاضی بیضاوی نے اپنی تفسیر میں ذکر کیا امام قسطلانی نے ان کی اتباع کی اور زرقانی نے اس کو برقرار رکھا۔ت)

[109] القرآن الکریم ۴۳/ ۸۸

[110] القرآن الکریم ۱۰۳/ ۱

[111] الدر المنثور بحوالہ ابن مردویہ تحت الآیہ ۱۵/ ۷۲ دار احیاء التراث العربی بیروت ۵/ ۸۰

ابویعلی، ابن جریر، ابن مردویہ، ابن بیہقی، ابونعیم، ابن عساکر، بغوی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی:

ماخلق اللہ وما ذراء وما براء نفسا اکرم علیہ من محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وما حلف اللہ بحیاۃ احد الا بحیاۃ محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم "لَعَمۡرُكَ اِنَّهُمۡ لَفِىۡ سَكۡرَتِهِمۡ يَعۡمَهُوۡنَ" ۔[112]	اللہ تعالٰی نے ایسا کوئی نہ بنایا، نہ پیدا کیا، نہ آفرینش فرمایا جو اسے محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے زیادہ عزیز ہو، نہ کبھی ان کی جان کے سوا کسی کی جان کی قسم یاد فرمائی کہ ارشاد کرتا ہے مجھے تیری جان کی قسم وہ کافر اپنی مستی میں بہک رہے ہیں۔

امام حجۃ الاسلام عــــہ محمد غزالی احیاء العلوم اور امام محمد بن الحاج عبدری مکی مدخل اور

عــــہ: ذکرہ فی احیاء والمدخل بطولہ وفی المواھب و النسیم کلمات منہ، وکذا الامام القاضی عیاض فی الشفاء و عزاہ الامام الجلال السیوطی فی مناھل الصفا صاحب اقتباس الانوار ولابن الحاج فی مدخلہ قال وکفی بذلک سند المثلہ فانہ لیس مما یتعلق بہ الاحکام اھ و ذکرہ فی النسیم ۔[113]	اس کو احیاء العلوم اور مدخل میں مفصل ذکر کیا ہے جبکہ مواہب و نسیم میں اس سے کلمات ذکر کیے گئے ہیں۔ اور یونہی امام قاضی عیاض نے شفاء میں ذکر فرمایا۔ امام سیوطی نے اس کو مناہل صفاء صاحب اقتباس الانوار کی طرف منسوب کیا۔ ابن الحاج نے اپنی کتاب مدخل میں کہا کہ اس کی مثل کے لیے یہ سند کافی ہے کیونکہ اس کے ساتھ شرعی احکام متعلق نہیں ہوتے اھ اور اس کو نسیم میں ذکر کیا ہے۔ (باقی اگلے صفحہ پر)

[112] الدر المنثور بحوالہ ابی یعلی و ابن جریر و ابن مردویہ و البیہقی تحت الآیہ ۱۵ /۷۲ بیروت ۵ /۸۰، جامع البیان تحت الآیہ ۱۵ /۷۲ دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴ /۵۴ ۵۵، دلائل النبوۃ لابی نعیم الفصل الرابع عالم الکتب بیروت الجز الاول ص ۱۲

[113] نسیم الریاض فی شرح ش فاء القاضی العیاض الفصل السابع مرکز اھل السنت گجرات ہند ۱/۲۴۸

امام احمد محمد خطیب قسطلانی مواہب لدنیہ اور علامہ شہاب الدین خفاجی نسیم الریاض میں ناقل حضرت امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ ایک حدیث طویل میں حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے عرض کرتے ہیں:

بابی انت وامی یارسول اللہ لقد بلغ من فضیلتك عند اللہ تعالٰی ان اقسم بحیاتك دون سائر الانبیاء ولقد بلغ من فضیلتك عندہ ان اقسم بتراب قدمیك فقال:	یارسول اللہ! میرے ماں باپ حضور پر قربان بیشک حضور کی بزرگی خدا تعالٰی کے نزدیک اس حد کو پہنچی کہ حضور کی زندگی کی قسم یاد فرمائی، نہ باقی انبیاء علیہ الصلواۃ والسلام کی۔ اور تحقیق حضور کی فضیلت خدا کے یہاں اس نہایت کی ٹھہری کہ حضور کی خاک پاک کی قسم یاد فرمائی

اقول: وھو کلام نفیس طویل جلیل رثی بہ امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم حین تحقق لہ موتہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بخطبۃ ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کما یظھر بمراجعۃ الحدیث بطولہ فماوقع فی شرح المواھب للعلامۃ الزرقانی فی المقصد السادس تحت آیۃ "لااقسم بھذا البلد" ان عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ قال لنبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم واقرہ علیہ[114] اھ سھو ینبغی التنبیہ لہ ۱۲ منہ۔

اقول: میں کہتا ہوں وہ طویل و نفیس کلام ہے جس کے ساتھ امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا مرثیہ کہا جبکہ ان کے لیے صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے خطبہ سے آپ کی موت ثابت ہوگئی جیساکہ طویل حدیث کی طرف رجوع کرنے سے ظاہر ہوتا ہے۔ چنانچہ علامہ زرقانی کی شرح مواہب کے مقصد سادس میں آیت کریمہ "لا اقسم بھذا البلد" کے تحت جو واقع ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے یہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے لیے کہی اور آپ نے اس کو برقرار رکھا اھ سہو ہے جس پر متنبہ کرنا چاہیے ۱۲منہ)

[114] شرح الزرقانی علی المواھب اللدنیہ المقصد السادس النوع الخامس الفصل الخامس المکتبہ الاسلامی بیروت ۶/ ۲۳۴

"لَاۤ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۙ"[115]۔	کہ ارشاد کرتا ہے مجھے قسم اس شہر کی۔(ت)

شیخ محقق رحمہ اللہ تعالٰی مدارج میں فرماتے ہیں:

ایں لفظ درظاہر نظر سخت مے درآید نسبت بجناب عزت چوں گویند کہ سوگندمے خورد بخاکپائے حضرت رسالت و نظر بحقیقت معنی صاف و پاک است کہ غبارے نیست برآں تحقیق ایں سخن آنست کہ سوگند خوردن حضرت رب العزت جل جلالہ بچیزے غیر ذات و صفات خود برائے اظہار شرف وفضیلت و تمیز آں چیز است نزد مردم و نسبت بایشاں تابدانند کہ آں امر عظیم وشریف است، نہ آنکہ اعظم است نسبت بوئے تعالٰی الخ[116]۔	یہ لفظ ظاہری نظر میں اللہ تعالٰی رب العزت کی طرف نسبت کرنے میں سخت ہیں۔جب یوں کہتے ہیں کہ اللہ رب العزت حضرت رسالت مآب کی خاک پا کی قسم ارشاد فرماتا ہے اور نظر حقیقت میں معنی بالکل پاک وصاف ہے کہ اس پر غبار نہیں اس کی تحقیق یہ ہے کہ اللہ رب العزت کا اپنی ذات و صفات کے علاوہ کسی چیز کی قسم یاد فرمانا اس لیے ہوتا ہے کہ لوگوں کے نزدیک لوگوں کہ بنسبت اس چیز کا شرف، فضیلت اور ممتاز ہونا ظاہر ہو جائے تاکہ وہ جان لیں کہ یہ چیز عظمت و شرف والی ہے۔یہ مطلب نہیں ہوتا کہ وہ چیز اللہ تعالٰی کی نسبت اعظم ہے الخ(ت)

آیت ثامنہ (آٹھویں آیت): قرآن عظیم میں جابجا حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والثناء سے کفار کی جاہلانہ جدال مذکور جس کے مطالعہ ظاہر کہ وہ اشقیاء طرح طرح سے حضرات انبیاء میں سخت کلامی و بیہودہ گوئی کرتے اور حضرات رسل علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے حلم و عظیم و فضل کریم کے لائق جواب دیتے۔سیدنا نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ان کی قوم نے کہا:

"اِنَّا لَنَرٰىكَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝۶۰"[117]۔	بیشک ہم تمھیں کھلا گمراہ سمجھتے ہیں۔

فرمایا:

"یٰقَوْمِ لَیْسَ بِیْ ضَلٰلَةٌ وَّ	اے میری قوم! مجھے گمراہی سے کچھ علاقہ نہیں

---

[115] المواھب اللدنیہ المقصد السادس النوع الاخامس الفصل الخامس المکتب الاسلامی بیروت ۳/ ۲۱۵،نسیم الریاض فی شرح شفاء القاضی عیاض الباب الاول الفصل الرابع مرکز اہلسنت ہند۱/ ۱۹۶

[116] مدارج النبوۃ باب سوم دربیان فضل وشرافت مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر۱/ ۶۵

[117] القران الکریم ۷ /۶۰

لٰکِنِّیْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۶۱﴾ "[118]۔	میں تو رسول پروردگار عالم کی طرف سے۔

سیدنا ہود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عاد نے کہا:

" اِنَّا لَنَرٰىكَ فِیْ سَفَاهَةٍ وَّ اِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكٰذِبِیْنَ ﴿۶۶﴾ "[119]۔	یقیناً ہم تمھیں حماقت میں خیال کرتے ہیں، اور ہمارے گمان میں تم بے شک جھوٹے ہو۔

فرمایا:

" یٰقَوْمِ لَیْسَ بِیْ سَفَاهَةٌ وَّ لٰكِنِّیْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۶۷﴾ "[120]۔	اے میری قوم! مجھ میں اصلا سفاہت نہیں، میں تو پیغمبر ہوں رب العلمین کا۔

سیدنا شعیب علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مدین نے کہا:

" اِنَّا لَنَرٰىكَ فِیْنَا ضَعِیْفًا ۚ وَ لَوْ لَا رَهْطُكَ لَرَجَمْنٰكَ ۫ وَ مَاۤ اَنْتَ عَلَیْنَا بِعَزِیْزٍ ﴿۹۱﴾ "[121]۔	ہم تمھیں اپنے میں کمزور دیکھتے ہیں۔اور اگر تمھارے ساتھ کے یہ چند آدمی نہ ہوتے تو ہم تمھیں پتھروں سے مارتے، اور کچھ تم ہماری نگاہ میں عزت والے نہیں۔

فرمایا:

" یٰقَوْمِ اَرَهْطِیْۤ اَعَزُّ عَلَیْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَ اتَّخَذْتُمُوْهُ وَرَآءَكُمْ ظِهْرِیًّا ؕ "[122]۔	اے میری قوم! کیا میرے کنبے کے یہ معدود لوگ تمھارے نزدیک اللہ سے زیادہ زبردست ہیں اور اسے تم بالکل بھلائے بیٹھے ہو۔

سیدنا موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فرعون نے کہا:

" اِنِّیْ لَاَظُنُّكَ یٰمُوْسٰى مَسْحُوْرًا ﴿۱۰۱﴾ "[123]۔	میرے گمان میں تو اے موسی! تم پر جادو ہوا۔

فرمایا:

" لَقَدْ عَلِمْتَ مَاۤ اَنْزَلَ هٰۤؤُلَآءِ اِلَّا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ بَصَآىٕرَ ۚ وَ اِنِّیْ لَاَظُنُّكَ یٰفِرْعَوْنُ	تو خوب جانتا ہے کہ انھیں نہ اتارا مگر آسمان وزمین کے مالک نے دلوں کی آنکھیں کھولنے کو، اور میرے یقین میں تو اے فرعون! تو ہلاک

[118] القرآن الکریم ۷/ ۶۱
[119] القرآن الکریم ۷/ ۶۶
[120] القرآن الکریم ۷/ ۶۷
[121] القرآن الکریم ۱۱/ ۹۱
[122] القرآن الکریم ۱۱/ ۹۲
[123] القرآن الکریم ۱۷/ ۱۰۱

مَثْبُوْرًا ﴿۱۰۲﴾ "[124]۔	ہونے والا ہے۔

مگر حضور سید المرسلین افضل المحبوبین محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین کی خدمت والا میں کفار نے جو زبان درازی کی ہے ملک السموات والارض جل جلالہ خود متکفل جواب ہوا ہے، اور محبوب اکرم مطلوب اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے آپ مدافعہ فرمایا ہے۔ طرح طرح حضور کی تنزیہ و تبریت ارشاد فرمائی۔ جابجا رفع الزام اعدائے ایام پر قسم یاد فرمائی، یہاں تک کہ غنی مغنی عزمجدہ نے ہر جواب خطاب سے حضور کو غنی کر دیا، اور اللہ تعالیٰ کا جواب دینا حضور کے خود جواب دینے سے بدرجہا حضور کے لیے بہتر ہوا۔ اور یہ وہ مرتبہ عظمٰی ہے کہ نہایت نہیں رکھتا۔ "ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۲۱﴾ "[125] (یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے عطافرماتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔ت) (ا) کفار نے کہا:

"يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْ نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ اِنَّكَ لَمَجْنُوْنٌ ؕ﴿۶﴾ "[126]۔	اے وہ جن پر قرآن اترا، بیشک تم مجنون ہو۔

حق جل وعلانے فرمایا:

"نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ ۙ﴿۱﴾ مَاۤ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ ۚ﴿۲﴾ "[127] "وَاِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ ۚ﴿۳﴾ "[128]۔	قسم قلم اور نوشتہائے ملائک کی تو اپنے رب کے فضل سے ہر گز مجنون نہیں۔ اور بے شک تیرے لیے اجر بے پایاں ہے۔

کہ تو ان دیوانوں کی بدزبانی پر صبر کرتا اور حلم و کرم سے پیش آتا ہے۔ مجنون تو چلتی ہوا سے الجھا کرتے ہیں، تیرا سا حلم و صبر کوئی تمام عالم کے عقلاء میں تو بتادے۔

"وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ﴿۴﴾ "[129]۔	اور بے شک تو بڑے عظمت والے ادب تہذیب پر ہے۔

کہ ایک حلم وصبر کیا تیری خصلت ہے اس درجہ عظیم و باشوکت ہے کہ اخلاق عاقلان جہان

---

[124] القران الکریم ۱۷/ ۱۰۲
[125] القرآن الکریم ۵۷/ ۲۱
[126] القران الکریم ۱۵/ ۶
[127] القرآن الکریم ۶۸/ ۱و۲
[128] القرآن الکریم ۶۸/ ۳
[129] القرآن الکریم ۶۸/ ۴

مجتمع ہو کر اس کے ایک شمہ کو نہیں پہنچتے۔ پھر اس سے بڑھ کر اندھا کون جو تجھے ایسے لفظ سے یاد کرے، مگر یہ ان کا اندھا پن بھی چند روز کا ہے۔

"فَسَتُبۡصِرُ وَ یُبۡصِرُوۡنَ ۙ﴿۵﴾ بِاَیِّٕکُمُ الۡمَفۡتُوۡنُ ﴿۶﴾ "[130]۔	عنقریب تو بھی دیکھے گا اور وہ بھی دیکھ لیں گے کہ تم میں سے کسے جنون ہے۔

آج اپنی بے خردی و دیوانگی و کور باطنی سے جو چاہیں کہہ لیں، آنکھیں کھلنے کا دن قریب آتا ہے، اور دوست و دشمن سب پر کھلا چاہتا ہے کہ مجنون کون تھا۔

(۲) وحی اترنے میں جو کچھ دنوں دیر لگی کافر بولے:

ان محمدا ودعہ ربہ وقلاہ[131]۔	بیشک محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو ان کے رب نے چھوڑ دیا، اور دشمن پکڑا۔

حق جل وعلا نے فرمایا:

"وَالضُّحٰی ۙ﴿۱﴾ وَالَّیۡلِ اِذَا سَجٰی ۙ﴿۲﴾ "[132]۔	قسم ہے دن چڑھے کی، اور قسم رات کی جب اندھیری ڈالے۔

یا قسم اے محبوب تیرے روئے روشن کی، اور قسم تیری زلف کی جب چمکتے رخساروں پر بکھر آئے۔

"مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَ مَا قَلٰی ؕ﴿۳﴾ "[133]۔	نہ تجھے تیرے رب نے چھوڑا اور نہ دشمن بنایا۔

اور یہ اشقیاء بھی دل میں خوب سمجھتے ہیں کہ خدا کی تجھ پر کیسی مہر ہے، اس مہر ہی کو دیکھ دیکھ کر جلے جاتے ہیں، اور حسد و عناد سے یہ طوفان جوڑتے ہیں اور اپنے جلے دل کے پھپھولے پھوڑتے ہیں مگر خبر نہیں کہ:

"وَ لَلۡاٰخِرَۃُ خَیۡرٌ لَّکَ مِنَ الۡاُوۡلٰی ؕ﴿۴﴾ "[134]۔	بے شک آخرت تیرے لیے دنیا سے بہتر ہے۔

وہاں جو نعمتیں تجھ کو ملیں گی نہ آنکھوں نے دیکھیں، نہ کانوں نے سنیں، نہ کسی بشر یا ملک کے خطرے میں آئیں، جن کا اجمال یہ ہے:

---

[130] القران الکریم ۶۸/ ۵ ۶

[131] معالم التنزیل (تفسیر البغوی) تحت الآیۃ ۹۳/ ۴۶۵ دار الکتب العلمیۃ بیروت ۴/ ۴۶۵

[132] القرآن العظیم ۹۳/ ۱ ۲

[133] القرآن العظیم ۹۳/ ۳

[134] القرآن العظیم ۹۳/ ۴

"وَلَسَوۡفَ یُعۡطِیۡکَ رَبُّکَ فَتَرۡضٰی ؕ﴿۵﴾ "[135]۔	قریب ہے تجھے تیرا رب اتنا دے گا کہ تو راضی ہو جائے گا۔

اس دن دوست دشمن سب پر کھل جائے گا کہ تیرے برابر کوئی محبوب نہ تھا۔ خیر، اگر آج یہ اندھے آخرت کا یقین نہیں رکھتے تو تجھ پر خدا کی عظیم، جلیل، کثیر، جزیل نعمتیں رحمتیں آج کی تو نہیں قدیم ہی سے ہیں۔ کیا تیرے پہلے احوال انھوں نے نہ دیکھے اور ان سے یقین حاصل نہ کیا کہ جو نظر عنایت تجھ پر ہے ایسی نہیں کہ کبھی بدل جائے، "اَلَمۡ یَجِدۡکَ یَتِیۡمًا فَاٰوٰی ﴿۶﴾ "الی اٰخر السورۃ[136] کیا اس نے تمھیں یتیم نہ پایا پھر جگہ دی (سورت کے آخر تک۔ت)

(۳) کفار نے کہا: "لَسۡتَ مُرۡسَلًا ؕ "[137]۔ تم رسول نہیں ہو۔ حق جل وعلا نے فرمایا:

"یٰسٓ ۚ﴿۱﴾ وَ الۡقُرۡاٰنِ الۡحَکِیۡمِ ۙ﴿۲﴾ اِنَّکَ لَمِنَ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ۙ﴿۳﴾ "[138]۔	اے سردار! مجھے قسم ہے حکمت والے قرآن کی تو بیشک مرسل ہے۔

(۴) کفار نے حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو شاعری کا عیب لگایا۔ حق جل وعلا نے فرمایا:

"وَ مَا عَلَّمۡنٰہُ الشِّعۡرَ وَ مَا یَنۡۢبَغِیۡ لَہٗ ؕ اِنۡ ہُوَ اِلَّا ذِکۡرٌ وَّ قُرۡاٰنٌ مُّبِیۡنٌ ﴿ۙ۶۹﴾ "[139]۔	نہ ہم نے انھیں شعر سکھایا اور نہ وہ ان کے لائق تھا۔ وہ تو نہیں مگر نصیحت اور روشن بیان والا قرآن۔

(۵) منافقین حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی شان میں گستاخیاں کرتے اور ان میں کوئی کہتا ایسا نہ ہو کہیں ان تک خبر پہنچے۔ کہتے: پہنچے گی تو کیا ہوگا، ہم سے پوچھیں گے ہم مکر جائیں گے، قسمیں کھالیں گے، انھیں یقین آجائے گا، کہ "ہُوَ اُذُنٌ ؕ "[140] وہ تو کان ہیں جیسی ہم سے سنیں گے مان لیں گے۔ حق جل وعلا نے فرمایا: "اُذُنُ خَیۡرٍ لَّکُمۡ "[141]۔ وہ تمھارے بھلے کے لیے کان ہیں۔ کہ جھوٹے

---

[135] القرآن العظیم ۹۳/ ۵
[136] القرآن العظیم ۹۳/ ۶
[137] القرآن العظیم ۱۳/ ۴۳
[138] القرآن العظیم ۳۶/ ۱تا۳
[139] القرآن العظیم ۳۶/ ۶۹
[140] القرآن العظیم ۳۶/ ۶۹
[141] القرآن العظیم ۹/ ۶۱

عذر بھی قبول کر لیتے ہیں۔اور بکمال حلم و کرم چشم پوشی فرماتے ہیں۔ورنہ کیا انھیں تمھارے بھیدوں اور خلوت کی چھپی باتوں پر آگاہی نہیں۔"یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ"[142] خدا پر ایمان لاتے ہیں۔اور وہ تمھارے اسرار سے انھیں مطلع کرتا ہے، پھر تمھاری جھوٹی قسموں کا انھیں کیونکر یقین آئے۔ہاں "وَیُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِیْنَ"[143]۔ایمان والوں کی بات واقعی مانتے ہیں۔کہ انھیں ان کے دل کی سچی حالتوں پر خبر ہے۔اس لیے "وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ" [144]۔مہربانی ان پر جو تم میں ایمان لائے کہ ان کے طفیل سے انھیں ہیشگی کے گھر میں بڑے بڑے رتبے ملتے ہیں۔اور اگرچہ یہ بھی ان کی رحمت ہے کہ دنیا میں تم سے چشم پوشی ہوتی ہے۔مگر اس کا نتیجہ اچھا نہ سمجھو، کہ تمھاری گستاخیوں سے انھیں ایذا پہنچی ہے۔"وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ" [145]۔اور جو لوگ رسول اللہ کو ایذا دیں ان کیلئے دکھ کی مار ہے۔

(۶) ابن ابی شقی ملعون نے جب وہ کلمہ ملعونہ کہا:

"لَىٕنْ رَّجَعْنَاۤ اِلَى الْمَدِیْنَةِ لَیُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ" [146]۔	اگر ہم مدینہ لوٹ کر گئے تو ضرور نکال باہر کریگا عزت والا ذلیل کو۔

حق جل وعلا نے فرمایا:

"وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ" [147]۔	عزت تو ساری خدا ورسول ومومنین ہی کے لیے ہے، پر منافقین کو خبر نہیں۔

(۷) عاص بن وائل شقی نے جو صاحبزادہ سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے انتقال پر ملال پر حضور کو ابتر یعنی نسل بریدہ کہا۔حق جل وعلا نے فرمایا: "اِنَّاۤ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ" [148]۔بیشک ہم نے تمھیں خیر کثیر عطا فرمائی۔کہ اولاد سے نام چلنے کو تمھاری رفعت ذکر سے کیا نسبت، کروڑوں صاحب اولاد گزرے جن کا نام تک کوئی نہیں جانتا،اور تمھاری ثناء کا ڈنکا تو قیام قیامت تک اکناف عالم واطراف جہاں میں بجے گا اور تمھارے نام نامی کا خطبہ ہمیشہ ہمیشہ اطباق فلک آفاق

[142] القرآن العظیم ۹/ ۶۱
[143] القرآن العظیم ۹/ ۶۱
[144] القرآن العظیم ۹/ ۶۱
[145] القرآن العظیم ۹/ ۶۱
[146] القران الکریم ۶۳/ ۸
[147] القران الکریم ۶۳/ ۸
[148] القران الکریم ۱۰۸/ ۱

زمین میں پڑھا جائے گا۔ پھر اولاد بھی تمھیں نفیس وطیب عطا ہوگی جن کی بقاء سے بقائے عالم مربوط رہیگی اس کے سوا تمام مسلمان تمھارے بال بچے ہیں، اور تم سا مہربان ان کے لیے کوئی نہیں، بلکہ حقیقت کار کو نظر کیجیے تو تمام عالم تمھاری اولاد معنوی ہے کہ تم نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا، اور تمھارے ہی نور سے سب کی آفرینش ہوئی۔ اسی لیے جب ابو البشر آدم تمھیں یاد کرتے تو یوں کہتے یا ابنی صورۃ وابای معنًی[149]۔ اے میرے ظاہر بیٹے اور حقیقت میں میرے باپ۔ پھر آخرت میں جو تمھیں ملنا ہے اس کا حال تو خدا ہی جانے۔ جب اس کی یہ عنایت بیغایت تم پر مبذول ہو۔ تو تم ان اشقیاء کی زبان درازی پر کیوں ملول ہو بلکہ "فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ؕ۲" [150]۔ رب کے شکرانہ میں اس کے لیے نماز پڑھو اور قربانی کرو۔ "اِنَّ شَانِئَكَ هُوَالْاَبْتَرُ ۳ؑ" [151]۔ جو تمھارا دشمن ہے وہی نسل بریدہ ہے۔ کہ اور تمہارے دین حق میں آکر بوجہ اختلاف دین اس کی نسل سے جدا ہو کر تمہارے دینی بیٹوں میں شمار کئے جائیں گے۔ پھر آدمی بے نسل ہوتا۔ تو یہی سہی کہ نام نہ چلتا۔ اس سے نام بد کا باقی رہنا ہزار درجہ بدتر ہے۔ تمہارے دشمن کا ناپاک نام ہمیشہ بدی و نفرین کے ساتھ لیا جائے گا، اور روز قیامت ان گستاخیوں کی پوری سزا پائے گا۔ **والعیاذ باللہ تعالٰی۔**

(۸) جب حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اپنے قریب رشتہ داروں کو جمع فرما کر وعظ ونصیحت اور اسلام واطاعت کی طرف دعوت کی۔ ابولہب شقی نے کہا:

تبّالك سائر الیوم لهذا جمعتنا[152]۔	ٹوٹنا اور ہلاک ہونا تمہارے لیے ہمیشہ کو، کیا ہمیں اسی لئے جمع کیا تھا۔

حق جل وعلا نے فرمایا: "تَبَّتْ یَدَاۤ اَبِیْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ؕ۱" [153] ٹوٹ گئے دونوں ہاتھ ابولہب کے۔

---

[149] المدخل لابن الحاج فصل فی مولد النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم دار الکتب العربی بیروت ۲ /۳۴

[150] القرآن الکریم ۱۰۸/ ۲

[151] القرآن الکریم ۱۰۸/ ۳

[152] صحیح البخاری کتاب التفسیر سورۃ تب یدا ابی لھب ۱۱۱ قدیمی کتب خانہ ۲ /۷۴۳، صحیح مسلم کتاب الایمان باب بیان من مات علی الکفر الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۱۱۴،تفسیر المراغی تحت الآیۃ ۱۱۱/ ۱ دار احیاء التراث العربی بیروت ۳۰ /۲۶۰

[153] القرآن الکریم ۱۱۱ /۱تا

اور وہ خود ہلاک و برباد ہوا، "مَآ اَغۡنٰی عَنۡهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ" [154] اس کے کچھ کام نہ آیا اس کا مال اور جو کمایا۔ "سَيَصۡلٰی نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ" [155] اب بیٹھا چاہتا ہے بھڑکتی آگ میں۔ "وَّامۡرَاَتُهٗ ؕ حَمَّالَةَ الۡحَطَبِ" [156] اور اس کی جورو لکڑیوں کا گٹھا سر پر لئے۔ "فِىۡ جِيۡدِهَا حَبۡلٌ مِّنۡ مَّسَدٍ" [157] اس کے گلے میں مُونج کی رسی۔

بالجملہ اس روش کی آیتیں قرآن عظیم میں صدہا نکلیں گی۔اسی طرح حضرت یوسف وبتول مریم اوراد ھرام المومنین صدیقہ علی سید ھم وعلیہم الصلٰوۃ والسلام کے قصے اس مضمون پر شاہد عدل ہیں۔ حضرت والد ماجد ''سرور القلوب فی ذکر المحبوب'' میں فرماتے ہیں: ''حضرت یوسف کو دودھ پیتے بچے، اور حضرت مریم کو حضرت عیسٰی کی گواہی سے لوگوں کی بدگمانی سے نجات بخشی، اور جب حضرت عائشہ پر بہتان اٹھا خود ان کی پاک دامنی کی گواہی دی، اور سترہ آیتیں نازل فرمائیں، اگر چاہتا ایک ایک درخت اور پتھر سے گواہی دلواتا مگر منظور یہ ہوا کہ محبوبہ محبوب کی طہارت و پاکی پر خود گواہی دیں اور عزت و امتیاز ان کا بڑھائیں [158]۔" انتہٰی۔

محل غور ہے کہ ارا کین دولت و مقربان حضرت سے باغیانِ سرکش بگستاخی و بے ادبی پیش آئیں۔ اور بادشاہ ان کے جوابوں کو انہیں پر چھوڑ دے۔ مگر ایک سردار بلدن او قار کے ساتھ یہ برتاؤ ہو کہ مخالفین جو زبان درازی اس کی جناب میں کریں۔ حضرت سلطان اس مقرب ذی شان کو کچھ نہ کہنے دے، بلکہ بہ نفس نفیس اس کی طرف سے تکفل جواب کرے۔ کیا ہر ذی عقل اس معاملہ کو دیکھ کر یقین قطعی نہ کرے گا کہ سرکار سلطانی میں جو اعزاز اس مقرب جلیل کا ہے دوسرے کا نہیں، اور جو خاص نظر اس کے حال پر ہے اوروں کا حصہ اس میں نہیں۔ والحمدللہ رب العٰلمین۔

آیت تاسعہ: قال تعالٰی عظمتہ: "عَسٰۤى اَنۡ يَّبۡعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا	**نویں آیت:** اللہ تعالٰی نے فرمایا: قریب ہے تجھے تیرا رب بھیجے گا تعریف کے

[154] القرآن الکریم ۱۱۱/ ۱تا۲

[155] القرآن الکریم ۱۱۱/ ۱تا۳

[156] القرآن الکریم ۱۱۱/ ۱تا۴

[157] القرآن الکریم ۱۱۱/ ۱تا۵

[158] سرور القلوب فی ذکر المحبوب

مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا ۝ "[159]۔	مقام میں۔

صحیح بخاری و جامع ترمذی میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مروی ہے فرمایا:

سئل رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم عن المقام المحمود فقال ھو الشفاعۃ[160]۔	حضرت سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے سوال ہوا: مقام محمود کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: شفاعت۔

اسی طرح احمد و بیہقی ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی:

سئل عنھا رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم یعنی قولہ عسٰی ان یبعثك ربك مقاما محمودًا ط فقال ھی الشفاعۃ[161]۔	رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے اللہ تعالٰی کے قول "قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری حمد کریں" کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا وہ شفاعت ہے۔ (ت)

اور شفاعت کی حدیثیں خود متواتر و مشہور اور صحاح وغیرہ میں مروی و مسطور، جن کی بعض ان شاء اللہ تعالٰی ہیکل دوم میں مذکور ہوں گی۔ اُس دن آدم صفی اللہ سے عیسٰی کلمۃ اللہ تک سب انبیاء اللہ علیہم الصلٰوۃ والسلام نفسی نفسی فرمائیں گے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم انا لھا انا لھا[162]۔ میں ہوں شفاعت کے لیے، میں ہوں شفاعت کے لیے۔ انبیاء و مرسلین وملائکہ مقربین سب ساکت ہوں گے اور وہ متکلم۔ سب سر بگریبان، وہ ساجد و قائم۔ سب محل خوف میں، وہ آمن و ناہم۔

---

[159] القرآن الکریم ۱۷/ ۷۹

[160] صحیح البخاری کتاب التفسیر سورۃ ۱۷ باب قولہ عسٰی ان یبعثك الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۶۸۶، جامع الترمذی ابواب التفسیر سورۃ بنی اسرائیل امین کمپنی دہلی ۲/ ۱۴۲

[161] مسند احمد بن حنبل عن ابی ھریرۃ المکتب الاسلامی بیروت ۲/ ۴۴۴، نسیم الریاض شرح شفاء القاضی عیاض بحوالہ احمد و البیہقی فصل فی تفضیلہ بالشفاعۃ ۲/ ۳۴۵

[162] الشفاء بتعریف حقوق المصطفٰی فصل فی تفضیلہ بالشفاعۃ المطبعۃ الشرکۃ الصحافیۃ ۱/ ۱۸۰

سب اپنی فکر میں، انہیں فکر عوالم۔ سب زیر حکومت، وہ مالک وحاکم۔ بارگاہِ الٰہی میں سجدہ کرینگے۔ ان کا رب انہیں فرمائے گا: یامحمد ارفع رأسك وقل تسمع وسل تعطه واشفع تشفع[163]۔ اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ اور عرض کرو کہ تمہاری عرض سنی جائے گی، اور مانگو کہ تمہیں عطا ہوگا، اور شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول ہے۔ اس وقت اولین وآخرین میں حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کی حمد وثناء کا غلغلہ پڑ جائے گا اور دوست، دشمن، موافق، مخالف، ہر شخص حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کی افضلیتِ کبرٰی وسیادت عظمٰی پر ایمان لائے گا۔ والحمدللہ رب العٰلمین۔

مقام محمود ونامت محمد   بہ نیساں مقامے ونامے کہ دارد[164]

آپ کا مقام محمود اور نام محمد ہے، ایسا مقام اور نام کون رکھتا ہے۔ ت)

امام محی السنۃ بغوی معالم التنزیل میں فرماتے ہیں:

عن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہ قال ان اللہ عزّوجل اتخذ ابراھیم خلیلا وان صاحبکم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم خلیل اللہ واکرم الخلق علی اللہ ثم قرأ "عَسٰۤى اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا۝" قال یجلسه علی العرش[165]۔	یعنی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی بیشک اللہ عزوجل نے ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خلیل بنایا۔ اور بیشک تمہارے آقا محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے خلیل اور تمام خلق سے زیادہ اس کے نزدیک عزیز وجلیل ہیں۔ پھر یہ آیت تلاوت کرکے فرمایا اللہ تعالٰی انہیں روز قیامت عرش پر بٹھائے گا۔

وعزا نحوہ فی المواھب[166] للثعلبی۔ (اس کی مثل مواہب میں ثعلبی کی طرف منسوب ہے۔ ت) امام عبد بن حمید وغیرہ حضرت مجاہد تلمیذ رشید حضرت حبر الامہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہم سے اس آیت کی تفسیر میں راوی:

[163] صحیح مسلم کتاب الایمان باب اثبات الشفاعۃ الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۱۰۹

[164]

[165] معالم التنزیل (تفسیر بغوی) تحت الآیۃ ۱۷/ ۷۹ دار الکتب العلمیۃ بیروت ۳/ ۱۰۹

[166] المواہب اللدنیۃ الفصل الثالث الشفاعۃ والمقام المحمود المکتب الاسلامی بیروت ۴/ ۶۴۲

یجلسه الله تعالٰی معه علی العرش [167]۔	اللہ تعالٰی انہیں عرش پر اپنے ساتھ بٹھائے گا۔

یعنی معیتِ تشریف و تکریم کہ وہ جلوس و مجلس سے پاک و متعالی ہے۔امام قسطلانی مواہب لدنیہ میں ناقل امام علامہ سید الحفاظ شیخ الاسلام ابن حجر عسقلانی رحمہ للہ تعالٰی فرماتے ہیں مجاہد کا یہ قول نہ ازروئے نقل مدفوع نہ از جہت عـــہ نظر ممنوع،اور نقاش نے ابو داود صاحبِ سنن رحمہ اللہ تعالٰی

عـــہ:رد علی الواحدی حیث بالغ فی الانکار علی ذٰلك وابلغ الجزاف منتهاه کما قال الاول بلغ السیل رواه حتی قال "لایمیل الیه الا قلیل العقل عدیم الدین [168]۔اھ" والله تعالٰی یسامح المسلمین واحتج لزعمه بما لاحجة له فیه وقد رده علیه العلماء کما یظهر بالرجوع الی المواهب وشرحه واعظم ماتشبث به فی ذٰلك انه تعالٰی قال "مَقَامًا مَّحْمُوْدًا۝" [169] لم یقل مقعدا والمقام موضع القیام لاموضع القعود۔قال الزرقانی واجیب بانه یصح علی انه المقام مصدر

یہ رد ہے واحدی پر کیونکہ اس نے اس قول کے انکار میں بہت مبالغہ کیا اور اپنے بے تکے کلام کو انتہا تک پہنچایا جیسا کہ قول اول میں کیا اور سیلاب اپنی سیرابی تک پہنچا۔اس نے کہا کہ اس کی طرف نہیں مائل ہوگا مگر کم عقل اور بے دین اھ۔اللہ تعالٰی مسلمانوں سے در گزر فرمائے۔اور اس نے اپنے گمان کے مطابق جس چیز سے استدلال کیا اس میں اس کے لے کوئی دلیل نہیں ہے،بیشک اس پر علماء کرام نے رَد فرمایا جیسا کہ مواہب اور اس کی شرح کی طرف رجوع کرنے سے ظاہر ہوتا ہے۔سب سے بڑی دلیل جس سے اس نے تمسک کیا وہ یہ ہے کہ اللہ تعالٰی نے "مَقَامًا مَّحْمُوْدًا۝ "فرمایا ہے"مقعدا محمودًا" نہیں فرمایا اور مقام موضع قیام ہے نہ کہ موضع قعود۔زرقانی نے کہا اس کا جواب یوں دیا گیا ہے کہ مقام مصدر (باقی برصفحہ آئندہ)

---

[167] المواهب اللدنیة عن القسطلانی المقصد العاشر الفصل الثالث المکتب الاسلامی بیروت ۴ /۶۴۲،شرح الزرقانی علی المواهب اللدنیة بحواله عبد بن حمید وغیرہ المقصد العاشر الفصل الثالث ۸ /۳۶۸

[168] المواهب اللدنیة عن القسطلانی المقصد العاشر الفصل الثالث المکتب الاسلامی بیروت ۴ /۶۴۳

[169] القرآن الکریم ۱۷/ ۷۹

سے نقل کیا۔ من انکر ھذا القول فھو متھم[170]۔ جو اس قول سے انکار کرے وہ متہم ہے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

میمی لاسم مکان[171] اھ ای فیقوم مقام المفعول المطلق ای یبعثك بعثا محمودا۔

میمی ہے نہ کہ ظرف مکان اھ۔ یعنی یہ مفعول مطلق کے قائم مقام ہے اور معنٰی یہ ہوگا کہ اللہ تعالٰی تجھے اٹھائے گا ایسا اٹھانا جو محمود ہوگا۔

اقول: وباللہ التوفیق علی ان الرافعة بعد التواضع من تواضع للہ رفعه اللہ فالقعود انما یکون بعد ما یقوم النبی صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم بین یدی ربه تبارك وتعالٰی علی قدم الخدمة فذلك المكان مقام محمود ومقعد محمود وکلام اللہ سبحٰنه وتعالٰی بما یقتصر علی بعض الشیئ کما فی قوله تعالٰی "سُبْحٰنَ الَّذِیْۤ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا"[172]، وقد ثبت فی الاحادیث انه صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم یسجد بین یدی ربه تبارك وتعالٰی ایامًا اسبوعا او اسبوعین ثم یرفع راسه[173]، وانما

اقول: (میں کہتا ہوں) اور توفیق اللہ تعالٰی کی طرف سے۔ علاوہ ازیں رفعت تواضع کے بعد ہے، جو اللہ تعالٰی کے لیے عاجزی کرتا ہے اللہ تعالٰی اس کو رفعت عطا فرماتا ہے۔ چنانچہ قعود اللہ تعالٰی کی بارگاہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے قدمِ خدمت پر قیامت کے بعد ہوگا تو وہی مکان مقام محمود اور مقعد محمود ہوگا اور اللہ کا کلام بعض شے پر مقتصر ہے جیسا کہ اللہ تعالٰی کا ارشاد ہے سبحٰن اللہ الذی الخ (پاکی ہے اسے جو اپنے بندے کو راتوں رات لے گیا مسجد حرام سے مسجدِ اقصٰی تک) اور تحقیق احادیث سے ثابت ہو چکا ہے کہ نبی اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اللہ تبارک و تعالٰی کی بارگاہ میں ایک ہفتہ یا دو ہفتے سجدہ ریز رہیں گے پھر سر اٹھائیں گے اس جگہ کا نام اللہ تعالٰی (باقی برصفحہ آئندہ)

---

[170] المواھب اللدنیة بحوالہ الواحدی المقصد العاشر الفصل الثالث المکتب الاسلامی بیروت ۴ /۶۴۳

[171] شرح الزرقانی علی المواھب اللدنیہ المقصد العاشر الفصل الثالث دار المعرفة بیروت ۸ /۳۶۸

[172] القرآن الکریم ۱۷/ ۱

173

اسی طرح امام دار قطنی نے اس قول کی تصریح فرمائی، اوراس کے بیان میں

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

سمّاہ اللہ تعالٰی مقامًا محمودًا لامسجدًا فان لم ینف بہ امر السجود فلم ذا ینفی امر القعود قال الواحدی "واذا قیل السلطان بعث فلانافھم منہ انہ ارسلہ الی قوم لا صلح مھماتھم ولا یفھم منہ انہ اجلس مع نفسہ [174]۔ قال الزرقانی وھذا مردود بان ھذا عادۃ یجوز تخلفھا علٰی ان احوال الاٰخرۃ لایقاس علی احوال الدنیا [175] یبعثھم اللہ تعالٰی فی جمعھم عندہ لیحکم بینھم لا لیرسلھم الی قوم فجاز ان یکون ھذا البعث بالاجلاس لا للرسال مع ان الارسال کما یغایر الجلوس فکذا القیام عندہ ولکن الھوس یأتی بالعجائب والحل ان البعث من عندہ ھو الذی ذکرھا الواحدی والبعث من محل للحضور عندہ لاینافی

نے مقام محمود رکھا ہے مسجد نہیں رکھا۔ تو جب امر سجود اس کے منافی کیسے ہوگا؟ واحدی نے کہاجب کہا جائے کہ فلاں کو بادشاہ نے مبعوث کیا تو اس سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ بادشاہ نے اس قوم کی طرف بھیجا ہے کہ ان کی مہمات کی اصلاح کرے، یہ نہیں سمجھا جاتاکہ بادشاہ نے اسے اپنے ساتھ بٹھالیا۔ زرقانی نے کہا یہ مردود ہے کیونکہ ایک امر عادی ہے جس کے خلاف ہونا بھی جائز ہے۔اس کے علاوہ یہ کہ احوالِ آخرت کو احوال دنیاپر قیاس نہیں کیا جاسکتا۔اللہ تعالٰی سب کو مبعوث فرما کر سب کو ایک میدان میں جمع کریگاتاکہ ان کے درمیان فیصلہ فرمائے نہ کہ ان کو اصلاح کے لیے کسی قوم کے پاس بھیجے گا۔ تو جائز ہے کہ یہ بعث بٹھانے کے ساتھ ہونہ کہ بھیجنے کے ساتھ باوجودیکہ ارسال جس طرح بیٹھنے کے مغایر ہے اسی طرح اس کے پاس کھڑے رہنے کے بھی مغایر ہے لیکن جنون عیب وغریب امور کو لاتا ہے اوراس کا حل یہ ہے کہ جس بعث کو واحدی نے ذکر کیا ہے وہ ہے ''بعث من عندہ '' اپنے (باقی بر صفحہ آئندہ)

[174] المواھب اللدنیۃ بحوالہ الواحدی المقصد العاشر الفصل الثالث المکتب الاسلامی بیروت ۴ /۶۴۳

[175] شرح الزرقانی علی المواھب اللدنیۃ المقصد العاشر الفصل الثالث دار المعرفۃ بیروت ۸ /۲۶۸

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

الجلوس عندہ کما لایخفی۔قال الزرقانی تحت قول الواحدی لایمیل الیه الخ هذا مجازفة فی الکلام لاتلیق بطالب فضلا عن عالم بعد ثبوت القول عن تابعی جلیل ووجد مثله عن صحابیین ابن عباس وابن مسعود[176] اھ۔ **قلت** بل عن ثلثة ثالثهم ابن سلام کما نقلنا فی المتن رضی الله تعالٰی عنهم اجمعین ثم بعد کتابتی هذا المحل رأیت الحدیث عن رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم وھٰھنا تم الھنا والحمدلله الھنا۔قال الامام الجلیل الجلال فی الدر المنثور اخرج الدیلمی عن ابن عمر رضی الله تعالٰی عنهما قال قال رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم عسٰی ان یبعثك ربك مقاما محمودا قال یجلسنی معه علی

پاس سے بھیجنا۔اور وہ بعث جو کسی محل سے اس کی بارگاہ میں حاضر ہونے کے لیے ہو وہ اس کے پاس بیٹھنے کے منافی نہیں، جیسا کہ پوشیدہ نہیں۔واحدی کے قول "لایمیل الیہ الخ"کے تحت زرقانی نے یہ کہا کہ یہ بے تکا کلام ہے جو کسی طالب کے لائق بھی نہیں چہ جائیکہ عالم کے لائق ہو جبکہ ایک جلیل القدر تابعی سے یہ قول ثابت ہو چکا ہے اور اسکی مثل دو صحابیوں یعنی ابن عباس اور ابن مسعود سے۔میں کہتا ہوں بلکہ تین صحابہ سے۔تیسرے ابن سلام ہیں جیسا کہ ہم نے متن میں نقل کیا ہے رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین۔پھر اس محل کی کتابت کے بعد میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی حدیث دیکھی، یہاں ہماری بحث تام ہو گئی، اور سب تعریفیں اللہ تعالٰی کے لیے ہیں جو ہمارا معبود ہے۔امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ نے در منثور میں فرمایا دیلمی نے ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے رایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے آیت کریمہ "**عَسٰۤى اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا**۝" (قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری حمد کریں)کے بارے میں فرمایا کہ اللہ تعالٰی

(باقی برصفحہ آئندہ)

[176] شرح الزرقانی علی المواھب اللدنیه المقصد العاشر الفصل الثالث دار المعرفة بیروت ۸/ ۳۶۸

چند اشعار عـــہ نظم کیے۔ کما فی نسیم الریاض (جیسا کہ نسیم الریاض میں ہے۔ت)

السریر[177]۔ وقد عرفنا من ھٰھنا صدق ابن تیمیة فی قول فی الثعلبی ان الواحدی صاحبه کان ابصر منه بالعربیة لکنه ابعد عن اتباع السلف[178] اھ. وان کان ابن تیمیة نفسه ابعد وابعد وبالجملة فاسمع ما اثرناہ عن الامام ابی داود والامام الدار قطنی والامام العسقلانی فھم الائمة الاجلة الشان وایاك وان تلتفت الی زعمه لیس بذالك فی ھذا الشان والحمد ﷲ رب العٰلمین۔ ۱۲ منه

مجھے اپنے ساتھ تخت پر بٹھائے گا۔ تحقیق ہم نے یہاں سے ثعلبی کے بارے میں ابن تیمیہ کے اس قول کی صداقت جان لی کہ واحدی جو ثعلبی کا ساتھی ہے وہ ثعلبی سے بڑھ کر عربیت میں مہارت رکھتا ہے مگر اسلاف کی اتباع سے بہت ہی دور ہے اھ خلاصہ یہ کہ تُو سن لے اس کو جو ہم نے نقل کیا ہے امام ابو داود، امام دار قطنی اور امام عسقلانی سے، کیونکہ وہ انتہائی جلالت شان والے آئمہ ہیں، اور اس شخص کے قول باطل کی طرف التفات سے بچ جو ان کے ہم پلّہ نہیں ہے، اور سب تعریفیں اللہ تعالٰی کیلئے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ ۱۲ منہ (ت)

عـــہ: وہ اشعار یہ ہیں:

حدیث الشفاعة عن احمد	الی احمد المصطفٰی نسندہ
وقد جاء الحدیث باقعادہ	علی العرش ایضا ولا نجحدہ
امروا الحدیث علٰی وجھه	ولا تدخلوا فیه ما یفسدہ
ولا تنکروا انه قاعد	ولا تنکروا انه یقعدہ

اوردھا فی النسیم[179]۔ کلا انه أجاد فی ذٰلك رحمه ﷲ تعالٰی رحمة واسعة الخ ۱۲ منه۔

[177] الدر المنثور تحت الآیة ۱۷/ ۷۹ دار احیاء التراث العربی بیروت ۵ /۲۸۷

[178]

[179] نسیم الریاض فی شرح شفاء القاضی عیاض فصل فی تفضیله بالشفاعة مرکز اہلسنت گجرات ہند ۲/ ۳۴۳

ابوالشیخ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی:

ان محمدا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم یوم القیٰمۃ یجلس علی کرسی الرب بین یدی الرب [180]۔	بیشک محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم روزِ قیامت رب کے حضور رب کی کرسی پر جلوس فرمائیں گے۔

معالم میں عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے: **یقعدہ علی الکرسی** [181]۔ اللہ تعالٰی انہیں کرسی پر بٹھائے گا، **صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وعلٰی اٰلہٖ واصحابہ اجمعین، والحمدللہ رب العٰلمین** (اللہ تعالٰی درود نازل فرمائے آپ پر، آپ کی آل پر اور آپ کے تمام صحابہ پر، اور تمام تعریفیں اللہ تعالٰی کے لیے جو کل جہانوں کا پروردگار ہے۔ ت)

آیت عاشرہ (دسویں آیت): قرآن شریف کے تفصیلی ارشادات و محاورات و نقل اقوال و ذکر احوال پر نظر کیجئے، تو ہر جگہ اس نبی کریم علیہ افضل الصلٰوۃ والتسلیم کی شان سب انبیائے کرام علیہم الصلٰوۃ والسلام سے بُلند و بالا نظر آتی ہے، یہ وہ بحرِ ذخّار ہے جس کی تفصیل کو دفتر درکار علمائے دین مثل امام ابونعیم وابن فورک و قاضی عیاض وجلال سیوطی وشہاب قسطلانی وغیرہم رحمہم اللہ تعالٰی نے ان تفرقوں سے بعض کی طرف اشارہ فرمایا۔ فقیر اول ان کے چند اخراجات ذکر کرکے پھر بعض امتیاز کہ باندک تامل اس وقت ذہن قاصر میں حاضر ہوئے ظاہر کرے گا تطویل سے خوف اور اختصار کا قصد بیس پر اقتصار کا باعث ہوا:

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ:)

ترجمہ اشعار: بحوالہ امام احمد رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ مروی ہے ہم احمد مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم تک اس کا اسناد کرتے ہیں۔ یہ حدیث بھی آئی ہے کہ اللہ تعالٰی آپ کو عرش پر بٹھائے گا اور ہم اس کا انکار نہیں کرتے۔ انہوں نے حدیث کو درست بیان کیا ہے تم اس میں کلام فاسد کو داخل مت کرو، نہ اس بات کا انکار کرو کہ آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم عرش پر جلوہ گر ہوں گے اور نہ ہی اس بات کا انکار کرو کہ اللہ تعالٰی آپ کو عرش پر بٹھائے گا)۔ اس کو نسیم الریاض میں مکمل بیان کیا گیا ہے اور اس سلسلہ میں انہوں نے خوب اشعار کہے ہیں، اللہ تعالٰی ان پر وسیع رحمت نازل فرمائے۔ (ت)

[180] المواہب اللدنیہ المقصد العاشر الفصل الثالث المکتب الاسلامی بیروت ۴ /۶۴۳ و ۶۴۴

[181] معالم التنزیل (تفسیر بغوی) تحت الآیۃ ۱۷ /۷۹ دار الکتب العلمیۃ بیروت ۳ /۱۰۹

(۱) خلیل جلیل علیہ الصلوٰۃ والتجیل سے نقل فرمایا:

"وَلَا تُخْزِنِیْ یَوْمَ یُبْعَثُوْنَ ۙ۝۸۷ "[182]۔	مجھے رسوانہ کرنا جس دن لوگ اٹھائے جائیں۔

حبیب قریب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے لیے خود ارشاد ہوا:

"یَوْمَ لَا یُخْزِی اللّٰهُ النَّبِیَّ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۚ"[183]۔	جس دن خدا رسوانہ کرے گا نبی اور اسکے ساتھ والے مسلمانوں کو۔

حضور کے صدقے میں صحابہ بھی اس بشارتِ عظمٰی سے مشرف ہوئے۔

(۲) خلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام سے تمنائے وصال نقل کی: "اِنِّیْ ذَاهِبٌ اِلٰی رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ ۝۹۹ "[184]۔(بیشک میں اپنے رب کی طرف جانے والا ہوں اور وہ مجھے راہ دے گا۔ت) حبیب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو خود بلاکر عطائے دولت کی خبر دی: "سُبْحٰنَ الَّذِیْۤ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ"[185]۔(پاکی ہے اسے جو اپنے بندے کو راتوں رات لے گیا۔ت) **(۳)** خلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام سے آرزوئے ہدایت نقل فرمائی: "سَیَهْدِیْنِ ۝۹۹ "[186] (وہ مجھے راہ دے گا۔ت) حبیب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے خود ارشادفرمایا: "وَ یَهْدِیَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا ۙ۝۲ "[187] (اور تمہیں سیدھی راہ دکھا دے۔ت) **(۴)** خلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے آیا فرشتے ان کے معزز مہمان ہوئے:

"هَلْ اَتٰىكَ حَدِیْثُ ضَیْفِ اِبْرٰهِیْمَ الْمُكْرَمِیْنَ ۝۲۴ "[188]۔	اے محبوب! کیا تمہارے پاس ابراہیم کے معزز مہمانوں کی خبر آئی؟(ت)

حبیب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے لئے فرمایا فرشتے ان کے لشکری وسپاہی بنے:

"وَ اَیَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا"[189] "یُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓىِٕكَةِ مُسَوِّمِیْنَ ۝۱۲۵ "[190] وَ الْمَلٰٓىِٕكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِیْرٌ ۝۴ "[191]۔	اور ان فوجوں سے اس کی مدد کی جو تم نے نہ دیکھیں، تمہارا رب تمہاری مدد کو پانچ ہزار فرشتے نشان والے بھیجے گا، اور اس کے بعد فرشتے مدد پر ہیں۔(ت)

---

[182] القرآن الکریم ۲۶ /۸۷

[183] القرآن الکریم ۶۶ /۸

[184] القرآن الکریم ۳۷ /۹۹

[185] القرآن الکریم ۱۷ /۱

[186] القرآن الکریم ۳ /۹۹

[187] القرآن الکریم ۴۸ /۲

[188] القرآن الکریم ۵۱ /۲۴

[189] القرآن الکریم ۹ /۴۰

[190] القرآن الکریم ۳ /۱۲۵

[191] القرآن الکریم ۶۶ /۴

(۵) کلیم علیہ الصلٰوۃ والتسلیم کو فرمایا، انہوں نے خدا کی رضا چاہی:

"وَ عَجِلْتُ اِلَیْكَ رَبِّ لِتَرْضٰى ﴿۸۴﴾ "[192]۔	اور تیری طرف میں جلدی کرکے حاضر ہوا کہ تو راضی ہو۔ (ت)

حبیب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے لیے بتایا، خدا نے ان کی رضا چاہی:

"فَلَنُوَلِّیَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا" [193] "وَ لَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ﴿۵﴾ "[194]۔	تو ضرور ہم تمہیں پھیر دیں گے اس قبلہ کی طرف جس میں تمہاری خوشی ہے۔ اور بیشک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہوجاؤ گے۔ (ت)

(۶) کلیم علیہ الصلٰوۃ والسلام کا بخوف فرعون مصر سے تشریف لے جانا بلفظ فرار نقل فرمایا:

"فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ"[195]۔	تو میں تمہارے یہاں سے نکل گیا جبکہ تم سے ڈرا۔ (ت)

حبیب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا ہجرت فرمانا باحسن عبارات ادا فرمایا:

"اِذْ یَمْكُرُ بِكَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا"[196]۔	اور اے محبوب! یاد کرجب کافر تمہارے ساتھ مکر کرتے تھے۔ (ت)

(۷) کلیم اللہ علیہ الصلٰوۃ والتسلیم سے طور پر کلام کیا اور اسے سب پر ظاہر فرمادیا:

"اَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا یُوْحٰى ﴿۱۳﴾ اِنَّنِیْۤ اَنَا اللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاعْبُدْنِیْۙ وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِیْ ﴿۱۴﴾ "[197]۔ الی اٰخر الاٰیات۔	اور میں نے تجھے پسند کیا، اب کان لگا کر سن جو تجھے وحی ہوتی ہے، بیشک میں ہی ہوں اللہ کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں تو میری بندگی کر اور میری یاد کے لیے نماز قائم رکھ۔ آیات کے آخر تک۔ (ت)

[192] القرآن الکریم ۲۰/ ۸۴

[193] القرآن الکریم ۲/ ۱۴۴

[194] القرآن الکریم ۹۳/ ۵

[195] القرآن الکریم ۲۶/ ۲۱

[196] القرآن الکریم ۸/ ۳۰

[197] القرآن الکریم ۲۰/ ۱۳، ۱۴

حبیب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے فوق السمٰوٰت مکالمہ فرمایا اور سب سے چھپایا:

"فَاَوْحٰۤى اِلٰى عَبْدِهٖ مَاۤ اَوْحٰى" [198]۔	اب وحی فرمائی اپنے بندے کو جو وحی فرمائی۔(ت)

(۸) داود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ارشاد ہوا:

"وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَیُضِلَّكَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ" [199]۔	خواہش کی پیروی نہ کرنا کہ تجھے بہکادے خدا کی راہ سے۔

حبیب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے بارے میں بقسم فرمایا:

"وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰى" [200]۔	کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کہتا، وہ تو نہیں مگر وحی کہ القا ہوتی ہے۔

اب فقیر عرض کرتا ہے **وباللہ التوفیق**: **(۹)** نوح وہود علیہما الصلوٰۃ والسلام سے دعا نقل فرمائی:

"رَبِّ انْصُرْنِیْ بِمَا كَذَّبُوْنِ" [201]۔	الٰہی! میری مدد فرما بدلا اس کا کہ انہوں نے مجھے جھٹلایا۔

محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے خود ارشاد ہوا:

"وَّیَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِیْزًا" [202]۔	اللہ تیری مدد فرمائے گا زبردست مدد۔

(۱۰) نوح وخلیل علیہما الصلوٰۃ والتسلیم سے نقل فرمایا، انہوں نے اپنی امت کی دعائے مغفرت کی:

"عـــہ رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَ	اے ہمارے رب! مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ

عـــہ: یہ لفظ دعائے خلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہیں، اور دعائے نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام ان لفظوں سے ہے:

"رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَیْتِیَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ" [203]۔	اے میرے رب! مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو اور اسے جو ایمان کے ساتھ میرے گھرے میں ہے اور سب مسلمان مردوں اور سب مسلمان عورتوں کو۔(ت)

---

[198] القرآن الکریم ۵۳/ ۱۰

[199] القرآن الکریم ۳۸/ ۲۶

[200] القرآن الکریم ۵۳/ ۳ ۴

[201] القرآن الکریم ۲۳/ ۲۶

[202] القرآن الکریم ۴۸/ ۳

[203] القرآن الکریم ۲۸/۱۴

لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ "[204]۔	کو اور سب مسلمانوں کو جس دن حساب قائم ہوگا۔(ت)

حبیب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو خود حکم دیا اپنی امت کی مغفرت مانگو:

"وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ "[205]۔	اور اے محبوب! اپنے خاصوں اور عام مسلمان مردوں اور عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگو۔(ت)

(۱۱) خلیل علیہ الصلٰوۃ والسلام کے لیے آیا، انہوں نے پچھلوں میں اپنے ذکر جمیل باقی رہنے کی دعا کی:

"وَاجْعَلْ لِّيْ لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ "[206]۔	اور میری سچی ناموری رکھ پچھلوں میں۔(ت)

حبیب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے خود فرمایا: "وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ "[207] (اور ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذکر بُلند کردیا۔ت) اور اس سے اعلٰی وارفع مژدہ ملا:

"عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا "[208]۔	قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری حمد کریں۔(ت)

کہ جہاں اولین وآخرین جمع ہوں گے حضور کی حمد وثناء کا شور ہر زبان سے جوش زن ہوگا۔ **(۱۲)** خلیل علیہ الصلٰوۃ والسلام کے قصہ میں فرمایا، انہوں نے قوم لوط علیہ الصلٰوۃ والسلام سے رفع عذاب میں بہت کوشش کی: "يُجَادِلُنَا فِيْ قَوْمِ لُوْطٍ "[209] (ہم سے لوط کے بارے میں جھگڑنے لگا۔ت) "يٰۤاِبْرٰهِيْمُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا "[210]۔اے ابراہیم! اس خیال میں نہ پڑ۔ عرض کی: "اِنَّ فِيْهَا لُوْطًا "[211]۔ اس بستی میں لوط جو ہے۔ حکم ہوا: "نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَنْ فِيْهَا "[212]۔ ہمیں خوب معلوم ہیں جو وہاں ہیں۔ حبیب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے ارشاد ہوا:

"مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ "[213]۔	اللہ ان کافروں پر بھی عذاب نہ کرے گا جب تک اے رحمت عالم! تُو ان میں تشریف فرما ہے۔

[204] القرآن الکریم ۱۴/ ۴۱
[205] القرآن الکریم ۴۷/ ۱۹
[206] القرآن الکریم ۲۶/ ۸۴
[207] القرآن الکریم ۹۴/ ۴
[208] القرآن الکریم ۱۷/ ۷۹
[209] القرآن الکریم ۱۱/ ۷۴
[210] القرآن الکریم ۱۱/ ۷۶
[211] القرآن الکریم ۲۹/ ۳۲
[212] القرآن الکریم ۲۹/ ۳۲
[213] القرآن الکریم ۸/ ۳۳

(۱۳) خلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام سے نقل فرمایا: "رَبَّنَا وَ تَقَبَّلْ دُعَآءِ "[214] الٰہی! میری دعا قبول فرما۔ حبیب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور ان کے طفیلیوں کو ارشاد ہوا:

"قَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِیْۤ اَسْتَجِبْ لَكُمْ "[215]۔	تمہارا رب فرماتا ہے مجھ سے دعا مانگو میں قبول کروں گا۔

(۱۴) کلیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی معراج درخت دنیا پر ہوئی:

"نُوْدِیَ مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ الْاَیْمَنِ فِی الْبُقْعَةِ الْمُبٰرَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ"[216]۔	ندا کی گئی میدان کے دائیں کنارے سے برکت والے مقام میں پیڑ سے۔(ت)

حبیب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی معراج سدرۃ المنتہی وفردوسِ اعلٰی تک بیان فرمائی:

"عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى "[217]۔	سدرۃ المنتہی کے پاس، اس کے پاس جنت الماوٰی ہے۔(ت)

(۱۵) کلیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے وقت ارسال اپنی دل تنگی کی شکایت کی:

"وَ یَضِیْقُ صَدْرِیْ وَ لَا یَنْطَلِقُ لِسَانِیْ فَاَرْسِلْ اِلٰى هٰرُوْنَ "[218]۔	اور میرا سینہ تنگی کرتا ہے اور میری زبان نہیں چلتی تو تو ہارون کو بھی رسول کر۔(ت)

حبیب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو خود شرح صدر کی دولت بخشی، اور اس سے منتِ عظمٰی رکھی: "اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ "۔ (کیا ہم نے تمہارا سینہ کشادہ نہ کیا۔ت) (۱۶) کلیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم پر حجاب نار سے تجلی ہوئی:

" فَلَمَّا جَآءَهَا نُوْدِیَ اَنْۢ بُوْرِكَ مَنْ فِی النَّارِ وَ مَنْ حَوْلَهَا "[219]۔	پھر جب وہ آگ کے پاس آیا، ندا کی گئی کہ برکت دیا گیا وہ جو اس آگ کی جلوہ گاہ میں ہے (یعنی حضرت موسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام)

حبیب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر جلوہ نور سے تجلی ہوئی اور وہ بھی غایت تفخیم وتعظیم کے لئے بالفاظ ابہام بیان فرمائی گئی:

[214] القرآن الکریم ۱۴/ ۴۰

[215] القرآن الکریم ۴۰/ ۶۰

[216] القرآن الکریم ۲۸/ ۳۰

[217] القرآن الکریم ۵۳/ ۱۴ و ۱۵

[218] القرآن الکریم ۲۶/ ۱۳

[219] القرآن الکریم ۲۷/ ۸

"اِذْ یَغْشَی السِّدْرَۃَ مَا یَغْشٰی ﴿۱۶﴾ "[220]۔	جب چھاگیا سدرہ پر جو کچھ چھایا۔

ابن ابی حاتم، ابن مردویہ، بزار، ابو یعلی، بیہقی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے حدیث طویل معراج میں راوی:

ثم انتھی الی السدرۃ فغشیھا نور الخلاّق عزوجل فکلّمہ تعالٰی عند ذٰلک فقال لہ سل[221]۔	پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سدرہ تک پہنچے۔ خالق عزوجل کا نور اس پر چھایا۔ اس وقت جل جلالہ نے حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے کلام کیا اور فرمایا: مانگو اھ ملخصًا۔

(۱۷) کلیم علیہ الصلوۃ والتسلیم سے اپنے اور اپنے بھائی کے سوا، سب سے براءت و قطع تعلق نقل فرمایا۔ جب انہوں نے اپنی قوم کو قتل عمالقہ کا حکم دیا اور انہوں نے نہ مانا۔ عرض کی:

"رَبِّ اِنِّیْ لَاۤ اَمْلِكُ اِلَّا نَفْسِیْ وَ اَخِیْ فَافْرُقْ بَیْنَنَا وَ بَیْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِیْنَ ﴿۲۵﴾ "[222]۔	الٰہی! میں اختیار نہیں رکھتا مگر اپنا اور اپنے بھائی کا، تو جدائی فرمادے ہم میں اور اس گنہگار قوم میں۔

حبیب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ظلِ وجاہت میں کفار تک کو داخل فرمایا:

"مَا كَانَ اللّٰهُ لِیُعَذِّبَهُمْ وَ اَنْتَ فِیْهِمْ ؕ "[223] " عَسٰۤى اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ﴿۷۹﴾ "[224]۔	اور اللہ کا کام نہیں کہ انہیں عذاب کرے جب تک اے محبوب! تم ان میں تشریف فرما ہو۔ قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اس جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری حمد کریں۔ (ت)

---

[220] القرآن الکریم ۵۳ /۱۶

[221] تفسیر ابن ابی حاتم تحت الآیۃ ۱۷ /۱ مکتبہ نزار مصطفی البابی مکۃ المکرمۃ ریاض ۷ /۲۳۱۳، جامع البیان (تفسیر طبری) تحت الآیۃ ۵۳ /۱۶ دار احیاء التراث العربی بیروت ۲/۲۷ /۶۸، الدر المنثور بحوالہ البزار وابو یعلی وابن ابی حاتم وابن مردویۃ والبیھقی تحت الآیۃ ۱۷ /۱ /۵ /۱۷۸

[222] القرآن الکریم ۵ /۲۵

[223] القرآن الکریم ۸ /۳۳

[224] القرآن الکریم ۱۷/ ۷۹

یہ شفاعت کبرٰی ہے کہ تمام اہل موقف موافق و مخالف سب کو شامل۔

(۱۸) ہارون وکلیم علیہم الصلٰوۃ والتسلیم کے لیے فرمایا، انہوں نے فرعون کے پاس جاتے اپنا خوف عرض کیا:

"رَبَّنَآ اِنَّنَا نَخَافُ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيْنَآ اَوْ اَنْ يَّطْغٰى ﴿۴۵﴾ "[225]۔	اے ہمارے رب! بے شک ہم ڈرتے ہیں کہ وہ ہم پر زیادتی کرے یا شرارت سے پیش آئے۔(ت)

اس پر حکم ہوا:

"لَا تَخَافَآ اِنَّنِيْ مَعَكُمَآ اَسْمَعُ وَاَرٰى ﴿۴۶﴾ "[226]۔	ڈرو نہیں، میں تمہارے ساتھ ہوں، سنتا اور دیکھتا۔

حبیب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو خود خردہ نگہبانی دیا: "وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ط "[227]۔(اور اللہ تمہاری نگہبانی کرنے گا لوگوں سے۔ت)

(۱۹) مسیح علیہ الصلٰوۃ والسلام کے حق میں فرمایا ان سے پرائی بات پر یوں سوال ہوگا:

"يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَاُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ط "[228]۔	اے مریم کے بیٹے عیسٰی! کیا تو نے لوگوں سے کہہ دیا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو اللہ کے سوا دو خدا ٹھیرالو۔

معالم میں ہے اس سوال پر خوف الٰہی سے حضرت روح اللہ صلوات اللہ وسلامہ، علیہ کا بند بند کانپ اٹھے گا اور ہر بُنِ مُوسے خون کا فوارہ بہے گا پھر جواب[229] عرض کریں گے جس کی حق تعالٰی تصدیق فرماتا ہے۔ حبیب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے جب غزوہ تبوک کا قصد فرمایا اور منافقوں نے جھوٹے بہانے بنا کر نہ جانے کی اجازت لے لی۔ اس پر سوال تو حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے بھی ہوا مگر یہاں جو شان لطف و محبت و کرم و عنایت ہے قابل غور ہے ارشاد فرمایا:

"عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ ج لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ "[230]۔	اللہ تجھے معاف فرمائے، تو نے انہیں اجازت کیوں دے دی۔

---

[225] القرآن الکریم ۲۰/ ۴۵

[226] القرآن الکریم ۲۰/ ۴۶

[227] القرآن الکریم ۵/ ۶۷

[228] القرآن الکریم ۵/ ۱۱۶

[229] معالم التنزیل (تفسیر البغوی) تحت الآیۃ ۵/ ۱۱۶ دار الکتب العلمیۃ بیروت ۲/ ۶۶

[230] القرآن الکریم ۹/ ۴۳

سبحان اللہ! سوال پیچھے ہے اور محبت کا کلمہ پہلے۔ والحمدللہ رب العالمین۔

(۲۰) مسیح علیہ الصلٰوۃ والسلام سے نقل فرمایا، انہوں نے اپنے امتیوں سے مدد طلب کی:

"فَلَمَّاۤ اَحَسَّ عِیۡسٰی مِنۡہُمُ الۡکُفۡرَ قَالَ مَنۡ اَنۡصَارِیۡۤ اِلَی اللّٰہِ ؕ" [231]۔	پھر جب عیسٰی نے ان سے کفر پایا، بولا کون میرے مددگار ہوتے ہیں اللہ کی طرف۔ حواریوں نے کہا ہم دین خدا کے مددگار ہیں۔

حبیب صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کی نسبت انبیاء و مرسلین کو حکم نصرت ہوا: "لَتُؤۡمِنُنَّ بِہٖ وَ لَتَنۡصُرُنَّہٗ ؕ" [232]۔ (تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا۔ ت)

غرض جو کسی محبوب کو ملا وہ سب اور اس سے افضل واعلٰی انہیں ملا، اور جو انہیں ملا وہ کسی کو نہ ملا۔

حسن یوسف دم عیسی ید بیضا داری آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری [233]

آپ یوسف (علیہ السلام) کا حسن، عیسٰی (علیہ السلام) کی پھونک اور روشن ہاتھ رکھتے ہیں۔ جو کمالات وہ سارے رکھتے ہیں آپ اکیلے رکھتے ہیں۔ ت)

صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وعلٰی اٰلہٖ واصحابہٖ وبارک وکرم، والحمدللہ رب العٰلمین۔

ہیکل دوم میں لآلی متلالی احادیثِ جلیلہ
تابش اول چند وحی ربانی علاوہ آیات کریمہ قرآنی

وحی اوّل [1]: حاکم، بیہقیعــہ طبرانی، آجری، ابو نعیم، ابن عساکر امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ

عــہ: وقال صحیح الاسناد واقرہ علیہ | اور کہا کہ اس کا اسناد صحیح ہے، علامہ ابن امیر الحاج (باقی برصفحہ آئندہ)

---

[231] القرآن الکریم ۳/ ۵۲

[232] القرآن الکریم ۳/ ۸۱

233

سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لما اقترف اٰدم الخطیئة قال رب اسئلك بحق محمد لما غفرت لی، قال وکیف عرفت محمدا قال لانك لما خلقتنی بیدك ونفخت فی من روحك رفعت رأسی فرأیت علی قوائم العرش مکتوبا لا الٰه الا الله محمد رسول الله فعلمت انك لم تضف الی اسمك الا احب الخلق الیك قال صدقت یاٰدم ولو لامحمد ما خلقتك[234] وفی روایة عند الحاکم فقال الله تعالٰی صدقت یاٰدم انه لاحب الخلق الی اما اذا سئلتنی بحقه	یعنی آدم علیہ الصلٰوۃ والسلام نے خطا کا ارتکاب کیا تو انہوں نے اپنے رب سے عرض کی، اے رب میرے! صدقہ محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا میری مغفرت فرما۔ رب العٰلمین نے فرمایا: تو نے محمد (صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم) کو کیونکر پہچانا؟ عرض کی: جب تو نے مجھے اپنے دستِ قدرت سے بنایا اور مجھ میں اپنی روح ڈالی میں نے سر اٹھایا تو عرش کے پایوں پر لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا پایا، جانا کہ تو نے اپنے نام کے ساتھ اسی کا نام ملایا ہے جو تجھے تمام مخلوق سے زیادہ پیارا ہے۔ اللہ تعالٰی نے فرمایا: اے آدم! تو نے سچ کہا بے شک وہ مجھے تمام جہان سے زیادہ پیارا ہے، اب کہ تو نے اس کے حق کا وسیلہ کرکے مجھ سے مانگا تو میں تیری مغفرت کرتا ہوں، اور اگر محمد (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نہ ہوتا تو

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

العلامة ابن امیر الحاج فی الحلیة والسبکی فی شفاء السقام **اقول:** والذی تحرر عندی انه لاینزل عن درجة الحسن، والله تعالٰی اعلم ۱۲منه۔

نے حلیۃ میں اور سبکی نے شفاء السقام میں اس کو برقرار رکھا۔ **میں کہتا ہوں** جو میرے ہاں ثابت ہے وہ یہ کہ وہ درجہ حسن سے کمتر نہیں، اور اللہ تعالٰی بہتر جانتا ہے۔ ۱۲منہ (ت)

[234] دلائل النبوة للبیهقی باب ماجاء فی تحدث رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم بنعمة ربه الخ دار الکتب العلمیة بیروت ۵ /۴۸۹، تاریخ دمشق الکبیر ترجمه علیه السلام ۷۷۷ دار احیاء التراث العربی بیروت ۷ /۳۰۹

فقد غفرت لك ولو لا محمد ما غفرت وما خلقتك [235]۔	میں تیری مغفرت نہ کرتا، نہ تجھے بناتا۔

بیہقی وطبرانی کی روایت میں ہے: آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرض کی:

رأیت فی کل موضع من الجنة مکتوبًا لاالٰه الا الله محمد رسول الله فعلمت انه اکرم خلقك علیك [236]۔	میں نے ہر جگہ جنت میں لاالٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا دیکھا، تو جانا کہ وہ تیری بارگاہ میں تمام مخلوق سے زیادہ عزت والا ہے۔

آجری کی روایت میں ہے:

فعلمت انه لیس احد اعظم قدرًا عندك ممن جعلت اسمه مع اسمک [237]۔	مجھے یقین ہوا کہ کسی کا رتبہ تیرے نزدیک اس سے بڑا نہیں جس کا نام تو نے اپنے نام کے ساتھ رکھا ہے۔

وحی دوم ۲: حاکم عـــہ بافادہ تصحیح عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی:

عـــہ: واقرہ علیه السبکی فی شفاء السقام والسراج البلقینی فی فتاوٰہ وکذا جزم بصحته العلامة ابن حجر فی افضل القرٰی **اقول** قد صرح المحقق ابن الهمام فی باب الاحرام من فتح القدیر ان الاقدام علی التحسین فرع معرفته حالًا وعینًا **قلت** فکیف بالتصحیح وانت تعلم ان من یعلم حجة علی من لایعلم ۱۲ منه۔	امام سبکی نے شفاء السقام میں اور سراج بلقینی نے اپنے فتاوٰی میں اس کو برقرار رکھا۔ اور یونہی اسکی صحت پر جزم فرمایا امام ابن حجر نے افضل القرٰی میں۔ **میں کہتاہوں** امام محقق ابن ہمام نے فتح القدیر کے باب الاحرام میں تصریح کی کسی کی تحسین فرع اسکے حال وعین کی معرفت ہے۔ **میں کہتا ہوں** پھر تصحیح کا حال کیسا ہے اور جانتے ہو کہ جاننے والا نہ جاننے والے پر حجت ہے۔ ۱۲منہ (ت)

[235] المستدرك للحاکم کتاب التاریخ استغفار آدم بحق محمد صلی اللہ علیه وسلم دارالفکر بیروت ۲ /۶۱۵، کنزالعمال بحواله ك وغیرہ حدیث ۳۲۱۳۸ مؤسسة الرساله بیروت ۱۱ /۴۱۵

[236] الشفاء بتعریف حقوق المصطفٰی الباب الثالث الفصل الاول المطبعة الشرکة الصحافیة ۱ /۱۳۷، ۱۳۸، نسیم الریاض بحواله البیهقی و الطبرانی الباب الثالث الفصل الاول مرکز اہلسنت برکات رضا گجرات ہند ۲ /۲۲۴

[237] الشفاء بتعریف حقوق المصطفٰی الباب الثالث الفصل الاول المطبعة الشرکة الصحافیة ۱ /۱۳۸

اوحی اللہ تعالٰی الی عیسٰی یا عیسٰی اٰمن بمحمد واٰمر من ادرك من امتك ان یؤمنوا بہ فلولا محمد ما خلقت آدم ولولا محمد ماخلقت الجنۃ ولا النار ولقد خلقت العرش علی الماء فاضطرب فکتبت علیہ لاالٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ فسکن[238]۔	اللہ تعالٰی نے عیسٰی علیہ الصلٰوۃ والسلام کو وحی بھیجی اے عیسٰی ! ایمان لا محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر اور تیری امت سے جو لوگ اس کا زمانہ پائیں انہیں حکم کر کہ اس پر ایمان لائیں کہ اگر محمد (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نہ ہوتا میں آدم کو نہ پیدا کرتا، نہ جنت دوزخ بناتا، جب میں نے عرش کو پانی پر بنایا اسے جنبش تھی میں نے اس پر لاالٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھ دیا، پس ٹھہر گیا۔

وحی سوم[3]: ابن عساکر حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے عرض کی گئی: اللہ تعالٰی نے موسٰی علیہ السلام سے کلام کیا، عیسٰی علیہ السلام کو روح القدس سے بنایا۔ ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل فرمایا۔ آدم علیہ السلام کو برگزیدہ کیا۔ حضور کو کیا فضل دیا۔ فوراً جبرائیل امین علیہ الصلٰوۃ والتسلیم نازل ہوئے اور عرض کی حضور کا رب ارشاد فرماتا ہے:

ان کنت اتخذت ابراھیم خلیلاً فقد اتخذتك من قبل حبیباً وان کنت کلمت موسٰی فی الارض تکلیماً۔ فقد کلمتك فی السماء۔ وان کنت خلقت عیسٰی من روح القدس فقد خلقت اسمك من قبل ان اخلق الخلق بالفی سنۃ ولقد وطئت فی السماء موطئاً لم یطأہ احد قبلك ولا یطأہ احد بعدك۔ وان کنت اصطفیت اٰدم فقد ختمت بك الانبیاء وما خلقت	اگر میں نے ابراہیم کو خلیل کیا، تمہیں حبیب کیا۔ اور اگر موسٰی سے زمین میں کلام فرمایا، تم سے آسمان میں کلام کیا۔ اور اگر عیسٰی کو روح القدس سے بنایا تو تمہارا نام آفرینشِ خلق سے دو ہزار برس پہلے پیدا کیا۔ اور بیشک تمہارے قدم آسمان میں وہاں پہنچے جہاں نہ تم سے پہلے کوئی گیا نہ تمہارے بعد کسی کو رسائی ہو۔ اور اگر میں نے آدم کو برگزیدہ کیا تمہیں ختم الانبیاء کیا اور تم سے زیادہ عزت و کرامت والا کسی کو

[238] المستدرك للحاکم کتاب التاریخ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجود الناس بالخیر دار الفکر بیروت ۲/ ۶۱۵

خلقاً اکرم علی منک (وساق الحدیث الی ان قال) ظلّ عرشی فی القیامۃ علیك ممدود تاج الحمد علی رأسك معقود وقرنت اسمك مع اسمی فلا اذکر فی موضع حتی تذکر معی۔ و لقد خلقت الدنیا و اھلھا لاعرفھم کرامتك ومنزلتك عندی، ولولاك ماخلقت الدنیا[239]۔	نہ بنایا، قیامت میں میرے عرش کا سایہ تم پر گُستردہ، اور حمد کا تاج تمہارے سر پر آراستہ، تمہارا نام میں نے اپنے نام سے ملایا کہ کہیں میری یاد نہ ہو، جب تک تم میرے ساتھ یاد نہ کئے جاؤ اور بیشک میں نے دنیا واہل دنیا کو اس لئے بنایا کہ جو عزت ومنزلت تمہاری میرے نزدیک ہے ان پر ظاہر کروں، اگر تم نہ ہوتے میں دنیا کو نہ بناتا۔

وحی چہارم[۴]: دیلمی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی، حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اتانی جبریل فقال ان اللہ یقول لولا ك ماخلقت الجنۃ ولولاك ماخلقت النار[240]۔	میرے پاس جبریل نے حاضر ہو کر عرض کی اللہ تعالٰی فرماتا ہے اگر تم نہ ہوتے میں جنت کو نہ بناتا، اور اگر تم نہ ہوتے میں دوزخ کو نہ بناتا۔

یعنی آدم وعالَم سب تمہارے طفیلی ہیں، تم نہ ہوتے تو مطیع وعاصی کوئی نہ ہوتا، جنت ونار کس کیلئے ہوتیں، اور خود جنت ونار اجزائے عالم سے ہیں، جن پر تمہارے وجود کا پرتو پڑا۔ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم ؎

مقصود ذاتِ اُوست دگر جملگی طفیل منظور نور اوست وگر جملگی ظلام[241]

(مقصود ان کی ذات ہے باقی تمام طفیلی ہے، فقط انہی کا نور دکھائی دیتا ہے باقی سب تاریکیاں ہیں۔ت)

وحی پنجم[۵]: ابونعیم حلیہ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

---

[239] تاریخ دمشق الکبیر باب ذکر عروجہ الی السماء الخ دار احیاء التراث العربی بیروت ۳/ ۲۹۶ و ۲۹۷

[240] کنز العمال بحوالہ الدیلمی عن ابن عباس حدیث ۳۲۰۲۵ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۱۱/ ۴۳۱

241

اوحی اللہ تعالٰی الٰی موسٰی نبیء بنی اسرائیل انه من لقینی وھو جاحد باحمد ادخلته النار قال یارب ومن احمد قال ماخلقت خلقًا اکرم علیّ منه کتبت اسمه مع اسمی فی العرش قبل ان خلق السمٰوٰت والارض ان الجنة محرمة علٰی جمیع خلقی حتی یدخلها ھو وامته قال ومن امته قال الحمادون (وذکر صفتهم ثم قال) قال اجعلنی نبی تلك الامة، قال نبیها منها قال اجعلنی من امة ذٰلك النبی قال استقدمت واستاخر ولکن ساجمع بینك وبینه فی دار الخلد[242]۔	اللہ تعالٰی نے موسٰی علیہ الصلٰوۃ والسلام کو وحی بھیجی بنی اسرائیل کو خبر دے دے کہ جو احمد کو نہ مانے گا اسے دوزخ میں ڈالوں گا۔ عرض کی: اے میرے رب ! احمد کون ہے ؟ فرمایا: میں نے کوئی مخلوق اس سے زیادہ اپنی بارگاہ میں عزت والی نہ بنائی، میں نے آسمان وزمین کی پیدائش سے پہلے اس کا نام اپنے نام کے ساتھ عرش پر لکھا،اورجب تک وہ اوراس کی امت داخل نہ ہولے جنت کو تمام مخلوق پر حرام کیا۔ عرض کی: الٰہی ! اس کی امت کون ہے ؟فرمایا: وہ بڑی حمد کرنے والی۔اوران کی اور صفاتِ جلیلہ ارشاد فرمائیں۔ عرض کی الٰہی ! مجھے اس امت کا نبی کر۔فرمایا: ان کا نبی انہیں میں سے ہوگا۔ عرض کی: الٰہی مجھے اس نبی کی امت میں کر۔ فرمایا: تو زمانہ میں مقدّم اور وہ متاخر ہے، مگر ہمیشگی کے گھر میں تجھے اوراسے جمع کروں گا۔

وحی ششم۶: ابن عساکر وخطیب بغدادی انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لمّا اسری بی قربنی ربی حتی کان کان بینی وبینه کقاب قوسین اوادنٰی، وقال لی یا محمد! ھل غمّك ان جعلتك اٰخر النبیین قلت	شب اسراء مجھے میرے رب نے اتنا نزدیک کیا کہ مجھ میں اور اس میں دو کمانوں بلکہ اس سے کم کا فاصلہ رہا۔رب نے مجھے سے فرمایا: اے محمد (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم !) کیا تجھے کچھ برا معلوم ہوا کہ میں نے تجھے سب انبیاء سے

[242] الخصائص الکبرٰی بحوالہ ابی نعیم فی الحلیۃ باب ذکرہ فی التوارۃ والانجیل الخ مرکز اہلسنت گجرات ہند ۱/ ۱۲

لا (یارب) عــہ۱ قال فھل غم امّتك ان جعلتھم اٰخر الامم۔ قلت لا (یارب)، قال اخبر امتك انی جعلتھم اٰخر الامم لافضح الامم عندھم ولا افضحھم عند الامم [243]۔	متأخر کیا۔ عرض کی: نہیں اے رب میرے! فرمایا: کیا تیری امت کو غم ہوا کہ میں نے انہیں سب امتوں سے پیچھے کیا۔ میں نے عرض کی نہیں اے رب میرے! فرمایا: اپنی امتوں سے اس لئے پیچھے کیا کہ اور امتوں کو ان کے سامنے رسوا کروں اور انہیں کسی کے سامنے رسوانہ کروں۔

وحی ہفتم ۷: ابو نعیم انس بن مالک اور بیہقی حضرت ابوہریرہ عــہ۲ رضی اللہ تعالٰی عنہما سے دلائل النبوۃ میں راوی، حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لما فرغت مما امرنی اللہ بہ من امر السمٰوٰت قلت یارب انہ لم یکن نبی قبلی الاّوقد اکرمتہ جعلت ابراہیم خلیلا وموسٰی کلیما وسخرت لداؤد الجبال ولسلیمان الریاح والشیاطین واحییت لعیسٰی الموتی فما جعلت لی؟ قال	جب میں حسب ارشادِ الٰہی سیر سمٰوٰت سے فارغ ہوا اللہ تعالٰی سے عرض کی: اے رب میرے! مجھ سے پہلے جتنے انبیاء تھے سب کو تُو نے فضائل بخشے۔ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خلیل کیا، موسٰی علیہ السلام کو کلیم۔ داؤد علیہ السلام کے لیے پہاڑ مسخر کیے، سلیمان علیہ السلام کے لیے ہوا اور شیاطین۔ عیسٰی علیہ السلام کے لیے مردے جلائے، میرے لیے کیا کیا؟ ارشاد

عــہ۱: اللفظ لابن عساکر ولیست عندہ لفظۃ یارب فی الموضعین انما زدتہ من عند الخطیب استحلاء ۱۲ منہ۔	لفظ ابن عساکر کے ہیں اور ان کے نزدیک لفظ "یارب" دونوں جگہ نہیں ہے، اس کو میں نے خطیب کے ہاں سے حلاوت حاصل کرنے کیلئے بڑھادیا ہے۔ ۱۲منہ (ت)

عــہ۲: واضح ہو کہ محدثین کے نزدیک تعدد صحابی سے حدیث متعدد ہو جاتی ہے۔ ۱۲منہ

[243] تاریخ دمشق الکبیر ذکر عروجہ الی السماء الخ داراحیاء التراث العربی بیروت ۳/ ۹۷-۲۹۵، تاریخ بغداد ترجمہ احمد بن محمد النزولی ۲۵۵۷ دارالکتاب بیروت ۵/ ۱۳۰

اولیس اعطیتك افضل من ذلك کلہ لا اذکر الا ذکرت معنی[244] الحدیث۔	ہوا، کیا میں نے تجھے ان سب سے بزرگی عطا نہ کی کہ میری یاد نہ ہو جب تک تو میرے ساتھ یاد نہ کیا جائے۔

اور اس کے سوا اور فضائل ذکر فرمائے۔ یہ لفظ حدیث انس رضی اللہ تعالٰی عنہ کے ہیں۔ اور حدیث ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے یوں ہے رب عزوجل نے فرمایا:

ما اعطیتك خیرا من ذلك اعطیت الکوثر وجعلت اسمك مع اسمی ینادی بہ فی جوف السماء (الی ان قال) وخبات شفاعتك ولم اخبأها النبی غیرك[245]۔	یعنی جو میں نے تجھے دیا وہ ان سب سے بہتر ہے میں نے تجھے کوثر عطا فرمایا اور میں نے تیرا نام اپنے نام کے ساتھ کیا جوف آسمان میں اس کی ندا ہوتی ہے، اور میں نے تیری شفاعت ذخیرہ کر رکھی ہے اور تیرے سوا کسی نبی کو یہ دولت نہ دی۔

وحی ہشتم ۸: امام اجل حکیم ترمذی و بیہقی و ابن عساکر ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اتخذ اللہ ابراھیم خلیلا وموسی نجیا واتخذنی حبیبا ثم قال وعزتی وجلالی لاوثرن حبیبی علی خلیلی ونجی[246]۔	اللہ تعالٰی نے ابراہیم اور موسی کو نجی کیا اور مجھے اپنا حبیب بنایا۔ پھر فرمایا مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم بیشک اپنے پیارے کو اپنے خلیل اور نجی پر تفضیل دوں گا۔

وحی نہم ۹: ابن عساکر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

---

[244] الدر المنثور بحوالہ ابی نعیم فی الدلائل تحت الایۃ ۹۴ /۴ دار احیاء التراث العربی بیروت ۸ /۵۰۴، دلائل النبوۃ للبیھقی باب الدلیل علی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم عرج بہ الی السماء الخ دار احیاء التراث العلمیہ بیروت ۲ /۴۰۲

[245] الشفاء بتعریف حقوق المصطفی القسم الاول الباب الثالث الفصل الاول المطبعۃ الشرکۃ الصحافیۃ ۱ /۱۳۴

[246] الدر المنثور تحت الایۃ ۴ /۱۲۵ دار احیاء التراث العربی بیروت ۲ /۶۵۶، کنز العمال حدیث ۳۱۸۹۳ مؤسسۃ الرسالۃ بیروت ۱۱ /۴۰۶

قال لی ربی عزوجل نحلت ابراھیم خلتی وکلمت موسی تکلیما واعطیت یامحمد کفاحا[247]	مجھ سے میرے رب عزوجل نے فرمایا: میں نے ابراہیم کو اپنی خلت بخشی اور موسی سے کلام کیا اور تجھے اے محمد اپنا مواجہ عطافرمایا (کہ پاس آکر بے پردہ وحجاب میرا وجہ کریم دیکھا)

وحی دہم ۱۰: بیہقی وہب بن منبہ سے راوی:

اوحی فی الزبور یاداؤد انہ سیاتی بعدك من اسمہ احمد و محمد صادقا نبیا لا اغضب علیہ ابدا ولا یغضبنی ابدا (الی قولہ) امتہ مرحومۃ اعطیتھم من النوافل مثل ما اعطیت الانبیاء وافترضت علیھم الفرائض التی افترضت علی الانبیاء والرسل حتی یاتونی یوم القیامۃ نور ھم مثل نور الانبیاء (الی ان قال) یاداؤد فانی فضلت محمدا وامتہ علی الامم کلھا[248] الی اخرہ۔	اللہ تعالٰی نے زبور مقدس میں وحی بھیجی: اے داؤد عنقریب تیرے بعد وہ سچا نبی آئے گا جس کا نام احمد و محمد ہے، میں کبھی اس سے ناراض نہ ہوں گا اور نہ وہ کبھی میری نافرمانی کرے گا۔ اس کی امت امت مرحومہ ہے، میں نے انھیں وہ نوافل عطا کئے جو پیغمبروں کو دیے، اور ان پر وہ احکام فرض ٹھہرائے جو انبیاء اور رسل پر فرض تھے، یہاں تک کہ وہ لوگ میرے پاس روز قیامت اس حال پر حاضر ہوں گے کہ ان کا نور مثل نور انبیاء کے ہوگا۔ اے داؤد! میں نے محمد کو سب سے افضل کیا۔ اور اس کی امت کو تمام امتوں پر فضیلت بخشی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

وحی یازدہم ۱۱: ابونعیم و بیہقی حضرت کعب احبار سے راوی، ان کے سامنے ایک شخص نے خواب بیان کیا، گویا لوگ حساب کے لیے جمع کئے گئے اور حضرات انبیاء بلائے گئے، ہر نبی کے ساتھ اس امت آئی، ہر نبی کے لیے دو نور ہیں، اور ان کے ہر پیرو کے لیے ایک نور جس کی روشنی میں چلتا ہے۔ پھر محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بلائے گئے ان کے سرانور عـــہ وروئے منور کے ہر بال سے جدا جدا نور کے

عـــہ: یہاں صرف اسی قدر بیان میں آیا، ورنہ حضور کے سرانور سے پائے تک نور ہی نور ہوگا جیسا کہ تابش ۲ جلوہ ۲، ارشاد ۳۵ میں مذکور ہوگا ۱۲ منہ۔

[247] تاریخ دمشق الکبیر ذکر عروجہ الی السماء واجتماعہ الی الانبیاء دار احیاء التراث العربی بیروت ۳/ ۲۹۶

[248] دلائل النبوۃ باب صفۃ الرسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فی التوراۃ والانجیل الخ دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱/ ۳۸۰

بجے بُلند ہیں جنھیں دیکھنے والا تمیز کرے، اور ان کے ہر پیرو کے لیے انبیاء کی طرح دو نور ہیں جس کی روشنی میں راہ چلتا ہے۔

کعب نے خواب سن کر فرمایا: باللہ الذی لاالٰہ الا ھو رأیت ھٰذا فی منامك تجھے قسم اللہ کی جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں، تو نے یہ واقعہ خواب میں دیکھا۔ کہا ہاں، والذی نفسی بیدہ انھا الصفۃ محمد وامتہ وصفۃ الانبیاء وامہما فی کتاب اللہ تعالٰی فکانما قرأتہ فی التوراۃ[249]۔ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے بیشک بعینہٖ کتاب اللہ میں یوں ہی صفت لکھی ہے محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور ان کی امت اور انبیائے سابقین اور ان کی امتوں کی، گویا تو نے توریت میں پڑھ کر بیان کیا۔

وحی دوازدہم ۱۲: امام قسطلانی مواہب لدنیہ ومنح محمدیہ میں رسالہ میلاد وامام علامہ ابن طغربک سے ناقل مروی ہوا، آدم علیہ الصلٰوۃ والسلام نے عرض کی: الٰہی! تو نے میری کنیت ابو محمد کس لئے رکھی؟ حکم ہوا: اے آدم! اپنا سر اٹھا۔ آدم علیہ الصلٰوۃ والسلام نے سر اٹھایا سرا پردہ عرش میں محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا نور نظر آیا۔ عرض کی: الٰہی! یہ نور کیا ہے؟ فرمایا:

ھذا نور نبی من ذریتك اسمہ فی السماء احمد وفی الارض محمد لولاہ ما خلقتك ولا خلقت سماء ولا ارضا[250]۔	یہ نور ایک نبی کا ہے تیری ذرّیت یعنی اولاد سے، اس کا نام آسمان میں احمد ہے اور زمین میں محمد، اگر وہ نہ ہوتا تو میں تجھے نہ بناتا، نہ آسمان وزمین کو پیدا کرتا۔

وحی سیزدہم ۱۳: وفیہ اعنی فی المواھب مروی ہوا، جب آدم علیہ الصلٰوۃ والسلام جنت [عــہ] سے باہر آئے، ساق عرش اور ہر مقام بہشت میں نامِ پاک محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا نام الٰہی سے ملا ہوا

عــہ: اقول: باللہ التوفیق (میں اللہ تعالٰی کی توفیق سے کہتا ہوں۔ت) جنت سے باہر آنا، اور خوف الٰہی کے عظیم پہاڑوں کا دل مبارک پر دفعۃً ٹوٹ پڑنا، پھر اپنی لغزش کی یاد اور اس پر ندامت، اور اللہ جل جلالہ سے حیاء وخجلت آدم علیہ الصلٰوۃ والسلام پر اس وقت کی حالت احاطہ تقریر وتحریر میں نہیں آسکتی۔ ایسے حال میں اگر آدمی اگلی جانی پہچانی بات بھی ذہول کرے تو اصلاً جائے تعجب نہیں، فافھم، واللہ تعالٰی اعلم۔

---

[249] الخصائص الکبرٰی باب ذکرہ فی التوراۃ والانجیل الخ مرکز اہلسنت برکاتِ رضا گجرات الہند ۱/ ۱۶

[250] المواھب اللدنیۃ طیبۃ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم المکتب الاسلامی بیروت ۱/ ۷۰

لکھا دیکھا۔ عرض کی: الٰہی! یہ محمد کون ہے؟ فرمایا: ھذا ولدك الذی لولاہ ما خلقتك یہ تیری بیٹا ہے، یہ اگر نہ ہوتا میں تجھے نہ بناتا۔ عرض کی: الٰہی! اس بیٹے کی حرمت سے اس بات پر رحم فرما۔ ارشاد ہوا: اے آدم! اگر تو محمد کے وسیلہ سے تمام اہل آسمان و زمین کی شفاعت کرتا ہم قبول فرماتے[251]۔

وحی چہاردہم[14]: امام ابن سبع وعلامہ عزفی سیدنا مولا کرم اللہ تعالٰی وجہہ سے ناقل:

ان اللہ تعالٰی قال لنبیہ من اجلك اسطح البطحاء و اموج الموج وارفع السماء واجعل الثواب والعقاب۔ ذکرہ الزرقانی[252] فی الشرح۔	یعنی اللہ تعالٰی نے اپنے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے فرمایا: میں تیرے لئے بچھاتا ہوں زمین، اور موجزن کرتا ہوں دریا، اور بُلند کرتا ہوں آسمان، اور مقرر کرتا ہوں جزاوسزا۔ (اس کو زرقانی نے شرح میں ذکر کیا ہے)

ان سب روایات کا حاصل وہی ہے کہ تمام کائنات نے خلعت وجود حضور سید الکائنات صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے صدقہ میں پایا۔

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ نہ ہوں تو کچھ نہ ہو

جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے[253]

وحی پانزدہم[15]: فی فتاوی الامام سراج الدین البلقینی (امام سراج الدین بلقینی کے فتاوی میں۔ ت) اللہ تعالٰی نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے فرمایا:

قد مننت علیك بسبعة اشیاء اولها انی لم اخلق فی السموات والارض اکرم علی منك[254]۔	میں نے تجھ پر سات احسان کئے، ان میں پہلا یہ ہے کہ آسمان وزمین میں کوئی تجھ سے زیادہ عزت والا نہ بنایا۔

وحی شانزدہم[16]: امام اجل فقیہ محدث عارف باللہ استاد ابو القاسم قشیری اور مفسر

[251] المواھب اللدنیة استشفاع آدم بہ صلی اللہ علیہ وسلم المکتب الاسلامی بیروت ۱/ ۸۲

[252] شرح الزرقانی علی المواھب اللدنیہ بحوالہ ابن سبع عن علی رضی اللہ عنہ المقصد الاول ۱/ ۴۴

[253] حدائق بخشش مکتبہ رضویہ کراچی ۱/ ۷۹

[254] المنح المکیة فی شرح الھمزیة بحوالہ السراج البلقینی فی فتاویہ شعر ۱ المجمع الشقاء فی ابو ظھبی ص ۱۲۱

ثعلبی پھر علامہ احمد قسطلانی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین فرماتے ہیں حق عزجلالہ نے اپنے حبیب کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم سے فرمایا:

الجنة حرام علی الانبیاء حتی تدخلها وعلی الامم حتی تدخلها امتك[255]۔	جنت انبیاء پر حرام ہے جب تک تم داخل نہ ہو اور امتوں پر حرام ہے جب تک تمھاری امت نہ جائے۔

وحی ہفدہم ۱۷: علامہ ابن ظفر کتاب خیر البشر، پھر قسطلانی وشامی وحلبی ودلجی وغیرہم علماء اپنی تصانیف جلیلہ میں ناقل، رب العزت تبارک وتعالٰی کتاب شعیا علیہ الصلواۃ والسلام میں فرماتا ہے:

عبدی الذی سرت به نفسی انزل علیه وحی فیظهر فی الامم عدل ویوصیهم الوصایا ولایضحك ولا یسمع صوته فی الاسواق یفتح العیون العور و الاذان الصم ویحیی القلوب الغلف وما اعطیه لا اعطی احدا مشفح یحمد الله حمدا جدیدا[256]	میرا بندہ جس سے میرا نفس شاد ہے اس پر اپنی وحی اتاروں گا، وہ تمام امتوں میں میرا عدل ظاہر کرے گا اور انہیں نیک باتوں پر تاکید فرمائے گا، بے جا نہ ہنسے گا، اور بازاروں میں اس کی آواز نہ سنی جائے گی، اندھی آنکھیں اور بہرے کان کھول دے گا، اور غافل دلوں کو زندہ کرے گا، میں جو اسے عطا کروں گا وہ کسی کو نہ دوں گا۔ مشفح اللہ کی نئی حمد کرے گا۔

مشفح ہمارے حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا نام اور محمد سے ہموزن وہم معنی ہے یعنی بکثرت وبار بار سراہا گیا۔

وحی ہیجدہم ۱۸: علامہ فارسی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات میں چند آیات توریت نقل فرمائیں جن میں حق سبحانہ وتعالٰی ارشاد فرماتا ہے:

[255] المواهب اللدنیه المقصد الخامس الاسراء والمعراج المکتب الاسلامی بیروت ۳ /۹۳، تفسیر القشیری تحت الایة ۵۳ /۱۰ دار الکتب العلمیة بیروت ۳ /۲۴۸، الکشف والبیان (تفسیر الثعلبی) تحت الایة ۵۳ /۱۰ دار احیاء التراث العربی بیروت ۹ /۱۳۹

[256] سبل الهدی والرشاد دار الکتب العلمیة بیروت ۱ /۵۱۴، المواهب اللدنیه المکتب الاسلامی بیروت ۲ /۵۴

یاموسی احمد نی اذا مننت علیك مع کلامی ایاك بالایمان باحمد ولو لم تقبل الایمان باحمد ما جاورتنی فی داری ولا تنعمت فی جنتی یاموسی من لم یومن باحمد من جمیع المرسلین ولم یصدقه ولم یشتق الیه کانت حسناته مردودة علیه و منعته حفظ الحکمة ولاادخل فی قلبه نور الھدی وامحو اسمه من النبوة یاموسی من امن باحمد وصدقته اولئك ھم الفائزون ومن کفر باحمد وکذبه من جمیع خلقی اولئك ھم الخسرون اولئك ھم النادمون اولئك ھم الغافلون [257]	اے موسی ! میری حمد بجالا جبکہ میں نے تجھ پر احسان کیا کہ اپنی ہم کلامی کے ساتھ تجھے احمد پر ایمان عطا فرمایا،اور اگر تو احمد پر ایمان لانا نہ مانتا میرے گھر میں مجھ سے قرب نہ پاتا،نہ میری جنت میں چین کرتا۔اے موسی تمام مرسلین سے جو کوئی احمد پر ایمان نہ لائے اور اس کی تصدیق نہ کرے اور اس کا مشتاق نہ ہو اسکی نیکیاں مردود ہوں گی،اور اسے حکمت کے حفظ سے روک دوں گا،اور اس کے دل میں ہدایت کا نور نہ ڈالوں گا،اور اس کا نام دفتر انبیاء سے مٹادوں گا۔اے موسٰی ! جو احمد پر ایمان لائے اور اس کی تصدیق کی وہی ہیں مراد کو پہنچنے والے،اور میری مخلوق میں جس نے احمد سے انکار اور اس کی تکذیب کی وہی زیاں کار،وہی ہیں پشیمان،وہی ہیں بے خبر۔

الحمدللہ یہ آیتیں خوب ظاہر فرماتی ہیں اس عہد وپیمان کو جو آیۂ کریمہ "لَتُؤۡمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنۡصُرُنَّهٗ ؕ" [258] میں مذکور ہوا۔

تذییل: بعض روایات میں ہے حق عزجلالہ اپنے حبیب کریم افضل الصلوٰۃ والتسلیم سے ارشاد فرماتا ہے:

یا محمد انت نور نوری وسر سری وکنوز ھدایتی و خزائن معرفتی جعلت فداء لك ملکی من العرش	اے محمد ! تو میرے نور کا نور ہے،اور میرے راز کا راز،اور میری ہدایت کی کان۔اور میری معرفت کے خزانے ! میں نے اپنا ملک عرش سے لے کر

[257] مطالع المسرات مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد ص ۳۵۵

[258] القران الکریم ۳/ ۸۱

الی ما تحت الارضین کلھم یطلبون رضائی وانا اطلب رضاك یا محمد [259]۔ اللھم رب محمد صل علی محمد و ال محمد اسالك برضاك عن محمد ورضا محمد عنك ان ترضی عنا محمد اوترضی عنا بمحمد امین الہ محمد وصل علی محمد وال محمد وبارك وسلم۔	تحت الثرٰی تک سب تجھ پر قربان کر دیا۔ عالم میں جو کوئی ہے سب میری رضا چاہتے ہیں اور میں تیری رضا چاہتا ہوں یا محمد!۔ اے اللہ، اے رب محمد، درود نازل فرما محمد مصطفٰی اور ان کی آل پر۔ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں محمد مصطفٰی پر تیرے راضی ہونے اور تجھ پر محمد مصطفٰی کے راضی ہونے کے وسیلے سے کہ تو محمد مصطفٰی کو ہم پر راضی کر دے اور محمد مصطفٰی کے وسیلہ سے تو ہم پر راضی ہو جا۔ اے محمد مصطفٰی کے معبود! ہماری دعا قبول فرما اور محمد مصطفٰی اور آپ کی آل پر درود بھیج اور برکت و سلامتی نازل فرما۔ (ت)

تابش دوم ارشادت حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلیہم اجمعین

یہ تابشیں تین ۳ جلووں سے شعشہ افگن:

جلوہ اول نصوص جلیہ مسئلہ علیہ

ارشاد اول ۱: احمد، بخاری، مسلم، ترمذی، ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

انا سید الناس یوم القیامة وھل تدرون مما ذلك یجمع اللہ الاولین والاخرین فی صعید واحد الحدیث	میں روز قیامت سب لوگوں کا سردار ہوں، کچھ جانتے ہو یہ کس وجہ سے ہے؟ اللہ تعالٰی سب اگلے پچھلوں کو ایک ہموار میدان وسیع میں جمع کریگا۔ پھر حدیث طویل شفاعت

259

بطولہ[260]۔	ارشاد فرمائی۔

صحیح مسلم کی ایک روایت میں ہے حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے لئے ثرید و گوشت حاضر آیا، حضور نے دست گوسفند کو ایک بار دندان اقدس سے مشرف کیا اور فرمایا:

انا سید الناس یوم القیامۃ۔	میں قیامت کے دن سردار مردم ہوں۔

پھر دوبارہ اس گوشت سے قدرے تناول کیا اور فرمایا:

انا سید الناس یوم القیامۃ۔	میں قیامت کے دن سردار جہانیاں ہوں۔

جب حضور نے دیکھا مکرر فرمانے پر بھی صحابہ [عہ] وجہ نہیں پوچھتے، فرمایا الا تقولون کیفہ پوچھتے نہیں کہ یہ کیونکر ہے؟ صحابہ نے عرض کی: کیف ھو یارسول اللہ ہاں اللہ کے رسول یہ کیونکر ہے؟ فرمایا: یقوم الناس لرب العلمین لوگ رب العلمین کے حضور کھڑے ہوں گے پھر حدیث شفاعت ذکر فرمائی[261]۔

ارشاد دوم ۲: مسلم، ابوداؤد انہی سے راوی، حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

انا سید ولد ادم یوم القیامۃ و	میں روز قیامت تمام آدمیوں کا سردار، اور

عــــہ: اصحابہ کو اجمالا حضور کی سیادت مطلقہ معلوم تھی، معہذا جو کچھ فرمائیں عین ایمان ہے، چون وچرا کی کیا مجال، لہٰذا وجہ نہ پوچھی، مگر نہ جانا کہ حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اس وقت تفصیلا اپنی سیادت کبری کا بیان فرمانا چاہتے ہیں اور منتظر ہیں کہ بعد سوال ارشاد ہو تاکہ اوقع فی التفنن ہو۔ جب صحابہ مقصود والا کو نہ سمجھے تو حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے خود متنبہ فرما کر سوال کیا اور جواب ارشاد کیا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ۱۲منہ

---

[260] صحیح البخاری کتاب التفسیر سورۃ بنی اسرائیل باب قول اللہ تعالٰی ذریۃ من حملنا مع نوح الخ ۲ /۶۸۴و۶۸۵، صحیح مسلم کتاب الایمان باب اثبات الشفاعۃ الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱ /۱۱۱، سنن الترمذی کتاب صفۃ القیامۃ باب ما جاء فی الشفاعۃ حدیث ۲۴۴۲دار الفکر بیروت ۴ /۱۹۶، مسند امام احمد حنبل عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۲ /۴۳۵

[261] صحیح مسلم کتاب الایمان باب اثبات الشفاعۃ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱ /۱۱۱

اول ینشق عنه القبر و اول شافع و اول مشفع[262]۔	سب سے پہلے قبر سے باہر تشریف لانے والا،اور پہلا شفیع اور پہلا وہ جس کی شفاعت قبول ہو۔

ارشاد سوم [۳]: احمد، ترمذی، ابن ماجہ ابو سعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

انا سید ولد ادم یوم القیامة ولا فخر وبیدی لواء الحمد ولا فخر وما من نبی یومئذ ادم فمن سواہ الا تحت لوائی[263] الحدیث۔	میں روز قیامت تمام آدمیوں کا سردار ہوں،اور یہ کچھ فخر سے نہیں فرماتا۔اور ہاتھ میں لوائے حمد ہوگا۔اور یہ براہ فخر نہیں کہتا اس دن اور ان کے سوا جتنے ہیں سب میرے زیر لوا ہوں گے۔

ارشاد چہارم [۴]: دارمی، بیہقی، ابو نعیم انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

انا سید االناس یوم القیامة ولا فخر وانا اول من یدخل الجنة والا فخر[264]	میں قیامت میں سردار مردماں ہوں اور کچھ تفاخر نہیں۔اور میں سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گا اور کچھ افتخار نہیں

ارشاد پنجم [۵]: حاکم وبیہقی کتاب الرؤیۃ میں عبادہ بن صامت انصاری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

انا سید الناس یو م القیامة ولا فخر ما من احد الا وھو تحت	میں روز قیامت سب لوگوں کا سردار ہوں اور کچھ افتخار نہیں، ہر شخص قیامت میں میرے ہی

[262] صحیح مسلم کتاب الفضائل باب تفضیل نبینا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲ /۲۴۵،سنن ابی داؤد کتاب السنة باب فی التخیر بین الانبیاء علیهم السلام آفتاب عالم پریس لاہور ۲ /۲۸۶

[263] الترمذی ابواب التفسیر سورة بنی اسرائیل حدیث ۳۱۵۹ دار الفکر بیروت ۵/ ۹۹و۱۰۰،الترمذی ابواب المناقب باب ما جاء فی فضل النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم حدیث ۳۶۳۵ دار الفکر بیروت ۵/۳۵۴،کنز العمال بحوالہ حم ت عن ابی سعید حدیث ۳۱۸۸۲ مؤسسة الرسالہ بیروت ۱۱/ ۴۰۴

[264] دلائل النبوة للبیهقی باب ماجاء فی تحت رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بنعمة ربه دار الکتب العلمیة بیروت ۵/ ۴۷۹،سنن دارمی باب اعطی النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم الخ حدیث ۵۳ دار المحسن للطباعة القاهرة ۱/ ۳۱

لوائی یوم القیامۃ ینتظر الفرج وان معی لواء الحمد انا امشی ویمشی الناس معی حتی اتی باب الجنۃ فاستفتح فیقال من ھذا ؟ فاقول محمد، فیقال مرحبا بمحمد، فاذا رایت ربی خررت لہ ساجدا انظر الیہ[265]۔	نشان کے نیچے کشائش کا انتظار کرتا ہوگا، اور میرے ہی ساتھ لوائے حمد ہوگا، میں جاؤں گا اور لوگ میرے ساتھ چلیں گے، یہاں تک کہ درجنت پر تشریف لے جا کر کھلواؤں گا پوچھا جائے گا: کون ہے ؟ میں کہوں گا محمد کہا جائے گا: مرحبا محمد کو صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔ پھر جب میں اپنے رب کو دیکھوں گا اس کے حضور سجدے میں گر پڑوں گا اس کے وجہ کریم کی طرف نظر کرتا۔

ارشاد ششم[۶]: ابونعیم عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی، حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ارسلت الی الجن والانس والی کل احمر واسود واحلت لی الغنائم دون الانبیاء وجعلت لی الارض کلھا طھورا ومسجدا ونصرت بالرعب اما می شھرا فاعطیت خواتیم سورۃ البقرۃ وکانت من کنوزالعرش و خصصت بھا دون الانبیاء فاعطیت المثانی مکان التورۃ والمئین مکان الانجیل والحوامیم مکان الزبور وفضلت بالمفصل وانا سید ولد ادم فی الدنیا والاخرۃ ولا فخر وانا	میں جن وانس اور ہر سرخ سیاہ کی طرف رسول بھیجا گیا، اور سب انبیاء سے الگ میرے ہی لئے غنیمتیں حلال کی گئیں، اور میرے لئے ساری زمین پاک کرنے والی اور مسجد ٹھہری، اور میرے آگے ایک مہینہ راہ تک رعب سے میری مدد کی گئی، اور مجھے سورہ بقرہ کی پچھلی کہ خزانہ ہائے عرش سے تھیں عطا ہوئی، یہ خاص میرا حصہ تھا سب انبیاء سے جدا، اور مجھے توارت کے بدلے قرآن کی وہ سورتیں ملیں جن میں سو سے کم آیتیں ہیں، اور انجیل کی جگہ سو سو آیت والیاں اور زبور کے عوض حم کی سورتیں اور مجھے مفصل سے تفضیل دی گئی کہ سورۃ حجرات سے آخر قران تک ہے

[265] کنز العمال بحوالہ ك وابن عساکر عن عبادۃ الصامت حدیث ۳۲۰۳۸ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۱۱/۴۳۴

اول تنشق الارض عنی وعن امتی ولا فخر بیدی لواء الحمد یوم القیامۃ وجمیع الانبیاء تحتہ ولا فخر والی مفاتیح الجنۃ یوم القیامۃ ولا فخر وبی تفتح الشفاعۃ ولا فخر وانا سابق الخلق الی الجنۃ یوم القیامۃ والا فخر وانا امامھم وامتی بالاثر[266]۔	اور دنیا وآخرت میں میں تمام بنی ادم کا سردار ہوں، اور کچھ فخر نہیں۔ اور سب سے پہلے میں اور میری امت قبور سے نکلے گی اور کچھ فخر نہیں، اور قیامت کے دن میرے ہی ہاتھ لوائے حمد ہوگا اور تمام انبیاء اس کے نیچے اور کچھ فخر نہیں۔ اور میرے ہی اختیار میں جنت کی کنجیاں ہوں گی، اور کچھ فخر نہیں، اور مجھی سے شفاعت کی پہل ہوگی، اور کچھ فخر نہیں اور میں تمام مخلوق سے پہلے روز قیامت جنت میں تشریف لے جاؤں گا، اور کچھ فخر نہیں۔ میں ان سب کے آگے ہوں گا اور میری امت میرے پیچھے۔ اللھم جعلنا منھم فیھم ومعھم بجاھہ عندك امین !اے اللہ ! ہمیں کردے ان سے، ان میں، اور ان کے ساتھ، اپنے محبوب کی وجاہت کے صدقے میں جو تیرے ہاں ہے۔ یاالٰہی ! قبول فرما۔ (ت)

فقیر کہتا ہے مسلمان پر لازم ہے کہ اس نفیس حدیث شریف کو حفظ کرلے تاکہ اپنے آقائے نامدار کے فضائل وخصائص پر مطلع رہے۔ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

ارشاد ہفتم: احمد، بزار، ابو یعلی اور ابن حبان اپنی صحیح میں حضرت جناب افضل الاولیاء الاولین والاخرین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے حدیث شفاعت میں راوی، لوگ ادم ونوح وخلیل وکلیم علیہم الصلوۃ والتسلیم کے پاس ہوتے ہوئے حضرت مسیح کے پاس حاضر ہونگے حضرت مسیح علیہ الصلوۃ والسلام فرمائیں گے لیس ذاکم عندی ولکن انطلقوا الی سید ولد آدم۔ تمہارا یہ کام مجھ سے نہ نکلے گا مگر تم اس کے پاس حاضر ہو جو تمام بنی آدم کا سردار ہے۔ لوگ خدمت اقدس میں حاضر ہوں گے حضور ولا جبرائیل امین علیہ الصلوۃ والتسلیم کو اپنے رب کے پاس اذن لینے کے لیے بھیجیں گے۔ رب تبارک وتعالٰی اذن دے گا۔ حضور حاضر ہوکر ایک ہفتہ ساجد رہیں گے، رب عزمجدہ فرمائے گا سر اٹھاؤ اور عرض کرو کہ مسموع ہوگی، اور شفاعت کرو

[266] دلائل النبوۃ لابی نعیم الفصل الرابع عالم الکتب بیروت ۱/ ۱۳

کہ قبول ہوگی۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سر اٹھائیں گے تو رب عظیم کا وجہ کریم دیکھیں گے فوراً پھر سجدے میں گریں گے، ایک ہفتہ اور ساجد رہیں گے۔ رب جل وعلا پھر وہی کلمات لطف فرمائے گا۔ حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سر مبارک اٹھائیں گے پھر سہ بارہ قصد سجدہ فرمائیں گے، جبرائیل امین حضور کے بازو تھام کر روک لیں گے اس وقت حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اپنے رب کریم سبحانہ سے عرض کرینگے یارب جعلتنی سید ولد ادم ولا فخر اے رب میرے! تو نے مجھے سردار بنی آدم کیا اور کچھ فخر نہیں الی اخر الحدیث[267]۔

ارشاد ہشتم ۸: حاکم و بیہقی عــــہ۱ فضائل الصحابہ میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے راوی، حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: [268]۔ میں تمام عالم کا سردار ہوں۔

ارشاد نہم ۹: دارمی، ترمذی، ابو نعیم بسند حسن عــــہ۲ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے

عــــہ۱: صححه الحاكم قاله ابن حجر المكى فى افضل القرٰى واقره عليه وفى الحديث قصة. قلت واما انا فانما اوردته فى المتابعات ۱۲منه۔	اس کو امام حاکم نے صحیح قرار دیا۔ ابن حجر مکی نے افضل القری میں یہی کہا اور اس کو برقرار رکھا، اور حدیث میں قصہ ہے، میں کہتا ہوں کہ میں نے تو اس کو متابعات میں وارد کیا ہے۔ ۱۲منہ (ت)
عــــہ۲: تحسنيه هو الذى حققه السراج البلقينى فى فتاوٰه كما اثر عنه فى ام القرٰى وان خالف فيه ابو عيسٰى رحمه الله تعالٰى ۱۲منه۔	سراج بلقینی نے اپنے فتاوی میں اس کو حسن قرار دیتے ہوئے اس کی تحقیق فرمائی جیسا کہ افضل القری میں اس سے منقول ہے، اگرچہ ابو عیسٰی علیہ الرحمۃ نے اس کی مخالفت کی۔ ۱۲منہ (ت)

---

[267] مسند احمد حنبل عن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۱/ ۵، مسند ابی یعلی عن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ مؤسسۃ علوم القران بیروت ۱/ ۵۹، موارد الظمآن حدیث ۲۵۸۹ المطبعۃ السلفیہ ص ۶۴۲ ۶۴۳، کنز العمال بحوالہ البزار حدیث ۳۹۷۵۰ مؤسسۃ الرسالۃ بیروت ۱۴/ ۶۲۸ ۶۲۹

[268] مفاتیح الغیب (التفسیر الکبیر) بحوالہ البیہقی تحت الآیۃ ۲/ ۲۵۳ دار الکتب العلمیۃ بیروت ۶/ ۱۶۸

راوی، دراقدس پر کچھ صحابہ بیٹھے حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کے انتظار میں باتیں کر رہے تھے حضور تشریف فرما ہوئے، انہیں اس ذکر میں پایا کہ ایک کہتاہے اللہ تعالٰی نے ابراہیم کو خلیل بنایا۔ دوسرا بولا: حضرت موسٰی سے بے واسطہ کلام فرمایا۔ تیسرے نے کہا: اور عیسٰی کلمۃ اللہ وروح اللہ ہیں۔ چوتھے نے کہا: آدم علیہ السلام صفی اللہ ہیں۔ جب وہ سب کہہ چکے حضور پر نور صلوات اللہ سلامہ، علیہ قریب آئے اور ارشاد فرمایا: میں نے تمہارا کلام اور تمہارا تعجب کرنا سنا کہ ابراہیم خلیل اللہ ہیں اور ہاں وہ ایسے ہی ہیں، اور موسٰی نجی اللہ ہیں اور بیشک وہ ایسے ہی ہیں، اور عیسٰی روح اللہ ہیں اور وہ واقعی ایسے ہی ہیں، اور آدم صفی اللہ ہیں اور حقیقت میں وہ ایسے ہی ہیں۔

الا وانا حبیب اللہ ولا فخر، وانا حامل لواء الحمد یوم القیٰمۃ تحتہ اٰدم فمن دونہ ولا فخر، وانا اول شافع واول مشفّع یوم القیٰمۃ ولا فخر، وانا اول من یحرك حلق الجنۃ فیفتح اللہ لی فید خلنیھا ومعی فقراء المؤمنین ولا فخر، وانا اکرم الاولین و الاٰخرین علی اللہ ولا فخر[269]	سن لو، اور میں اللہ تعالٰی کا پیارا ہوں، اور کچھ فخر مقصود نہیں، اور میں روزِ قیامت لواءِ محمد اٹھاؤں گا جس کے نیچے آدم اوران کے سواسب ہوں گے، اور کچھ تفاخر ہیں۔ اور میں پہلا شافع اور مقبول الشفاعۃ ہوں، اور کچھ افتخار نہیں۔ اور سب سے پہلے میں دروازہ جنت کی زنجیر ہلاؤں گا۔ اللہ تعالٰی میرے لئے دروازہ کھول کر مجھے اندر داخل کرے گا، اور میرے ساتھ فقرائے مومنین ہوں گے، اور یہ ناز کی راہ سے نہیں کہتا۔ اور میں سب اگلے پچھلوں سے اللہ تعالٰی کے حضور زیادہ عزت والا ہوں، اور یہ بڑائی کے طور پر نہیں فرماتا۔

ارشادِ دہم ۱۰: دارمی اور ترمذی[عـــه] بافادہ تحسین اور بویعلٰی و بیہقی وابونعیم انس رضی اللہ

عـــه: ھو عند الترمذی مختصرا ۱۲ منہ۔ | وہ ترمذی کے نزدیک مختصر ہے۔ ۱۲ منہ (ت)

[269] سنن الترمذی ابواب المناقب باب ماجاء فی فضل النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث ۳۶۳۶ دارالکتب العلمیۃ بیروت ۵ /۳۵۴، ۳۵۵، سنن الدارمی باب مااعطی النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الفضل دار المحاسن للطباعۃ القاھرۃ ۱/ ۳۰

تعالٰی عنہ سے راوی، حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

انا اول الناس خروجًا اذا بعثوا، وانا قائدھم اذا وفدوا، وانا خطیبھم اذا انصتوا، وانا مستشفعھم اذا حبسوا، وانا مبشرھم اذا یئسوا الکرامۃ، والمفاتیح یومئذ بیدی، ولواء الحمد یومئذ بیدی، انا اکرم ولد اٰدم علی ربی یطوف علی الف خادم کانھم بیض مکنون ولؤلؤ منثور۔[270]	میں سب سے پہلے باہر تشریف لاؤں گا جب لوگ قبروں سے اٹھیں گے۔ اور میں سب کا پیشوا ہوں گا جب اللہ تعالٰی کے حضور چلیں گے۔ اور میں ان کا خطیب ہوگا ن جب وہ دم بخود رہ جائیں گے۔ اور میں ان کا شفیع ہونگا جب عرصہ محشر میں روکے جائیں گے۔ اور میں انہیں بشارت دوں گا جب وہ نا امید ہو جائیں گے۔ عزت اور خزائن رحمت کی کنجیاں اس دن میرے ہاتھ ہوں گی۔ اور لواء الحمد اس دن میرے ہاتھ میں ہوگا۔ میں تمام آدمیوں سے زیادہ اپنے رب کے نزدیک اعزاز رکھتا ہوں۔ میرے گرد وپیش ہزار خادم عـــہ دوڑتے ہوں گے، گویا وہ انڈے ہیں حفاظت سے رکھے ہوئے یا موتی ہیں بکھرے ہوئے۔

عـــہ: ظاہر حدیث یہ ہے کہ یہ خدام حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے گرد وپیش عرصاتِ محشر میں ہوں گے، اور وہاں دوسروں کے لئے خدام ہونا معلوم نہیں۔

فلا حاجۃ الی ماقال الزرقانی ان ھذہ الالف من جملۃ ما اعدّ	چنانچہ اس کی کوئی ضرورت نہیں، جو زرقانی نے کہا کہ یہ ہزار ان میں سے ہوں گے جو آپ کیلئے (باقی برصفحہ آئندہ)

[270] دلائل النبوۃ للبیہقی باب ماجاء فی تحدث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخ دار الکتب العلمیہ بیروت ۵ /۴۸۴ ودلائل النبوۃ لابی نعیم الفصل الرابع عالم الکتب بیروت الجزء الاول ۱ /۱۳ وسنن الدارمی باب ما اعطی النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الفضل دار المحاسن للطباعۃ القاھرۃ ۱ /۳۰ وسنن الترمذی ابواب المناقب حدیث ۳۶۳۰ دار الفکر بیروت ۵ /۳۵۲

ارشادِ یازدہم": بخاری تاریخ میں، اور دارمی بسند ثقات، اور طبرانی اوسط میں، اور بیہقی وابو نعیم جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی، حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

انا قائد المرسلین ولافخر، وانا خاتم النبیین ولا فخر[271]۔	میں پیشوائے مرسلین ہوں، اور کچھ تفاخر نہیں اور میں خاتم النبیین ہوں اور کچھ افتخار نہیں۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

له فقد روی ابن ابی الدنیا عن انس رفعه ان اسفل اهل الجنة اجمعین درجة من یقوم علی رأسه عشرة اٰلاف خادم وعنده ایضًا عن ابی هریرة ایضًا قال ان ادنی اهل الجنة منزلة ولیس فیهم دنی من یغدو ویروح علیه خمسة عشر الف خادمًا لیس منهم خادم الا معه طرفة لیست مع صاحبه[272] اھ فان هذا فی الجنة والذی له صلی الله تعالٰی علیه وسلم فیها لایعلم الا ربه تبارك وتعالٰی، والله تعالٰی اعلم ۱۲منه۔

تیار کیے گئے۔ ابن ابی الدنیا نے حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مرفوعًا روایت کیا کہ تمام اہل جنت سے نیچے درجے والے کے لیے دس ہزار خادم ہوں گے اور ان کے نزدیک ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ تمام اہل جنت سے ادنٰی منزل والے کے لیے کہ ان میں کوئی گھٹیا نہیں، صبح و شام پندرہ ہزار خادم ہوں گے، ان میں سے ہر خادم میں کوئی نئی خوبی ہوگی جو دوسرے میں نہیں ہوگی اھ کیونکہ یہ خدّام جنت میں ہوں گے اور جنت میں سرکار دو عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے لیے کتنے خادم ہوں گے، سوائے آپ کے کوئی نہیں جانتا۔ واللہ تعالٰی اعلم ۱۲منہ (ت)

[271] سنن الدارمی ماأعطی النبی صلی الله علیه وسلم من الفضل دار المحاسن للطباعة القاهرة ۱/ ۳۱، دلائل النبوة للبیهقی باب ماجاء فی تحدث رسول الله صلی الله علیه وسلم الخ دار الکتب العلمیة بیروت ۵/ ۴۸۰، التاریخ الکبیر حدیث ۲۸۳۷ دار الباز للنشر والتوزیع مکة المکرمة ۴/ ۳۸۶

[272] شرح الزرقانی علی المواهب اللدنیة المقصد العاشر دار المعرفة بیروت ۸/ ۴۰۰

ارشاد دوازدہم ۱۲: ترمذی بافادۂ تحسین حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان اللہ تعالٰی خلق الخلق فجعلنی فی خیرھم، ثم جعلھم فرقتین فجعلنی فی خیرھم فرقۃ، ثم جعلھم قبائل فجعلنی فی خیرھم قبیلۃ، ثم جعلھم بیوتا فجعلنی فی خیرھم بیوتا، فانا خیرھم نفسا وخیرھم بیتا[273]۔	اللہ تعالٰی نے مخلوق پیدا کی تو مجھے بہترین مخلوقات میں رکھا۔ پھر ان کے دو گروہ کیے تو مجھے بہتر گروہ میں رکھا۔ پھر ان کے خاندان بنائے تو مجھے بہتر خاندان میں رکھا۔ پس میں تمام مخلوق الٰہی سے خود بھی بہتر اور میرا خاندان بھی سب خاندانوں سے افضل۔

ارشاد سیزدہم ۱۳: طبرانی معجم اور بیہقی دلائل اور امام علامہ قاضی عیاض بسند خود شفاء شریف میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی، حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان اللہ قسم الخلق قسمین فجعلنی من خیرھم قسما فذٰلك قولہ تعالٰی اصحاب الیمین واصحاب الشمال فانا من اصحاب الیمین وانا خیر اصحاب الیمین، ثم جعل القسمین اثلاثا فجعلنی فی خیرھا ثلثا وذٰلك قولہ تعالٰی اصحابہ المیمنۃ واصحاب المشئمۃ والسابقون فانا من السابقین وانا خیر السابقین، ثم جعل الاثلاث قبائل فجعلنی من خیرھا قبیلۃ وذٰلك قولہ تعالٰی وجعلنٰکم شعوبًا و قبائل فانا اتقٰی ولد اٰدم واکرمھم	اللہ تعالٰی نے خلق کی دو قسمیں کیں تو مجھے بہتر قسم میں رکھا۔ اور یہ وہ بات ہے جو خدا تعالٰی نے فرمائی۔ دہنے ہاتھ والے اور بائیں ہاتھ والے، تو میں دہنے ہاتھ والوں سے ہوں، اور میں سب دہنے ہاتھ والوں سے بہتر ہوں۔ اور یہ خدائے تعالٰی کا وہ ارشاد ہے کہ دہنے ہاتھ والے اور بائیں ہاتھ والے۔ اور سابقین، تو میں سابقین میں سے ہوں، اور میں سب سابقین سے بہتر ہوں۔ پھر ان حصوں کے قبیلے بنائے تو مجھے بہتر قبیلے میں رکھا۔ اور یہ خدائے تعالٰی کا وہ فرمان ہے کہ ہم نے کیا تمہیں شاخیں اور قبیلے۔ (یعنی الی قولہ تعالٰی ان اکرمکم

[273] سنن الترمذی کتاب الدعوات حدیث ۳۵۴۳ دار الفکر بیروت ۵ /۳۱۴

علی اللہ ولا فخر ،ثم جعل القبائل بیوتا فجعلنی من خیرھا بیتا وذٰلك قولہ تعالٰی " اِنَّمَا یُرِیۡدُ اللّٰہُ لِیُذۡہِبَ عَنۡکُمُ الرِّجۡسَ اَہۡلَ الۡبَیۡتِ وَ یُطَہِّرَکُمۡ تَطۡہِیۡرًا ﴿ۚ۳۳﴾ "[274]۔	عنداللہ اتقٰکم بیشک تم سب میں زیادہ عزت والا خدا کے یہاں وہ ہے جو تم سب میں زیادہ پرہیزگار ہے) تو میں سب آدمیوں سے زیادہ پرہیزگار ہوں،اور سب سے زیادہ اللہ کے یہاں عزت والا،اور کچھ فخر مراد نہیں۔ پھر ان قبیلوں کے خاندان کئے تو مجھے بہتر خاندان میں رکھا۔اور یہ اللہ تعالٰی کا وہ کلام ہے کہ خدائے تعالٰی یہی چاہتاہے کہ تم سے ناپاکی دور کرے اے نبی کے گھر والو! اور تمہیں خوب پاک کردے ستھرا کرکے۔

ارشاد چہاردہم[۱۴]: ابن عساکر وبزار بسند صحیح ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

خیار ولد اٰدم خمسۃ نوح وابراھیم وموسٰی وعیسٰی ومحمد وخیرھم محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم[275]۔	بہترین اولاد آدم پانچ ہیں: نوح وابراہیم وموسٰی وعیسٰی ومحمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم،اوران سب بہتروں میں بہتر محمد ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

تنبیہ: ان کے سوااور نصوص واضحہ ان شاء اللہ تعالٰی جلوہ سوم وتابش چہارم میں آئیں گے وباللہ التوفیق۔

جلوہ دوم جلائل متعلقہ بآخرت

تابش اول و جلوہ اول میں بھی بہت حدیثیں اس مطلب کی گزریں ان سے غفلت نہ چاہیے

---

[274] دلائل النبوۃ للبیہقی باب ذکر شرف اصل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱/ ۱۷۰،۱۷۱،المعجم الکبیر حدیث ۲۶۷۴ المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت ۱۲/ ۱۰۴،الشفاء بتعریف حقوق المصطفٰی الباب الثالث الفصل الاول المکتبۃ الشرکۃ الصحافیۃ ۱/ ۱۳۰،۱۳۱

[275] کنز العمال بحوالہ ابن عساکر عن ابی ھریرۃ حدیث ۳۱۹۰۵و۳۲۲۸۲ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۱۱/ ۴۸۳و۴۰۷

واللہ الھادی

ارشاد پانزدہم ۱۵: صحیح بخاری و صحیح مسلم شریف میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

نحن الاخرون السابقون یوم القیامۃ[276] (زادمسلم) ونحن اول من یدخل الجنۃ[277]۔	ہم (زمانے میں) پچھلے، اور قیامت کے دن (ہر فضل میں عــــہ آگے ہیں۔ (مسلم میں یہ زیادہ ہے) اور ہم سب سے پہلے داخل جنت ہوں گے۔

ارشاد شانزدہم ۱۶: اسی میں حذیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم امم سابقہ کی نسبت فرماتے ہیں:

ھم تبع لنا یوم القیامۃ نحن الاخرون من اھل الدنیا و الاولون یوم القیامۃ المقضی لھم قبل الخلائق[278]۔	وہ قیامت میں ہمارے توابع ہوں گے، ہم دنیا میں پیچھے آئے اور قیامت میں پیشی رکھیں گے تمام جہان سے پہلے ہمارے ہی لئے اللہ تعالٰی حکم فرمائے گا۔

ارشاد ہفدہم ۱۷: دارمی عمرو بن قیس ابن مکتوم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان اللہ تعالٰی ادرك بی الاجل المرحوم واختصر لی اختصارا فنحن الاخرون ونحن السابقون یوم القیامۃ وانی قائل قولا غیر فخر ابراھیم خلیل اللہ و موسی صفی اللہ	یعنی جب رحمت خاص کا زمانہ آیا اللہ تعالٰی نے مجھے پیدا فرمایا اور میرے لئے کمال اختصار کیا۔ ہم ظہور میں پچھلے اور روز قیامت رتبے میں اگلے ہیں اور میں ایک بات فرماتا ہوں جس میں فخر وناز کو دخل نہیں۔ ابراہیم اللہ کے خلیل اور موسی اللہ کے صفی

عــــہ: قال الزرقانی فی کل شیئ ۱۲ منہ۔	زرقانی نے کہا کہ ہر شے میں۔ (ت)

[276] صحیح البخاری کتاب الجمعہ باب ھل علی من لا یشھد الجمعۃ غسل الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۱۲۳

[277] صحیح مسلم کتاب الجمعۃ قدیمی کتب خانہ ۱/ ۲۸۲

[278] صحیح مسلم کتاب الجمعۃ قدیمی کتب خانہ ۱/ ۲۸۲

وانا حبیب الله ومعی لواء الحمد یوم القیامة[279] الحدیث۔	صفی اور میں اللہ کا حبیب ہوں، اور میرے ساتھ روز قیامت لواء الحمد ہوگا۔

قولہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اختصر لی اختصارا (نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ارشاد مذکور اختصر لی اختصارا کے بارے میں علماء فرماتے ہیں۔ت) : یعنی ۱مجھے اختصار کلام بخشا کہ تھوڑے لفظ ہوں اور معنی کثیر ____ یا ۲میرے لئے زمانہ مختصر کیا کہ میری امت کو قبروں میں کم دن رہنا پڑے۔

اقول: وباللہ توفیق (میں اللہ تعالٰی کی توفیق سے کہتا ہوں۔ت) ____ یا ۳یہ کہ میرے لئے امت کی عمریں کم کیں کہ مکارہ دنیا سے جلد خلاص پائیں، گناہ کم ہوں۔ نعمت باقی تک جلد پہنچیں ____ یا ۴یہ کہ میری امت کے لیے طول حساب کو اتنا مختصر فرمادیا کہ اے امت محمد! میں نے تمھیں اپنے حقوق معاف کیے۔ آپس میں ایک دوسرے کے حق معاف کرو اور جنت کو چلے جاؤ ____ یا ۵یہ کہ میرے غلاموں کے لئے پل صراط کی راہ کہ پندرہ ہزار برس کی ہے اتنی مختصر کردے گا کہ چشم زدن میں گزر جائیں گے یا جیسے بجلی کوندگئی۔ کما فی الصحیحین[280] عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالٰی عنہ (جیسا کہ صحیحین میں ابوسعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے۔ت) ____ یا ۶یہ کہ قیامت کا دن کہ پچاس ہزار برس کا ہے میرے غلاموں کے لیے اس سے کم دیر میں گزر جائے گا جتنی دیر میں دو رکعت فرض پڑھتے ہیں کما فی حدیث احمد[281] وابی یعلی و ابن جریر وابن حبان وابن عدی و البغوی والبیہقی عنہ رضی الله تعالٰی عنھم (جیسا کہ احمد، ابویعلی، ابن جریر، ابن حبان، ابن عدی، بغوی اور بیہقی کی حدیث میں ہے۔ت) ____ یا ۷یہ کہ علوم و معارف جو ہزار سال کی محنت و ریاضت میں نہ حاصل ہوسکیں میری چند روزہ خدمت گاری میں میرے اصحاب پر منکشف فرمادے ____ یا ۸یہ کہ زمین سے عرش تک لاکھوں برس کی راہ میرے لئے ایسی مختصر کردی کہ آنا اور جانا اور تمام مقامات کو تفصیلاً ملاحظہ فرمانا سب تین ساعت میں ہولیا ____ یا ۹یہ کہ مجھ پر کتاب اتاری جس کے معدود ورقوں میں تمام اشیاء گزشتہ وآئندہ کا روشن مفصل بیان جس کی ہر آیت کے

---

[279] سنن الدارمی باب ما اعطی النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم من الفضل دار المحاسن للطباعة القاھرة ۱/۳۲

[280] المواھب الدنیہ المقصد العاشر الفصل الثالث المکتب الاسلامی بیروت ۴/ ۶۲۶ ۔ ۶۲۷

[281] الدر المنثور بحوالہ احمد وابی یعلی وابن جریر وابن حبان والبیہقی تحت الآیة ۷۰/۴ بیروت ۸ /۲۶۰

نیچے ساٹھ ساٹھ ہزار علم جس کی ایک آیت کی تفسیر سے ستر ستر اونٹ بھر جائیں۔اس زیادہ اور کیا اختصار متصور ____ یا[1]یہ کہ شرق تاغرب اتنی وسیع دنیا کو میرے سامنے ایسا مختصر فرمادیا کہ میں اسے اور جو کچھ اس میں قیامت تک ہونے ولاہے سب کو ایسے دیکھ رہا ہوں کانما انظر الی کفی ھذہ جیسا کہ میں اپنی ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں،کما فی حدیث ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنھما عند الطبرانی وغیرہ[282](جیسا کہ طبرانی وغیرہ کے نزدیک ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنھما کی حدیث میں ہے۔ت) ____ یا[2]یہ کہ میری امت کے تھوڑے عمل پر اجر زیادہ دیا،کمافی حدیث الاجراء فی الصحیحین قال ذلك اوتیہ من اشاء[283](جیسا کہ صحیحین میں اجروں کی حدیث میں ہے کہ اللہ تعالٰی نے فرمایا یہ میرا فضل ہے جسے چاہے عطا کرتا ہوں ت) ____ یا[3]اگلی امتوں پر جو اعمال شاقہ طویلہ تھے ان سے اٹھالئے،پچاس عـــہ نمازوں کی پانچ رہیں اور حساب کرم

عـــہ:ھذہ یدور علی الالسن ووقع فی التفسیر فمنھم من ینسبہ لبنی اسرائیل کالبیضاوی ومنھم من یعینہ الیھود کاخرین لکن رد علیھم الامام العلامۃ الجلال السیوطی قائلا انہ لم یفرض علی بنی اسرائیل خمسون صلوۃ قط ولا خمس صلوات ولم تجتمع الخمس الا لھذہ الامۃ وانما فرض علی بنی اسرائیل صلاتان فقط کما فی الحدیث[284]اھ وقام شیخ الاسلام

یہ لوگوں کی زبانوں پر دائر ہے،اور تفسیر میں واقع ہے،بعض نے اس کو بنی اسرائیل کی طرف منسوب کیا ہے جیسے بیضاوی۔اور بعض نے یہود کو معین کیا ہے جیسے متاخرین۔ لیکن ان سب کا رد امام سیوطی نے یہ کہہ کر کیا کہ بنی اسرائیل پر کبھی پچاس نمازیں فرض نہیں ہوئیں اور نہ ہی اس امت کے علاوہ کسی پر پانچ نمازیں مجتمع ہوئیں۔بنی اسرائیل پر فقط دو نمازیں فرض ہوئیں تھیں جیسا کہ حدیث میں ہے شیخ السلام ان پر غالب آنے کیلئے اٹھ کھڑے

(باقی برصفحہ آئندہ)

[282] کنز العمال حدیث ۳۱۸۱۰ ۳۱۹۸۱ مؤسسۃ الرسالۃ بیروت ۱۱/ ۳۷۸ ۴۲۰

[283] صحیح البخاری کتاب الاجارہ باب الاجارہ الی نصف النہار قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۳۲۰،صحیح البخاری کتاب الاجارہ باب الاجارہ الی صلوۃ العصر قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۳۲۰

[284]

میں پوری پچاس۔زکوۃ میں چہارم مال کا چالیسواں حصہ رہااور کتاب فضل میں وہی ربع کا ربع،وعلی ھذا القیاس،والحمد للہ رب العلمین۔یہ بھی حضور کے اختصار کلام سے ہے کہ ایک لفظ کے اتنے کثیر معنی، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ارشاد ہجدہم[۱۸]: امام احمد وابن ماجہ[عــــہ] وابوداؤد وطیالسی وابویعلی عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

انہ لم یکن نبی الالہ دعوۃ قد تخیر ھا فی الدنیاوانی قد اختبات دعوتی شفاعۃ لامتی وانا سید ولد ادم یوم القیامۃ ولا فخر،وان اول من تنشق عنہ الارض ولا فخر، وبیدی لواء الحمد ولا فخر،ادم فمن دونہ تحت لوائی ولافخر	یعنی ہر نبی کے واسطے ایک دعا تھی کہ وہ دنیا میں کرچکا اور میں نے اپنی دعا روز قیامت کے لئے چھپا رکھی ہے،وہ شفاعت ہے میری امت کے لئے۔اور میں قیامت میں اولاد آدم کا سردار ہوں،اور کچھ فخر مقصود نہیں۔اور اول میں مرقد اطہر سے اٹھوں گا،اور کچھ فخر منظور نہیں اور میرے ہی ہاتھ میں لواء الحمد ہوگا،اور کچھ افتخار نہیں۔آدم اور ان کے بعد جتنے ہیں سب

ینتصر لھم بما ردہ علیہ الشمس الزرقانی وقد اخرج النسائی عن یزید ابن مالک عن انس عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی حدیث المعراج قول موسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام انہ تعالیٰ فرض علی بنی اسرائیل صلاتین فما قاموبھما[285] واللہ تعالیٰ اعلم

ہوئے اس کے سبب جو ان پر شمس الزرقانی نے رد کیا ہے،اور تحقیق نسائی نے یزید بن ابی مالک سے انھوں نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حدیث معراج میں موسی علیہ السلام کا یہ قول روایت کیا کہ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر دو نمازیں فرض کی تھیں تو وہ ان دو پر قائم نہ رہے،اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے)

عــــہ: ھو عند ابن ماجۃ مختصر ۱۲ منہ

وہ ابن ماجہ کے نزدیک مختصر ہے ۱۲ (ت)

[285] سنن النسائی کتاب الصلوۃ فرض الصلوۃ نور محمد کارخانہ کتب کراچی ۱/ ۷۸

(ثم ساق حدیث الشفاعة الی ان قال) فاذا اراد اللہ ان یصدع بین خلقه نادی مناد این احمد وامته فنحن الاخرون الاولون نحن اخر الامم واول من یحاسب فتفرج لنا الامم عن طریقنا فنمضی غرا محجلین من اثر الطهور فیقول الامم کادت هذه الامة ان تکون انبیاء کلها[286] الحدیث۔	میرے زیر نشان ہوں گے، اور کچھ تفاخر نہیں۔ جب اللہ تعالٰی خلق میں فیصلہ کرنا چاہے گا ایک منادی پکارے گا: کہاں ہیں احمد اور ان کی امت؟ تو ہمیں آخر ہیں اور ہمیں اول ہیں، ہم سب امتوں سے زمانے میں پیچھے اور حساب میں پہلے۔ تمام امتیں ہمارے لئے راستہ دیں گی۔ ہم چلیں گے اثر وضو سے رخشندہ رخ وتابندہ اعضاء، سب امتیں کہیں گی: قریب تھا کہ یہ امت تو ساری کی ساری انبیاء ہوجائے الحدیث

ے جمال پر توش در من اثر کرد وگرنہ من ہماں خاکم کہ ہستم[287]

(اس کے پرتو نے مجھ میں اثر کیا ہے ورنہ میں خاک ہوں جو کہ ہوں۔ت)

ارشاد نوزدہم ۱۹: مالک، بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان الحاشر الذی یحشر الناس علی قدمی[288]۔	میں ہی حاشر ہوں کہ تمام لوگ میرے قدموں پر اٹھائیں جائیں گے۔

یعنی روز محشر حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم آگے ہوں گے اور تمام اولین وآخرین حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے پیچھے۔

[286] مسند احمد بن حنبل عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۱/ ۲۸۱ ۲۸۲، مسند ابی یعلی عن عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہ حدیث ۲۳۲۴ مؤسسة علوم القران بیروت ۳/ ۵تا۷

[287] گلستان سعدی دیباچہ کتاب مکتبہ اویسیہ بہاول پور ص ۳

[288] صحیح البخاری کتاب التفسیر سورۃ الصف قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۷۲۷، صحیح مسلم کتاب الفضائل باب فی اسمائہ صلی اللہ علیہ وسلم قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۲۶۱، سنن الترمذی ابواب الادب باب جاء فی اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث ۲۸۴۹ دار الفکر بیروت ۴/ ۳۸۲ ۳۸۳

ارشادِ بستم (۲۰): ابن زنجویہ فضائل الاعمال میں کثیر بن مرہ حضرمی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

تبعث ناقة ثمود لصالح فیرکبها من عند قبرہ حتی توافی به المحشر قال معاذ اذن ترکب العضباء یا رسول اللہ ! قال لا ترکبها ابنتی وانا علی البراق اختصصت به من دون الانبیاء یومئذ ویبعث بلال علی ناقة من نوق الجنة ینادی علی ظهرها بالاذان فاذا سمعت الانبیاء وامهها اشهد ان لااله الا اللہ و اشهد ان محمدا رسول اللہ قالوا ونحن نشهد علی ذٰلک[289]۔	یعنی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: صالح علیہ الصلوۃ والسلام کیلئے ناقہ ثمود اٹھایا جائے گا وہ اپنی قبر سے اس پر سوار ہو کر میدان محشر میں آئیں گے (فقیر کہتا ہے غفراللہ تعالٰی لہ عشاق کی عادت ہے کہ جب کسی جمیل باعزت کی کوئی خوبی سنتے ہیں فورًا ان کی نظر اپنے محبوب کی طرف جاتی ہے کہ اس کے مقابل اس کے لیے کیا ہے۔) اسی بناء پر معاذ بن جبل رضی اللہ تعالٰی نے عرض کی: اور یارسول اللہ ! حضور اپنے ناقہ مقدسہ عضباء پر سوار ہوں گے۔ فرمایا: نہ، اس پر تو میری صاحبزادی سوار ہوگی اور میں براق پر تشریف رکھوں گا کہ اس روز سب انبیاء سے الگ خاص مجھی کو عطا ہوگا، اور ایک جنتی اونٹنی پر بلال (رضی اللہ تعالٰی عنہ) کا حشر ہوگا کہ عرصاتِ محشر میں اس کی پشت پر اذان دے گا۔ جب انبیاء اور ان کی امتیں اشهد ان لااله الا اللہ واشهدان محمدا رسول اللہ سنیں گے سب بول اٹھیں گے کہ ہم بھی اس پر گواہی دیتے ہیں۔

سبحان اللہ ! جب تمام مخلوق الٰہی اولین وآخرین یک جا ہوں گے اس وقت بھی ہمارے آقائے نامدار والا سرکار کے نام پاک کی دُہائی پھرے گی۔ الحمدللہ ! اس دن کھل جائے گا کہ ہمارے حضور نبی الانبیاء ہیں۔ المنۃ للہ تعالٰی، اس دن موافق ومخالف پر روشن ہوجائے گا کہ مالک یوم الدین ایک اللہ ہے اور اس کی نیابت سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

ارشاد بست ویکم[۲۱]: ترمذی بافادئہ تحسین و تصحیح ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

---

[289] تهذیب تاریخ دمشق الکبیر بحوالہ ابن زنجویہ ترجمہ بلال بن رباح دار احیاء التراث العربی بیروت ۳/۳۱۲

انا اول من تنشق عنه الارض فاکسی حلة من حلل الجنة اقوم عن یمین العرش لیس احدمن الخلائق یقوم ذٰلك المقام غیری[290]۔	میں سب سے پہلے زمین سے باہر تشریف لے جاؤں گا، پھر مجھے جنت کے جوڑوں سے ایک جوڑا پہنایا جائے گا، میں عرش کی داہنی طرف ایسی جگہ کھڑا ہوں گا جہاں تمام مخلوقِ الٰہی میں کسی کو بار نہ ہوگا۔

ارشاد بست و دوم ۲۲: احمد، دارمی، ابو نعیم واللفظ لہ، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اول من یکسی ابراہیم ثم یقعد مستقبل العرش ثم اوتی بکسوتی فالبسها فاقوم عن یمینه مقامًا لا یقوم احد غیری یغبطنی فیه الاولون والاٰخرون[291]۔	سب سے پہلے ابراہیم (علیہ الصلٰوۃ والسلام) کو جوڑا پہنایا جائے گا، وہ عرش کے نیچے بیٹھ جائیں گے۔ پھر میری پوشاک حاضر کی جائے گی میں پہن کر عرش کی دائیں طرف ایسی جگہ کھڑا ہوں گا جہاں میرے سوا دوسرے کو بار نہ ہوگا، اگلے پچھلے مجھ پر رشک لے جائیں گے۔

ارشاد بست و سوم ۲۳: بیہقی کتاب الاسماء والصفات میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی، حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اُکسیٰ حلة من الجنة لایقوم لها البشر[292]۔	مجھے وہ بہشتی لباس پہنایا جائے گا کہ تمام بشر جس کی قدر و عظمت کے لائق نہ ہوں گے۔

ارشاد بست و چہارم ۲۴: طبری تفسیر میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے موقوفًا واللفظ لہ اور مثل احمد کعب بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مرفوعًا راوی:

یرقی هو صلی الله تعالٰی علیه	حضور پر نور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور حضور

[290] سنن الترمذی ابواب المناقب باب ماجاء فی فضل النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث ۳۶۳۱ دار الفکر بیروت ۵/ ۳۵۲

[291] مسند احمد بن حنبل عن ابن مسعود المکتب الاسلامی بیروت ۱/ ۳۹۸و۳۹۹، الخصائص الکبری بحوالہ ابی نعیم باب اختصاصہ صلی اللہ علیہ وسلم الخ مرکز اہلسنت برکات رضا گجرات ہند ۲/ ۲۱۷

[292] الاسماء والصفات للبیہقی باب ماجاء فی العرش والکرسی المکتبۃ الاثریۃ سانگلہ ۲/ ۱۳۸

وسلم وامته، علی کوم فوق الناس[293]۔	کی امت روز قیامت بُلندی پر تشریف رکھیں گے سب سے اونچے۔

ارشاد بست وپنجم ۲۵: ابن جریر وابن مردویہ جابر عــــہ بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی:

عــــہ: **تنبیه**: اصل الحدیث عند مسلم فی باب اثبات الشفاعة من کتاب الایمان موقوفا علی جابر لکنه وقع فیه من الناسخین خبط وغلط فی جمیع الاصول حتی خرج اللفظ عن حد المعقول ولفظه ھکذا قال نحن نجیئ یوم القیٰمة عن کذا کذا انظر ای ذٰلك فوق الناس الحدیث[294]، وانما صوابه کما افاد الامام القاضی عیاض واتبعته جماعة من العلماء واقر النوی فی المنهاج نجیئ یوم القیٰمة علی کوم[295]، والراوی اظلم علیه ھذا الحرف فعبر عنه بکذا وکذا وفسره بقوله ای فوق الناس وکتب علیه انظر تنبیها فجمیع النقلة

تنبیہ: اصل حدیث امام مسلم علیہ الرحمہ کے نزدیک سیدنا حضرت جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ پر موقوف ہے جیسا کہ صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب اثبات الشفاعۃ میں ہے۔ لیکن اس میں کاتبوں سے بے احتیاطی واقع ہوئی، یہاں تک کہ لفظ حدیث حد معقول سے خارج ہوگئے، اس کے لفظ یوں ہیں کہ ہم قیامت کے دن ایسے ایسے آئیں گے یعنی تمام لوگوں سے بُلندی پر ہوں گے الحدیث۔ درست حدیث یوں ہے جیسا کہ قاضی عیاض علیہ الرحمہ نے افادہ فرمایا اور علماء کی ایک جماعت نے ان کی پیری کی اور منہاج میں امام نووی نے اس کو برقرار رکھا کہ "ہم قیامت کے دن بُلندیوں پر تشریف فرماہوں گے۔" راوی پر یہ حرف "کوم" مخفی ہوگیا تو اس نے اس کو کذا کذا کے ساتھ تعبیر کردیا پھر اپنے قول "فوق الناس" کے ساتھ اس کی تفسیر کردی اور

---

[293] جامع البیان (تفسیر الطبری) تحت الآیۃ ۱۷/ ۷۹ دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۵/ ۱۶۹

[294] صحیح مسلم کتاب الایمان باب اثبات الشفاعۃ الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۱۰۶

[295] شرح صحیح مسلم کتاب الایمان باب اثبات الشفاعۃ الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۱۰۶

حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

انا وامتی یوم القیامۃ علی کوم مشرفین علی الخلائق ما من الناس احد الا ودّ انہ منا[296]۔	میں اور میری امت روز قیامت بُلندیوں پر ہونگے سب سے اونچے، کوئی ایسا نہ ہوگا جو تمنا نہ کرے کہ کاش وہ ہم میں سے ہوتا۔

ارشاد بست وششم ۲۶: صحیح مسلم شریف میں ابن بن کعب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: اللہ تعالٰی نے مجھے تین سوال دئے، میں نے دو بار عرض کی: اللھم اغفر لامتی، اللھم اغفر لامتی۔ الٰہی! میری امت بخش دے، الٰہی! میری امت بخش دے۔ واخرت الثالث لیوم یرغب الیّ فیہ الخلق کلھم حتی ابراھیم[297] اور تیسرا اس دن کے لیے اٹھا رکھا ہے جس میں تمام خلق میری طرف نیاز مند ہوگی یہاں تک کہ ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

اتفقوا ونسقوہ علی انہ من متن الحدیث ثم استوضح ذٰلک القاضی لحدیث ابن عمر وحدیث کعب المذکورین **قلت** والعجب انہ ذھل عن حدیث جابر نفسہ وقد کان ایضاً عند الطبری کما رأیت ۱۲ منہ۔

بطور تنبیہ اس پر "انظر" لکھ دیا پھر تمام ناقلین اس پر مجتمع ہوگئے اور انہوں نے اس کو اس طور پر بیان کیا کہ گویا یہ متن حدیث سے ہے۔ پھر قاضی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے ابن عمر اور ابن کعب کی حدیث سے اس میں کمی کرنا چاہی۔ **میں کہتا ہوں** حیرت ہے قاضی علیہ الرحمۃ خود حضرت جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ کی اپنی حدیث کو بھول گئے حالانکہ طبری کے نزدیک وہ بھی ہے جیسا کہ میں نے دیکھا ۱۲ منہ (ت)

[296] جامع البیان (تفسیر الطبری) تحت الآیۃ ۲ /۱۴۳ داراحیاء التراث العربی بیروت ۲ /۱۳، الدالمنثور بحوالہ ابن جریر وابن ابی حاتم و ابن مردویہ تحت الآیۃ ۲ /۱۴۳ داراحیاء التراث العربی بیروت ۱ /۳۱۸

[297] صحیح مسلم کتاب الفضائل القرآن باب بیان ان القرآن انزل علی سبعۃ احرف قدیمی کتب خانہ کراچی ۱ /۲۷۳

فائدہ: حدیث ان لکل نبی دعوۃ الحدیث[298] کہ مسند احمد و صحیحین میں انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، امام حکیم ترمذی نے بھی روایت کی، اور اس کے اخیر میں یہ زیادت فرمائی:

وان ابراھیم لیرغب فی دعائی ذٰلك الیوم[299]۔	یعنی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام بھی میری دعا کے خواہش مند ہوں گے۔

احادیث الشفاعة

شفاعت کی حدیثیں خود متواتر ہیں اور یہ بھی ہر مسلمان صحیح الایمان کو معلوم کہ یہ قبائے کرامت اس مبارک اقامت شیان امامت سزاوارِ زعامت کے سوا کسی قد وبالا پر راست نہ آئی، نہ کسی نے بارگاہ الٰہی میں ان کے سوا یہ وجاہت عظمٰی و محبوبیت کبرٰی و اذن سفارش واختیار گزارش کی دولت پائی۔ تو وہ سب حدیثیں تفضیل جمیل محبوب جلیل صلوات اللہ وسلامہ علیہ پر دلیل۔ مگر میں صرف وہ چند احادیث نقل کرتا ہوں جن میں تصریحًا سب انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام [عـــہ] کا عجز اور حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی قدرت بیان فرمائی:

عـــہ: شیخ محقق مولٰنا عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالٰی شرح مشکوٰۃ میں زیر حدیث اولین شفاعت فرماتے ہیں:

صواب است کہ ہمہ انبیاء ومرسلین صلوات اللہ علیہم اجمعین از در آمدن دریں مقام و	درست بات یہ ہے تمام نبی اور رسول صلوات اللہ علیہم اجمعین اس مقام پر (باقی برصفحہ آئندہ)

---

[298] صحیح البخاری کتاب الدعوات باب لکل نبی دعوۃ مستجابۃ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲ /۹۳۲، صحیح مسلم کتاب الایمان باب اثبات الشفاعۃ الخ ۱ /۱۱۳، مسند احمد بن حنبل عن انس رضی اللہ عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۳ /۲۹۲

[299] نوادر الاصول الاصل الثالث والسبعون ص ۱۱۰ والاصل الثانی عشر والمائۃ ص ۱۴۸

ارشاد بست و ہفتم ۲۷: حدیث موقف مفصل مطوّل احمد وبخاری ومسلم وترمذی نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ [300] اور بخاری ومسلم وابن ماجہ نے انس [301] اور ترمذی وابن خزیمہ نے ابوسعید خدری [302] اور احمد وبزار وابن حبان وابویعلٰی نے صدیق اکبر [303] (رضی اللہ تعالٰی عنہ) اور احمد و

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

اقدام بریں کار عاجز وقاصر اندیجز سید المرسلین وامام النبیین کہ بنہایت قرب وعزت ومکانت مخصوص است ومحمود و محبوب حضرت اوست [304]۔

جلوہ افروز ہوکر اقدام شفاعت سے عاجز وقاصر ہیں سوائے رسولوں کے سردار اور نبیوں کے امام کے جو کہ انتہائی قرب، عزت اور رفعتِ مکانی کے ساتھ مختص ہیں اور بارگاہ الٰہی میں محبوب ومحمود ہیں ۱۲منہ (ت)

---

[300] صحیح البخاری عن ابی ہریرۃ کتاب التفسیر سورہ بنی اسرائیل باب قولہ تعالٰی ذریۃ من حملنا ۲ /۶۸۴و۶۸۵، صحیح مسلم کتاب الایمان باب اثبات الشفاعۃ الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱ /۱۱۱، مسند احمد بن حنبل عن ابی ھریرۃ المکتب الاسلامی بیروت ۲ /۴۳۵و ۴۳۶، سنن الترمذی کتاب صفۃ القیامۃ باب ماجاء فی الشفاعۃ حدیث ۲۴۴۲ دارالفکر بیروت ۴ /۱۹۶و۱۹۷، المواھب اللدنیۃ المقصد العاشر الفصل الثالث المکتب الاسلامی بیروت ۴ /۴۴۶تا۴۴۸

[301] صحیح البخاری کتاب التوحید باب قول اللہ تعالٰی لما خلقت بیدی قدیمی کتب خانہ کراچی ۲ /۱۱۰۱و۱۱۰۲، صحیح مسلم کتاب الایمان باب اثبات الشفاعۃ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱ /۱۰۸تا۱۱۰، سنن ابن ماجہ ابواب الزھد باب ذکر الشفاعۃ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص۳۲۹

[302] سنن الترمذی ابواب التفسیر سورۃ بنی اسرائیل حدیث ۳۱۵۹ دارالفکر بیروت 99/5 ۱۰۰، سنن الترمذی ابواب المناقب باب ماجاء فضل النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث ۳۶۳۵ دارالفکر بیروت ۵ /۱۵۴، الخصائص الکبرٰی باب اختصاصہٖ صلی اللہ علیہ وسلم بالقمام المحمود مرکز اہلسنت گجرات ہند ۲ /۲۱۸تا۲۲۴

[303] مسند احمد بن حنبل عن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۱ /۵، موارد الظمآن باب ماجاء فی البعث والشفاعۃ حدیث ۲۵۸۹ المطبعۃ السلفیۃ ص۶۴۲و۶۴۳، مسند ابی یعلٰی عن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ مؤسسۃ علوم القرآن بیروت ۱ /۵۹، کنزالعمال بحوالہ البزار حدیث ۳۹۷۵۰ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۱۴ /۶۲۸و۶۲۹

[304] اشعۃ اللمعات کتاب الفتن باب الحوض والشفاعۃ الفصل الاول مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ۴ /۳۸۶

ابویعلٰی نے ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہم [305] سے مرفوعًا الی سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور عبداللہ بن مبارک وابن ابی شیبہ وابن ابی عاصم وطبرانی نے بسند صحیح سلمان فارسی رضی اللہ تعالٰی عنہ [306] سے موقوفًا روایت کی۔ ان سب عہ۱ کے الفاظ جدا جدا نقل کرنے میں طول کثیر ہے۔ لہٰذا میں ان کے متفرق لفظوں کو ایک منتظم سلسلہ میں یکجا کرکے اس جانفزا قصہ کی تلخیص کرتا ہوں، وباللہ التوفیق، ارشاد ہوتا ہے روز قیامت عہ۲ ا اللہ تعالٰی اولین وآخرین کو ایک میدان وسیع وہموار میں جمع کرے گا کہ سب دیکھنے والے کے پیش نظر ہوں اور پکارنے والے کی آواز سنیں۔ ہ دن طویل ہوگا۔ و اور آفتاب کو اس روز دس ۱ برس کی گرمی دیں گے۔ پھر لوگوں کے سروں سے نزدیک کرینگے یہاں تک کہ بقدر دو کمانوں کے فرق رہ جائے گا، پسینے آنے شروع ہوں گے۔ قد آدم پسینہ تو زمین جذب ہوجائے گا پھر اوپر چڑھنا شروع ہوگا یہاں تک کہ آدمی غوطے کھانے لگیں گے اور

عہ۱: ہر چند یہ صحابہ سے چھ حدیثیں ہیں مگر صرف دو ہی شمار میں آئیں کہ حدیث ابوہریرہ اسی کا تتمہ ہے جو ارشاد اول میں گزری، اور حدیث ابو سعید اگرچہ ترمذی نے اسی قدر مختصر اروایت کی جتنی ارشاد سوم میں گزری، مگر تفسیر میں بعین سند مطولا لائے جس کی وجہ سے یہ حدیث اس کا تتمہ ہے، اور حدیث صدیق اکبر بعینہٖ حدیث ارشاد ہفتم ہے، اور حدیث ابن عباس حدیث ارشاد ہیجدہم۔ لہٰذا ان چار کا مکرر شمار نہ ہوا۔ اور صرف حدیث انس وحدیث سلمان تعداد میں آئیں، رضی اللہ تعالٰی عنہم۔

عہ۲: یہ حروف بحساب ابجد الف سے واو تک انھیں چھ حدیثوں کی طرف اشارہ ہیں کہ میں نے احدیث اول کو کہ میرے مطلب میں زیادہ مفصل ہے، اصل کیا، اور باقی پانچ میں جو زیادتیاں ہیں باشارہ حروف انھیں متمیز کردیا ۱۲ منہ۔

[305] مسند احمد بن حنبل عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۱/ ۲۸۱ و ۲۸۲، مسند ابی یعلی عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ حدیث ۲۳۲۴ مؤسسة علوم القرآن بیروت ۳/ ۵ تا ۷

[306] المعجم الکبیر عن سلمان رضی اللہ عنہ حدیث ۶۱۱۷ المکتبة الفیصلیة بیروت ۶/ ۲۴۸، السنة لابن ابی عاصم حدیث ۸۳۴ دار ابن حزم بیروت ص ۱۹۰ تا ۱۹۲، المصنف لابن ابی شیبة حدیث ۳۱۶۶۶ دار الکتب العلمیة بیروت ۶/ ۳۱۲

غڑپ غڑپ کرینگے جیسے کوئی ڈبکیاں لیتا ہے۔ا قرب آفتاب سے غم و کرب اس درجہ کو پہنچے گا کہ طاقت طاق کو گی تاب تحمل نہ رہے گی۔ج رہ رہ کر تین گھبرائیں لوگوں کو اٹھیں گی۔ا آپس میں کہیں گے دیکھتے نہیں تم کس آفت میں ہو، کس حال کو پہنچے، کوئی ایسا کیوں نہیں ڈھونڈتے جو رب کے پاس شفاعت کرے۔ب کہ ہمیں اس مکان سے نجات دے۔ا پھر خود ہی تجویز کریں گے کہ آدم علیہ الصلواۃ والسلام ہمارے باپ ہیں، ان کے پاس چلا جائے، پس آدم علیہ الصلواۃ والسلام کے پاس جائینگے۔د اور پسینے کی وہی حالت ہے کہ منہ میں لگام کی طرح ہوا چاہتا ہے۔ا عرض کریں گے و اے باپ ہمارے ا اے آدم ! آپ ابوالبشر ہیں، اللہ تعالٰی نے آپ کو دست قدرت سے بنایا اور اپنی روح آپ میں ڈالی اور اپنے ملائکہ سے سجدہ کرایا اور اپنی جنت میں آپ کو رکھا ب اور سب چیزوں کے نام سکھائے د اور آپ کو اپنا صفی کیا۔ا آپ اپنے رب کے پاس ہماری شفاعت کیوں نہیں کرتے ب کہ ہمیں اس مکان سے نجات دے ا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس آفت میں ہیں او ر کس حال کو پہنچے۔آدم علیہ الصلواۃ والسلام فرمائیں گے ب لست ھنا کم ہ انہ لم یھمنی الیوم الا ا ان ربی قد غضب الیوم غضبا لم یغضب قبلہ مثلہ ولن یغضب بعدہ مثلہ نفسی نفسی نفسی اذھبوا الی غیری میں اس قابل نہیں مجھے آج اپنی جان کے سوا کسی کی فکر نہیں، آج میرے رب نے وہ غضب فرمایا ہے کہ نہ ایسا پہلے کبھی کیا نہ آئندہ کبھی کرے، مجھے اپنی جان کی فکر ہے، مجھے اپنی جان کا غم ہے، مجھے اپنی جان کا خوف ہے، تم اور کسی کے پاس جاؤ۔ و عرض کریں گے پھر آپ ہمیں کس کے پاس بھیجتے ہیں۔ فرمائیں گے۔د اپنے پدر ثانی انوح کے پاس جاؤ ب کہ وہ پہلے نبی ہیں جنہیں اللہ تعالٰی نے زمین پر بھیجا وہ خدا کے شاکر بندے ہیں۔ا لوگ نوح علیہ الصلٰوۃ والسلام کے پاس حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے اے نوح و اے نبی اللہ ا آپ اہل زمین کی طرف پہلے رسول ہیں اللہ نے عبد شکور آپ کا نام رکھا، د اور آپ کو برگزیدہ کیا اور آپ کی دعا قبول فرمائی کہ زمین پر کسی کافر کا نشان نہ رکھا۔ا آپ دیکھتے ہیں کہ ہم کس حال کو پہنچے، آپ اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت کیوں نہیں کرتے ہ کہ ہمارا فیصلہ کردے۔ا نوح علیہ الصلٰوۃ والسلام فرمائیں گے ب لست ھنا کم د لیس ذا کم عندی ہ انہ لایھمنی الیوم الا نفسی ا ان ربی غضب الیوم غضبا لم یغضب قبلہ مثلہ ولن یغضب بعدہ مثلہ نفسی نفسی نفسی اذھبوا الی غیری میں اس قابل نہیں یہ کام مجھ سے نہ نکلے گا، آج مجھے اپنی جان کے سوا کسی کی فکر نہیں۔ میرے رب نے آج وہ غضب

فرمایا جو نہ اس سے پہلے کیا اور نہ اس کے بعد کرے، مجھے اپنی جان کی فکر ہے مجھے اپنی جان کا کھٹکا ہے، مجھے اپنی جان کا ڈر ہے، تم کسی اور کے پاس جاؤ۔و عرض کرینگے پھر پھر آپ ہمیں کس کے پاس بھیجتے ہیں۔فرمائیں گےب خلیل الرحمٰن ا ابراہیم کے پاس جاؤد کہ اللہ نے انہیں اپنا دوست کیا ہے۔ا لوگ ابراہیم علیہ اصلوٰۃ والسلام کے پاس حاضر ہوں گے عرض کرینگے واے خلیل الرحمٰن،اے ابراہیم ! آپ اللہ کے نبی اور اہل زمین میں اس کے خلیل ہیں آپ اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت کیجئے ہ کہ ہمارا کر دے۔اآپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس مصیبت میں گرفتار ہیں۔آپ دیکھتے نہیں ہم کس حال کو پہنچے۔ابراہیم علیہ الصلوٰۃ و السلام فرمائیں گےب لست ھنا کم دلیس ذا کم عندی ہ لایھمنی الیوم الا نفسی اان ربی قد غضب الیوم غضبًا لم یغضب قبلہ مثلہ ولن یغضب بعدہ مثلہ نفسی نفسی نفسی اذھبو اا لی غیری میں اس قابل نہیں، یہ کام میرے کرنے کا نہیں،آج مجھے اپنی جان کا تردّد ہے تم کسی اور کے پاس جاء و۔و عرض کرینگے پھر آپ ہمیں کس کے پاس بھیجتے ہیں۔فرمائینگے اتم موسٰی کے پاس جاؤب وہ بندہ جسے خدا نے توریت دی اور اس سے کلام فرمایا،اور اپنا راز دار بنا کر قرب بخشاہ اور اپنی رسالت دے کر برگزیدہ کیا۔ا لوگ موسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس حاضر ہو کر عرض کرینگے اے موسٰی !آپ اللہ کے رسول ہیں اللہ تعالٰی نے آپ کو اپنی رسالتوں اور اپنے کلام سے لوگوں پر فضیلت بخشی،اپنے رب کے پاس ہماری شفاعت کیجئے،آپ دیکھتے نہیں ہم کس حال کو پہنچے،آپ دیکھتے ہیں کہ ہم کس صدمہ میں ہیں۔موسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمائیں گےب لست ھا نکم دلیس ذا کم عندی ہ انہ لایھمنی الیوم الا نفسی اان ربی قد غضب الیوم غضبًا لم یغضب قبلہ مثلہ۔ولن یغضب بعدہ مثلہ نفسی نفسی نفسی اذھبوا الٰی غیری میں اس لائق نہیں یہ کام مجھ سے نہی ہوگا،مجھے آج اپنے سوا دوسرے کی فکر نہیں، میرے رب نے آج وہ غضب فرمایا ہے کہ ایسا نہ کبھی کیا تھا اور نہ کبھی کرے، مجھے اپنی جان کی فکر ہے، مجھے اپنی جان کا خیال ہے، مجھے اپنا جان کا خطرہ ہے، تم کسی اور کے پاس جاؤ۔و عرض کریں گے پھر آپ ہمیں کس کے پاس بھیجتے ہیں۔فرمائیں گے ا تم عیسٰی کے پاس جاؤ وہ اللہ کے بندے ہیں اور اس کے رسول اور اس کے کلمہ اور اس کی روح د کہ مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو اچھا کرتے اور مُردے جِلاتے تھے۔ا لوگ مسیح علیہ الصلوۃ کے پاس حاضر ہو کر عرض کرینگے اے عیسٰی !آپ اللہ کے رسول

اور اس کے وہ کلمہ ہیں کہ اس نے مریم کی طرف القاء فرمایا، اور اس کی طرف کی روح ہیں، آپ نے گہوارے میں کلام کیا، اپنے رب کے حضور ہماری شفاعت کیجئے کہ وہ ہمارا فیصلہ فرمادے۔ آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس اندوہ میں ہیں، آپ دیکھتے ہیں کہ ہم کس حال کو پہنچے۔ مسیح علیہ الصلٰوۃ والسلام فرمائینگے ب لست ھاناکم د لیس ذا کم عندی ہ انہ لایھمنی الیوم الا نفسی ا ان ربی قد غضب الیوم غضباً لم یغضب قبلہ مثلہ۔ ولن یغضب بعدہ مثلہ نفسی نفسی نفسی اذھبوا الٰی غیری میں اس لائق نہیں یہ کام مجھ سے نہ نکلے گا، مجھے آج اپنی جان کے سوا کسی کا غم نہیں، میرے رب نے آج وہ غضب فرمایا ہے نہ کبھی ایسا کیا نہ کرے، مجھے اپنی جان کا ڈر ہے، مجھے اپنی جان کا غم ہے، مجھے اپنی جان کا سوچ ہے، تم اور کسی کے پاس جاؤ۔ وعرض کریں گے پھر آپ ہمیں کس کے پاس بھیجتے ہیں۔ فرمائیں گے ایتوا عبدا فتح اللہ علی یدیہ ویجیئ فی ھذا الیوم اٰمنا د انطلقوا الی سید ولد آدم فانہ اول من تنشق عنہ الارض یوم القیامۃ ب ایتوا محمدا ہ ان کل متاع فی وعاء مختوم علیہ اکان یقدر علٰی مافی جوفہ حتی یفض الخاتم تم اس بندے کے پاس جاؤ جس کے ہاتھ پر اللہ نے فتح رکھی ہے، اور آج کے دن بے خوف و مطمئن ہے، اس کی طرف چلو جو تمام بنی آدم کا سردار اور سب سے پہلے زمین سے باہر تشریف لانے والا ہے، تم محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے پاس جاؤ۔ بھلا کسی سربمہر ظرف میں کوئی متاع ہو، اس کے اندر کی چیز بے مہر اٹھائے مل سکتی ہے، لوگ عرض کرینگے، نہ۔ فرمائیں گے: ان محمداً صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم خاتم النبیین وقد حضر الیوم ا اذھبوا الی محمد د فلیشفع لکم الی ربك یعنی اسی طرح محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم انبیاء کے خاتم ہیں (توجب تک وہ باب فتح نہ فرمائیں کوئی نبی کچھ نہیں کرسکتا۔) اور آج وہ یہاں تشریف فرماہیں تم انہیں کے پاس جاؤ، چاہئے کہ وہ تمہارے رب کے حضور تمہاری شفاعت کریں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم (اب وہ وقت آیا کہ لوگ تھکے ہارے، مصیبت کے مارے، ہاتھ پاؤں چھوڑے، چار طرف سے امیدیں توڑے، بارگاہ عرش جاہ، بیکس پناہ، خاتم دورہ رسالت، فاتح باب شفاعت، محبوب عــہ باوجاہت، مطلوب بُلند عزت،

عــــہ: یہ لفظ اس سفیہ کے ردّ میں ہیں جو شفاعت بالوجاہت وشفاعت بالمحبۃ کو (باقی برصفحہ آئندہ)

ملجاء عاجزان، ماوٰی بیکساں، مولائے دوجہان، حضور پر نور محمد رسول اللہ شفیع یوم النشور افضل صلوات اللہ واکمل تسلیمات اللہ واز کی تحیات واللہ وانمی برکات اللہ علیہ وعلٰی آلہٖ وصحبہٖ وعیالہٖ میں حاضر آئی، اور بہزاراں ہزار نالہائے زار ودل بیقرار وچشم اشکباریوں عرض کرتے ہیں ایا محمد ویانبی اللہ انت الذی فتح اللہ بك وجئت فی ھذا الیوم اٰمنًا انت رسول اللہ وخاتم الانبیاء اشفع لنا الٰی ربك ہ فلیقض بیننا الا ترٰی الی مانحن فیہ الا ترٰی ماقد بلغنا اے محمد، اے اللہ کے نبی! آپ وہ ہیں کہ اللہ تعالٰی نے آپ سے فتح باب کیا، اور آج آپ آمن ومطمئن تشریف لائے۔ حضور اللہ کے رسول اور انبیاء کے خاتم ہیں، اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے کہ ہمارا فیصلہ فرمادے، حضور نگاہ تو کریں ہم کس درد میں ہیں، حضور ملاحظہ تو فرمائیں ہم کس حال کو پہنچے ہیں۔ب حضور پر نور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ارشاد فرمائیں گے انا لھا وان اصاحبکم میں شفاعت کے لے ہوں، میں تمہارا وہ مطلوب ہوں جسے تمام موقف میں ڈھونڈ پھرے، صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وبارک وشرف ومجد وکرم (اللہ تعالٰی آپ پر درود وسلام، برکت وکرم وشرف اور بزرگی نازل فرمائے۔ت) اس کے بعد حضور نے اپنی شفاعت کی کیفیت

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

نہیں مانتا، حالانکہ حقیقۃً اسباب شفاعت یہی ہیں، اوران کے جو معنی اس نے تراشے وہ اس کی نری زبان درازیاں ہیں، پھر شفاعت بالاذن کا جو مطلب گھڑا محض باطل۔ اور اللہ تعالٰی کی جانب میں بے ادبی پر مشتمل۔ جیسا کہ حضرت والد قدس سرہ الماجد نے تنزیۃ الایقان اور دیگر علمائے اہل سنت نے اپنی تصانیف میں تحقیق فرمایا۔ پھر احادیث کثیرہ گواہ ہیں کہ اس کے گھڑے ہوئے معنی ہرگز واقع نہ ہوں گے، تو اس نے اس پردے میں اصل شفاعت سے انکار کیا کہ جو مانتا ہے وہ ہوگی نہیں، اور جو ہوگی اسے مانتا نہیں۔ جیسے کوئی کہے کہ میں وجودِ انسان کا منکر نہیں، مگر لوگ جسے انسان کہتے ہیں وہ معدوم ہے۔ موجود یہ ہے کہ اس کے پانچ ہاتھ ہوں اور بائیس کان ہوں، اور ستائیس ناکیں، اور پینتالیس منہ، اور پہاڑ پر چڑھ کر پیڑ پر بسیرا لیتا ہو۔ ہر عاقل جانے گا کہ یہ احمق سرے سے انسان ہی کا منکر ہے اگرچہ براہ عیاری لفظ انسان کا مقرّ ہے ۱۲ منہ)

ارشاد فرمائی۔ یہ نصف حدیث کا خلاصہ ہے۔ مسلمان اسی قدر کو بنگاہ ایمان دیکھے۔اور اولاً حق جل وعلا کی یہ حکمتِ جلیلہ خیال کرے کہ کیونکر اہل محشر کے دلوں میں ترتیب وار انبیائے عظام علیہم الصلٰوۃ والسلام کی خدمت میں جانا الہام فرمائے گا۔اور دفعۃً بارگاہ اقدس سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم میں حاضر نہ لائے گا کہ حضور تو یقینا شفیع مشفع ہیں۔ابتداءً یہیں آتے تو شفاعت پاتے۔مگر اولین وآخرین وموافقین ومخالفین خلق اللہ اجمعین پر کیونکر کھلتا کہ یہ منصب افخم اسی سید اکرم مولائے اعظم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا حصہ خاصہ ہے جس کا دامن رفیع جلیل ومنیع تمام انبیاء ومرسلین کے دست ہمت سے بُلند وبالا ہے۔پھر خیال کیجئے کہ دنیا میں لاکھوں کروڑوں کان اس حدیث سے آشنا اور بے شمار بندے اس حال کے شناسا عرصات محشر میں صحابہ وتابعین وائمئہ محدثین واولیائے کاملین وعلمائے عاملین سبھی موجود ہوں گے۔پھر کیونکر یہ جانی پہچانی بات دلوں سے ایسی بھلادی جائے گی کہ اتنی کثیر جماعتوں میں ان طویل مدتوں تک کسی کو اصلاً یاد نہ آئے گی۔پھر نوبت بنوبت حضرات انبیاء سے جواب سنتے جائیں گے۔جب مطلق دھیان نہ آئے گا کہ یہ وہی واقعہ ہے جو سچے مخبر نے پہلے ہی بتایا ہے۔پھر حضرات انبیاء علیہم الصلٰوۃ والثناء کو دیکھئے۔وہ بھی یکے بعد دیگرے انبیائے مابعد کے پاس بھیجتے جائیں گے۔یہ کوئی نہ فرمائے گا کہ کیوں بیکار ہلاک ہوتے ہو۔تمہارا مطلوب اس پیارے محبوب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے پاس ہے۔یہ سارے سامان اسی اظہار عظمت واشتہار وجاہتِ محبوب باشوکت کی خاطر ہیں۔لیقضی اللہ امرًا کان مفعولاً ،صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم (تاکہ اللہ پورا کرے جو کام ہونا ہے،اور درود وسلام نازل فرمائے اپنے محبوب پر۔ت)۔

ثانیاً: سوال شفاعت پر حضرات انبیاء کے جواب اور ہمارے حضور کا مبارک ارشاد ملا،دیکھئے یہیں مقام محمود کا مزہ آتا۔اور ابھی کالشّمس کھلا جاتاہے کہ سب نجوم رسالت ومصابیح نبوت میں افضل واعلٰی واجلی واعظم واولٰی وبُلند وبلاہوی عرب کا سورج حرم کا چاند ہے جس کے نور کے حضور ہر روشنی ماند ہے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وبارك وشرف ومجد وکرم (اللہ تعالٰی آپ پر درود وسلام وبرکت وکرم وشروف وبزرگی نازل فرمائے۔ت)اور انبیائے خمسہ کی وجہ تخصیص ظاہر کہ حضرت آدم اوّل انبیاء وپدرِ انبیاء ہیں،اور مرسلین اربعہ اولوالعزم مرسل اور وسب انبیائے سابقین سے اعلٰی وافضل،توان پر تفضیل والحمدللہ الملك الجلیل۔

ارشاد بست و ہشتم۲۸: احمد وترمذی بافادہ تحسین و تصحیح اور ابن ماجہ وحاکم وابن ابی شیبہ بسند صحیح ابی بن کعب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اذا کان یوم القیٰمۃ کنت امام البنیین وخطیبھم و صاحب شفاعتھم غیر فخر[307]۔	جب قیام کا دن ہوگا تمام انبیاء کا امام اور ان کا خطیب اور ان کا شفاعت والا ہوں گا اور کچھ فخر نہیں(صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم)

ارشاد بست و نہم۲۹: امام احمد بسند صحیح انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

انی لقائم انتظر امتی تعبر الصراط اذا جاء عیسٰی علیہ الصلٰوۃ والسلام فقال ھٰذہ الانبیاء قد جاء تك یا محمد یسألون اوقال یجتمعون الیك یدعوا اللہ ان یفرق بین جمیع الامم الی حیث یشاء اللہ لعظم ما ھم فیہ فالخلق ملجمون فی العرق فاما المؤمن فھو علیہ کالزکمۃ واما الکافر فیتغشاہ الموت قال قال یا عیسٰی انتظر حتی	میں کھڑا ہوا اپنی امت کا انتظار کرتا ہوں گا کہ صراط پر گزر جائے، اتنے میں عیسٰی علیہ الصلوۃ والسلام آکر عرض کرینگے کہ اے محمد! یہ انبیاء اللہ حضور کے پاس التماس لے کر آئے ہیں کہ حضور اللہ تعالٰی سے عرض کردیں وہ امتوں کی اس جماعت کو جہاں چاہے تفریق کردے کہ لوگ بڑی سختی میں ہیں، پسینہ لگام کی مانند ہوگیا ہے (حدیث میں فرمایا) مسلمان پر تو مثل زکام کے ہوگا، اور کافروں کو اس سے موت گھیر لے گی، حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی

[307] مسند احمد بن حنبل عن ابی بن کعب المکتب الاسلامی بیروت ۵ /۱۳۷، سنن الترمذی ابواب المناقب باب ماجاء فی فضل النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث ۳۶۳۳ ۵ /۳۵۳، سنن ابن ماجہ ابواب الزھد باب ذکر الشفاعۃ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص۳۳۰، المستدرك للحاکم کتاب الایمان دارالفکر بیروت ۱/ ۷۱، المصنف لابن ابی شیبۃ کتاب الفضائل حدیث ۳۱۶۳۱ دار الکتب العلمیۃ بیروت ۶ /۳۰۷

ارجع الیك قال فذھب نبی اللہ صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم فقام تحت العرش فلقی مالم یلق ملك مصطفی ولا نبی مرسل[308] الحدیث۔	علیہ وسلم فرمائیں گے: اے عیسٰی! آپ انتظار کریں یہاں تک کہ میں واپس آؤں۔ پھر حضور زیر عرش جا کر کھڑے ہوں گے وہاں وہ پائیں گے جو نہ کسی مقرب فرشتہ کو ملا نہ کسی نبی مرسل نے پایا۔ الحدیث۔

ارشاد سیم ۳۰: مسند احمد و صحیح مسلم میں انہیں سے مروی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اتی باب الجنة یوم القیامة فاستفتح فیقول الخازن من انت؟ فاقول محمد، فیقول بك امرت ان لا افتح لاحد من قبلك[309]۔	میں روز قیامت درجنت پر تشریف لا کر کھلواؤں گا، داروغہ عرض کرے گا: کون ہے؟ میں فرماؤں گا: محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔ عرض کرے گا: مجھے حضور ہی کے واسطے حکم تھا کہ حضور سے پہلے کسی کے لیے نہ کھولوں۔

طبرانی کی روایت میں ہے داروغہ قیام کرکے عرض کرے گا:

لا افتح لاحد قبلك ولا اقوم لاحد بعدك[310]۔	نہ میں حضور سے پہلے کسی کے لیے کھولوں، نہ حضور کے بعد کسی کے لیے قیام کروں۔

اور یہ دوسری خصوصیت ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے لیے۔

ارشاد سی ویکم ۳۱: ابو نعیم ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

انا اول من یدخل الجنة	میں سب سے پہلے جنت میں رونق افروز

[308] مسند احمد بن حنبل عن انس رضی اللہ عنه المکتب الاسلامی بیروت ۳ /۱۷۸، الترغیب والترہیب بحوالہ احمد فصل فی الشفاعة وغیرھا مصطفی البابی مصر ۴ /۴۳۶

[309] صحیح مسلم کتاب الایمان باب اثبات الشفاعة الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱ /۱۱۲، مسند احمد بن حنبل عن انس رضی اللہ عنه المکتب الاسلامی بیروت ۳ /۱۳۶

[310] انسان العیون المعروف بالسیرة حلبیة باب حین المبعث الخ المکتبه الاسلامیة بیروت ۱ /۲۳۱

ولافخر[311]۔	ہوں گا۔اور کچھ فخر نہیں۔

ارشاد سی ودوم ۳۲: صحیح مسلم میں انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

انا اکثر الانبیاء تبعا وانا اول من یقرع باب الجنۃ[312]۔	روز قیامت میں سب انبیاء سے کثرت امت میں زائد ہوں گا، سب سے پہلے میں ہی جنت کا دروازہ کھٹکھٹاؤں گا۔

مسلم کی دوسری روایت یوں ہے:

انا اول الناس یشفع فی الجنۃوانا اکثر الانبیاء تبعا[313]۔	میں جنت میں سب سے پہلا شفیع ہوں،اور میرے پیرو سب انبیاء کی امتوں سے افزوں۔

ابن النجار نے ان لفظوں سے روایت کی:

انا اول من یدق باب الجنۃ فلم تسمع الاٰذان احسن من طنین الحلق علی تلك المصاریع[314]۔	میں سب سے پہلے جنت کا دروازہ کوٹوں گا زنجیروں کی جھنکار جو ان کواڑوں پر ہو گی اس سے بہتر آواز کسی کان نے نہ سنی۔

ارشاد سی وسوم ۳۳: صحیح ابن حبان میں انھیں سے مروی، حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان لکل نبی یوم القیامۃ منبر من نور وانی لعلی اطولھا وانورھا فیجیئ منا ینادی این النبی الامی ؟قال فیقول الانبیاء کلنا	قیامت میں ہر نبی کے لئے ایک منبر نور کا ہوگا،اور میں سب سے زیادہ بُلند ونورانی منبر پر ہوں گا، منادی آکر ندا کرے گا کہاں ہیں نبی امی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔انبیاء کہیں گے ہم

---

[311] دلائل النبوۃ لابی نعیم الفصل الرابع عالم الکتب بیروت الجز الاول ص ۱۳

[312] صحیح مسلم کتاب الایمان باب اثبات الشفاعۃ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۱۱۲

[313] صحیح مسلم کتاب الایمان باب اثبات الشفاعۃ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۱۱۲

[314] کنز العمال بحوالہ ابن النجار عن انس حدیث ۳۱۸۸۶ مؤسسۃ الرسالۃ بیروت ۱۱/ ۴۰۴

نبی امی فالی اینا ارسل فیرجع الثانیة فیقول این النبی الامی العربی قال فینزل محمد صلی الله تعالٰی علیه وسلم حتی یاتی باب الجنة فیقرعه(و ساق الحدیث الی ان قال)فیفتح له فیدخل فیتجلی له الرب تبارك وتعالٰی ولا یتجلی لشیئ قبله فیخرله ساجدا[315] الحدیث	سب نبی امی ہیں کسے یاد فرمایا ہے، منادی واپس جائے گا، دوبارہ آکر یوں ندا کرے گا: کہاں ہیں نبی امی عربی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اب حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اپنے منبر اطہر سے اتر کر جنت کو تشریف لے جائیں گے، دروازہ کھلوا کر اندر جائیں گے، رب عزجلالہ ان کے لئے تجلی فرمائے گا اور ان سے پہلے کسی پر تجلی نہ کرے گا۔ حضور اپنے رب کے لئے سجدہ میں گریں گے۔ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

ارشاد سی و چہارم ۳۴: صحیحین میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

یضرب الصراط بین ظهر انی جهنم فاکون اول من یجوز من الرسل بامته[316]۔	جب پشت جہنم پر صراط رکھیں گے میں سب رسولوں سے پہلے اپنی امت کو لے کر گزر فرماؤں گا۔

ارشاد سی و پنجم ۳۵: صحیح مسلم میں حضرت حذیفہ وحضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ اور تصانیف طبرانی وابن ابی حاتم وابن مردویہ میں عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی، حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

یقوم المؤمنون حتی تزلف لهم الجنة فیأتون اٰدم فیقولون یا ابانا استفتح لنا	یعنی جب مسلمانوں کا حساب کتاب اور ان کا فیصلہ ہوچکے گا، جنت ان سے نزدیک کی جائیگی۔ مسلمان آدم علیہ الصلٰوۃ و السلام کے پاس

[315] موارد الظمان باب جامع فی البعث والشفاعة حدیث ۲۵۹۱ المطبعة السلفیه ص ۶۴۳ و ۶۴۴، الرغیب والترهیب بحواله صحیح ابن حبان فصل فی الشفاعة وغیرها مصطفی البابی مصر ۴ /۴۴۰

[316] صحیح البخاری کتاب الاذان باب فضل السجود قدیمی کتب خانہ کراچی ۱ /۱۱۱، صحیح مسلم کتاب الایمان باب اثبات رؤیة المومنین الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱ /۱۰۰

الجنة فیقول وھل اخرجکم من الجنة الا خطیئة ابیکم لست بصاحب ذٰلك ولٰکن اذھبوا الی بنی ابراھیم خلیل اللہ قال فیقول ابراھیم لست بصاحب ذٰلك انما کنت خلیلا من وراء وراء اعمدوا الی موسٰی الذی کلمہ اللہ تکلیما قال فیأتون موسٰی فیقول لست بصاحب ذٰلك اذھبوا الی عیسی کلمة اللہ و روحہ فیقول عیسٰی لست بصاحب ذٰلك فیأتون محمدا فیقوم فیؤذن له الحدیث، ھذا حدیث مسلم [317] وعند الباقین اذا جمع اللہ الاولین والاٰخرین وقضٰی بینھم وفرغ من القضاء یقول المؤمنون قد قضٰی بیننا ربنا وفرغ من القضاء یقول المومنون فمن یشفع لنا الی ربنا فیقولون قد قجی ربنا وفرغ من القضاء قم انت فاشفع لنا الی ربنا ائتوا نوحا (وساق الحدیث الی ان قال) فیاعیسٰی فیقول ادلکم علی العربی الامّی فیأتونی فیأذن اللہ لی ان اقوم الیه فیثور	حاضر ہوں گے کہ ہمارا حساب ہوچکا آپ حق سبحانہ، سے عرض کرکے ہمارے لئے جنت کا دروازہ کھلوادیجئے۔آدم علیہ السلام عذر کرینگے اور فرمائیں گے میں اس کام کا نہیں تم نوح کے پاس جاؤ۔وہ بھی انکار کرکے ابراہیم علیہ الصلوۃ والتسلیم کے پاس بھیجیں گے۔وہ فرمائیں گے میں اس کام کا نہیں تم موسٰی کلیم اللہ کے پاس جاؤ۔وہ فرمائیں گے میں اس کام کا نہیں مگر تم عیسٰی روح اللہ وکلمتہ اللہ کے پاس جاؤ وہ فرمائیں گے میں اس کام کا نہیں مگر تمہیں عرب والے نبی امّی کی طرف راہ بتاتا ہوں۔لوگ میری خدمت میں حاضر آئیں گے،اللہ تعالٰی مجھے اذن دے گا، میرے کھڑے ہوتے ہی وہ خوشبو مہکے گی جو آج تک کسی دماغ نے نہ سونگھی ہوگی، یہاں تک کہ میں اپنے رب کے پاس حاضر ہوں گا، وہ میری شفاعت قبول فرمائے گا اور میرے سر کے بالوں سے پاؤں کے ناخن تک نور کردے گا۔

[317] صحیح مسلم کتاب الایمان باب اثبات الشفاعة قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۱۱۲

مجلسی من اطیب ریح شمّها احد قط حتی اُتی ربی فیشفنی ویجعل لی نورا من شعرر أسی الی ظفر قدمی[318]۔	

ارشاد سی و ششم (۳۶): طبرانی معجم اوسط میں بسند حسن اور دار قطنی وابن النجار امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

الجنة حرِّمَت علی الانبیاء حتی ادخلها وحرمت علی الامم حتی تدخلها امتی[319]۔	جنت پیغمبروں پر حرام ہے جب تک میں اس میں داخل نہ ہوں، اور امتوں پر حرام ہے جب تک میری امت نہ داخل ہو۔

اسی طرح طبرانی نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی۔

ارشاد سی و ہفتم ۳۷: اسحٰق بن راہویہ اپنی مسند اور ابن ابی شیبہ مصنف میں امام مکحول تابعی سے راوی، امیر المومنین عمر کا ایک یہودی پر کچھ آتا تھا اس سے فرمایا: قسم اس کی جس نے محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو تمام بشر پر فضیلت بخشی، میں تجھے نہ چھوڑوں گا۔ یہودی نے قسم کھا کر حضور کی افضیلت مطلقہ کا انکار کیا۔ امیر المومنین نے اس کے طپانچہ مارا۔ یہودی نے بارگاہ رسالت میں نالشی آیا۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے امیر المومنین کو تو حکم دیا تم نے اس کو تھپڑ مارا ہے راضی کرلو، اور یہودی کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا:

[318] الخصائص الکبری باب اختصاصہ صلی اللہ علیہ وسلم بالمقام المحمود مرکز اہلسنت گجرات الہند ۲ /۲۲۲، الدرالمنثور بحوالہ الطبرانی و ابن ابی حاتم وابن مردویہ تحت الآیۃ ۱۴/۲۲ داراحیاء التراث العربی بیروت ۵/۱۷، کنزالعمال بحوالہ الطبرانی وابن ابی حاتم وابن مردویہ حدیث ۲۹۹۹ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۲ /۲۶و۲۷

[319] المعجم الاوسط حدیث ۹۴۶ مکتبۃ المعارف ریاض ۱ /۵۱۳و۵۱۲

بل یا یھودی اٰدم مصفی اللہ ابراھیم خلیل اللہ وموسٰی نجی اللہ وعیسٰی روح اللہ وانا حبیب اللہ بل یا یھودی تسمّی اللہ باسمین سمی بھا امتی ھو السلام وسمی بھا امتی المسلمین وھو المؤمن وسمی بھا امتی المؤمنین بل یا یھودی ان الجنۃ محرمۃ علی الانبیاء حتی ادخلھا وھی محرمۃ علی الامم حتی تدخلھا امتی[320]۔	بلکہ او یہودی! آدم صفی اللہ اور ابراہیم خلیل اللہ اور موسٰی نجی اللہ اور عیسٰی روح اللہ ہیں، اور میں حبیب اللہ ہوں۔ بلکہ او یہودی! اللہ تعالٰی نے اپنے دو ناموں پر میری امت کے نام رکھے۔ اللہ تعالٰی سلام ہے اور میری امت کا نام مسلمین رکھا، اللہ تعالٰی مومن ہے اور میری امت کا نام مومنین رکھا۔ بلکہ او یہودی! بہشت سب نبیوں پر حرام ہے یہاں تک کہ میں تشریف لے جاؤں۔ اور سب امتوں پر حرام ہے یہاں تک کہ میری امت داخل ہو۔

ارشاد سی وہشتم ۳۸: احمد، مسلم، ابوداود، ترمذی، نسائی عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی، حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

سلوا اللہ تعالٰی لی الوسیلۃ فانھا منزلۃ فی الجنۃ لاتبغ الا لعبد من عباد اللہ وارجوا ان اکون انا ھو، فمن سأل لی الوسیلۃ حلت علیہ الشفاعۃ[321]۔	اللہ تعالٰی سے میرے لئے وسیلہ مانگو، وہ جنت کی ایک منزل ہے کہ ایک بندے کے سوا کسی کے شایانِ شان نہیں، میں امید کرتا ہوں کہ وہ بندہ میں ہی ہوں، تو جو میرے لئے وسیلہ مانگے گا اس پر میری شفاعت اترے گی۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی حدیث مختصر میں ہے۔ صحابہ نے عرض کی: یارسول اللہ! وسیلہ

---

[320] المصنف لابن ابی شیبۃ کتاب الفضائل حدیث ۳۱۷۹۳ دارالکتب العلمیۃ بیروت ۶ /۳۳۱و۳۳۲

[321] صحیح مسلم کتاب الصلٰوۃ باب استحباب القول مثل قول المؤذن الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱ /۱۶۶، سنن الترمذی ابواب المناقب حدیث ۳۶۳۴ دارالفکر بیروت ۵ /۳۵۳و۳۵۴، سنن ابی داود کتاب الصلٰوۃ باب ما یقول اذا سمع المؤذن آفتاب عالم پریس لاہور ۱ /۷۷، سنن النسائی کتاب الاذان باب الصلٰوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۱ /۱۱۰، مسند احمد بن حنبل عن عبداللہ بن عمرو بن عاص المکتب الاسلامی بیروت ۲ /۱۶۸

کیا ہے ؟فرمایا:

اعلٰی درجۃ فی الجنۃ لاینالہا الا واحد ارجوا ان اکون ھو[322]۔	بُلند ترین درجات جنت ہے جسے نہ پائے گا مگر ایک مرد۔امید کرتا ہوں کہ وہ مرد میں ہوں۔

علماء فرماتے ہیں خدا اور سول جس بات کو بکلمہ امید وترجّی بیان فرمائیں وہ یقینی الوقع ہے۔بلکہ بعض علماء نے فرمایا: کلامِ اولیاء میں بھی رجاء تحقیق ہی کے لیے ہے۔

ذکرہ الزرقانی[323] عن صاحب النور بعض شیوخہ فی اقسام شفاعۃ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔	زرقانی نے صاحب نور سے انہوں نے اپنے بعض شیوخ سے نبی اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی شفاعت کی اقسام کے بارے میں ذکر کیا۔(ت)

ارشاد سی ونہم ۳۹: عثمان بن سعید دارمی کتاب الرد علی الجہمیۃ میں عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان اللہ رفعنی یوم القیامۃ فی اعلٰی غرفۃ من جنات النعیم لیس فوقی الاحملۃ العرش[324]۔	اللہ تعالٰی نے مجھے روز قیامت جنۃ النعیم کے سب غرفوں سے اعلٰی غرفوں میں بُلند فرمائے گا کہ مجھ سے اوپر بس خدا کا عرش ہوگا۔والحمدللہ رب العالمین۔

جلوہ سوم ارشادات انبیائے عظام وملائکہ کرام علٰی سیدہم وعلیہم الصلٰوۃ والسلام

ارشاد چہلم ۴۰: ابن جریر، ابن مردویہ، ابن ابی حاتم، بزار، ابویعلٰی، بیہقی بطریق ابوالعالیہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے معراج کی حدیث طویل میں راوی، انبیاء علیہم الصلٰوۃ والسلام نے اپنے رب کی حمد وثناء کی اور اپنے فضائل جلیلہ کے خطبے پڑھے۔ سب کے بعد حضور پر نور خاتم النبیین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا:

---

[322] سنن الترمذی ابواب المناقب حدیث ۳۶۳۲ دارالفکر بیروت ۵ /۳۵۳

[323] شرح الزرقانی علی المواھب اللدنیۃ تفضیلہ صلی اللہ علیہ وسلم بالشفاعۃ الخ دارالمعرفہ بیروت ۸ /۳۸۰

[324] الخصائص الکبرٰی بحوالہ کتاب الرد علی الجھمیۃ باب اختصاصہ صلی اللہ علیہ وسلم بالکوثر الخ مرکز اہلسنت ۲ /۲۲۶

کلھم اثنی علی ربه وانی مثن علی ربی الحمد لله الذی ارسلنی رحمة للعالمین وکافة للناس بشیرا و نذیرا وانزل علی الفرقان فیه تبیان لکل شیئ وجعل امتی خیر امة اخرجت للناس وجعل امتی امة وسطا وجعل امتی ھم الاولون والاخرون وشرح لی صدری ووضع عنی وزری ورفع لی ذکری وجعلنی فاتحا وخاتما۔	تم سب نے اپنے رب کی ثناء کی اوراب میں اپنے رب کی ثنا کرتا ہوں۔ حمد اس خدا کو جس نے مجھے تمام جہان کے لئے رحمت بھیجااور کافہ ناس کارسول بنایا خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا، اور مجھ پر قرآن اتارااور اس میں ہر چیز کا روشن بیان ہے، اور میری امت سب امتوں سے بہتر اور امت عادل،اور زمانہ میں مؤخر اور مرتبہ میں مقدم کی۔اور میرے لئے میرا سینہ کھول دیا۔اور مجھ سے میرا بوجھ اتارلیا۔اور میرے لئے میرا ذکر بُلند فرمایا۔اور مجھے فاتح باب رسالت وخاتم دور نبوت کیا۔

جب حضور اقدس خطبہ جلیلہ سے فارغ ہوئے ابراہیم علیہ الصلٰوۃ والتسلیم نے حضرات انبیاء سے فرمایا: **بھٰذا افضلکم محمدا** اسی لئے محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم تم سے افضل ہوئے (پھر جب حضور اپنے رب سے ملے رب تبارک وتعالٰی نے فرمایا: سل مانگ کیا مانگتا ہے؟) حضور نے انبیاء کے فضائل عرض کئے کہ تونے انہیں یہ کرامتیں دیں، حق جل وعلانے حضور کے فضائل اعلٰی واشرف ارشاد فرمائے کہ تمہیں یہ کچھ بخشا۔ حضور نے یہ واقعہ بیان فرماکر ارشاد فرمایا: **فضلنی ربی**[325] مجھے میرے رب نے افضل کیا۔اور اپنے فضائل وخصائص عظیمہ بیان فرمائے۔یہ حدیث دوورق طویل میں ہے۔

ارشاد چہل ویکم[٤١]: حاکم کتاب الکنی اور طبرانی اوسط اور بیہقی وابو نعیم دلائل النبوۃ میں،اور ابن عساکر ودیلمی وابن بلال ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے راوی، حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

---

[325] جامع البیان(تفسیر ابن جریر)تحت الآیة ١٧/١ داراحیاء التراث العربی بیروت ١٥/ ١٣تا١٥،دلائل النبوۃ للبیہقی باب الدلیل علی ان النبی صلی اللہ علیه وسلم عرج به الی السماء الخ دارالکتب العلمیة بیروت ٢/ ٤٠٠تا٤٠٣،الدرالمنثور بحواله ابن مردویه وابن ابی حاتم وغیرہما تحت الآیة ١٧ /١ داراحیاء التراث العربی بیروت٥/ ١٧٦تا١٧٩،الخصائص الکبرٰی بحواله ابن جریروابن ابی حاتم وابن مردویه وابویعلٰی والبیہقی باب خصوصیته باسراء الخ١/ ١٧٣تا١٧٥

قال لی جبریل قلبت الارض مشارقھا و مغاربھا فلم اجد رجلا افضل من محمد و لم اجد بنی اب افضل من بنی ھاشم[326]۔	جبریل نے مجھ سے عرض کی: میں نے پورب پچھم ساری زمین الٹ پُلٹ کر دیکھی کوئی شخص محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے افضل نہ پایا، نہ کوئی خاندان بنی ہاشم سے بہتر نظر آیا۔

امام ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں: صحت کے انوار اس متن کے گوشوں پر جھلک رہے ہیں، **نقلہ فی المواھب**[327]۔(اس کو مواہب میں نقل کیا ہے۔ت)

ارشاد چہل ودوم ۴۲: ابونعیم کتاب المعرفہ میں، اور ابن عساکر عبداللہ بن غنم سے راوی، ہم خدمت اقدس حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم میں حاضر تھے، ناگاہ ایک ابر آیا، حضور پر نور صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

سلّم علی ملك ثم قال لی، لم ازل استأذن ربی فی لقائك حتی کان ھٰذا او ان اذن لی وانی ابشرك انہ لیس احد اکرم علی اللہ منک[328]۔	مجھ سے ایک فرشتہ نے سلام کے بعد عرض کی: مدت سے میں اپنے رب سے قدمبوسی حضور کی اجازت مانگتا تھا یہاں تک کہ اب اس نے اذن دیا، میں حضور کو مژدہ دیتا ہوں کہ اللہ تعالٰی کو حضور سے زیادہ کوئی عزیز نہیں۔

ارشاد چہل وسوم ۴۳: امام ابوزکریا یحیٰی بن عائذ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی، حضرت آمنہ رضی اللہ تعالٰی عنہا قصہ ولادت اقدس میں فرماتی ہیں: مجھے تین شخص نظر آئے

[326] المعجم الاوسط حدیث ۶۲۷۱ مکتبۃ المعارف ریاض ۷ /۱۵۵، المواھب اللدنیۃ بحوالہ ابی نعیم طھارۃ نسبہ من السفاح المکتب الاسلامی بیروت ۱ /۸۷و۸۸، دلائل النبوۃ باب ذکر شرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونسبہ دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱ /۱۷۶، الخصائص الکبرٰی بحوالہ البیھقی والطبرانی وابن عساکر باب اختصاصہ صلی اللہ علیہ وسلم بطھارۃ نسبہ الخ مرکز اہلسنت ۲ /۳۸، الفردوس بمأثور الخطاب حدیث ۴۵۱۶ دارالکتب العلمیۃ بیروت ۳ /۱۸۷، فیض القدیر شرح الجامع الصغیر تحت حدیث ۶۰۷۴ دارالکتب العلمیۃ بیروت ۴ /۶۵۴و۶۵۵

[327] المواھب اللدنیۃ طھارۃ نسبہ من السفاح المکتب الاسلامی بیروت ۱ /۸۸

[328] الجامع الصغیر بحوالہ ابن عساکر حدیث ۴۶۹۸ دارالکتب العلمیۃ بیروت ۲ /۲۸۹

گویا آفتاب ان کے چہروں سے طلوع کرتا ہے، ان میں ایک نے حضور کو اٹھا کر ایک ساعت تک اپنے پروں میں چھپایا اور گوش اقدس میں کچھ کہا کہ میری سمجھ میں نہ آیا اتنی بات میں نے بھی سنی کہ عرض کرتا ہے:

ابشر یا محمد ! فما بقی لنبی علم الا وقد اعطیته فانت اکثرهم علماً واشجعهم قلباً معك مفاتیح النصرة قد البست الخوف والرعب لایسمع احد بذکرك الا وجل فؤاده وخاف قلبه وان لم یرك یا خلیفة الله۔	اے محمد! مژدہ ہو کہ کسی نبی کا کوئی علم باقی نہ رہا جو حضور کو نہ ملا ہو، تو حضور ان سب سے علم میں زائد اور شجاعت میں فائق ہیں جو نصرت کی کنجیاں حضور کے ساتھ ہیں، حضور کو رعب دبدبہ کا جامہ پہنایا ہے، جو حضور کا نام پاک سنے گا اس کا جی ڈر جائے گا اور دل سہم جائے گا اگرچہ حضور کو دیکھا نہ ہو اے اللہ کے نائب!۔

ابن عباس فرماتے ہیں:

کان ذٰلك رضوان خازن الجنان[329]۔	یہ رضوان داروغہ جنت تھے، علیہ الصلٰوۃ والسلام۔

ارشاد چہل وچہارم ۴۴: احمد، ترمذی، عبد بن حمید، ابن مردویہ، بیہقی، ابو نعیم حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ اور بزار حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ سے بصورت موقوف اور ابن سعد عبداللہ بن عباس وام المومنین صدیقہ وام المومنین ام سلمہ وام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہن سے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی طرف مرفوعًا راوی شب اسرٰی جب حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے براق پر سوار ہونا چاہا وہ چمکا، جبریل امین علیہ الصلوۃ والتسلیم نے فرمایا: **أبمحمد تفعل هذا**[330] **(وفی المرفوع)**

[329] الخصائص الکبرٰی بحوالہ ابی زکریا یحیی بن عائذ باب ما ظهر فی لیلة مولده صلی الله تعالٰی علیه وسلم من المعجزات والخصائص مرکز اہلسنت برکات رضا گجرات الہند ۱/ ۴۹

[330] سنن الترمذی ابواب التفسیر باب سورۃ بنی اسرائیل حدیث ۳۱۴۲ دار الفکر بیروت ۵/ ۹۰، الدر المنثور بحوالہ احمد وعبدبن حمید والترمذی وابن مردویه وابی نعیم والبیهقی تحت الآیة ۱/۱۷ دار احیاء التراث العربی بیروت ۵/ ۱۸۴، الخصائص الکبرٰی باب خصوصیته صلی الله علیه وسلم بالاسراء مرکز اہلسنت برکات رضا گجرات ہند ۱/ ۱۵۶

الا تستحیین یا براق[331]،(وعند البزار)اسکنی[332](ثم اتفقوا فی المعنی واللفظ لانس)فواللہ مارکبك خلق قط اکرم علی اللہ منه۔ کیا محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ساتھ یہ گستاخی،اے براق! تجھے شرم نہیں آتی۔ ٹھہر کہ خدا کی قسم تجھ پر کبھی کوئی ایسا شخص نہ سوار ہوا جو اللہ کے نزدیک ان سے زیادہ عزت والا ہو۔فارفض عرقا اس کہنے سے براق کو پسینہ چھوٹ پڑا۔یہ روایت بطریق قتادہ عن انس تھی۔اور بیہقی وابن جریر وابن مردویہ نے بطریق عبدالرحمٰن بن ہاشم بن عتبہ عن یونس یوں روایت کی کہ روح القدس علیہ الصلٰوۃ والسلام نے فرمایا:مه یا براق فواللہ مارکب مثله[333] ہیں اے براق! اللہ کی قسم! تجھ پر کوئی ان کا ہمرتبہ سوار نہ ہوا۔اوریہی تینوں محدث ابن ابی حاتم وابن عساکر ابو سعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی،حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:کانت الانبیاء ترکبھا قبلی[334] مجھ سے پہلے انبیاء اس پر سوار ہوا کرتے تھے۔

ارشاد چہل وپنجم ۴۵:آدم علیہ الصلوۃ والسلام کا قول وحی اول میں گزرا کہ محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم تمام مخلوقات سے زیادہ اللہ کو پیارے اوراس کی درگاہ میں سب سے قدرت وعزت میں بُلند ہیں[335]۔

ارشاد چہل وششم ۴۶: مسیح علیہ الصلٰوۃ والسلام کا قول ارشاد ہفتم میں گزرا کہ

---

[331] الدرالمنثور بحوالہ ابن سعد وام سلمہ وام ھانی وعائشہ وابن عباس تحت الآیۃ ۱۷/۱ بیروت ۵/ ۱۸۳،الخصائص الکبرٰی باب خصوصیتہ صلی اللہ علیہ وسلم بالاسراء مرکز اہلسنت برکات رضا گجرات الہند ۱/ ۱۷۹

[332] الدرالمنثور بحوالہ البزار عن علی تحت الآیۃ ۱۷/۱دار احیاء التراث العربی بیروت ۵/ ۱۹۲،البحر الزخار(البزار)حدیث ۵۰۸مکتبۃ العلوم والحکم المدینۃ المنورہ ۲/ ۱۴۶

[333] الخصائص الکبرٰی بحوالہ ابن جریروابن مردویہ والبیہقی باب خصوصیتہ صلی اللہ علیہ وسلم بالاسراء ۱/ ۱۵۵،الدرالمنثور بحوالہ ابن جریروابن مردویہ والبیہقی تحت الآیۃ ۱۷/۱ دار احیاء التراث العربی بیروت ۵/ ۱۶۴

[334] الدرالمنثور عن ابی سعید الخدری تحت الآیۃ ۱۷/۱ دار احیاء التراث العربی بیروت ۵/ ۱۷۰،الخصائص الکبرٰی بحوالہ عن ابی سعید الخدری باب خصوصیتہ صلی اللہ علیہ وسلم بالاسراء مرکز اہلسنت ۱/ ۱۶۷

[335] دلائل النبوۃ للبیہقی باب ماجاء فی تحت رسول اللہ الخ دار الکتب العلمیۃ بیروت ۵/ ۴۸۹،الشفاء بتعریف حقوق المصطفٰی الباب الثالث المطبعۃ الشرکۃ الصحافیۃ ۱/ ۱۳۸

محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سردار جملہ بنی آدم ہیں[336]۔

احادیث امامۃ الانبیاء

ان حدیثوں کو میں نے یہاں تک تاخیر کردی کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے شب معراج اپنا امام الانبیاء ہونا خود بیان فرمایا، اور جبریل امین علیہ الصلٰوۃ والسلام نے حضور کو امام کیا، اور جمیع انبیاء ومرسلین علیہم الصلٰوۃ والتسلیم نے اسے پسند رکھا، توان حدیثوں کو ارشاد حضور والا اور ارشاد ملائکہ وارشاد انبیاء سب سے نسبت ہے۔ لہٰذا سب جلوؤں کے بعد ان کی تجلی مناسب ہوئی۔

ارشاد چہل وہفتم ۴۷: شب اسرٰی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا انبیائے کرام علیہ الصلٰوۃ والسلام کی امامت فرمانا، حدیث ابو ہریرہ وحدیث انس وحدیث ابن عباس وحدیث ابن مسعود وحدیث ابی لیلٰی وحدیث ابو سعید وحدیث ام ہانی وحدیث ام المومنین صدیقہ وحدیث ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالٰی عنہم واثر کعب احبار رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے مروی ہوا۔ (ابو ہریرہ) رضی اللہ تعالٰی عنہ سے صحیح مسلم میں ہے حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے اپنے آپ کو جماعت انبیاء میں دیکھا، موسٰی وعیسٰی وابراہیم علیہم الصلٰوۃ والتسلیم کو نماز پڑھتے پایا **فحانت** عــــہ **الصلوۃ فاممتھم**[337] پھر نماز کا وقت آیا میں نے امامت فرمائی۔ (انس) رضی اللہ تعالٰی عنہ سے نسائی کی روایت میں ہے:

عــــہ: عز هذا المتن فی المواهب تصحيح مسلم من رواية عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنه ولم اره فيه عنه انما هو عنده من ابی هريرة وعجب ان الزرقانی ايضًا اقره فاللہ تعالٰی اعلم ۱۲ منه۔

اس متن کو مواہب میں بروایت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ صحیح مسلم کی طرف منسوب کیا ہے حالانکہ میں نے اس کو مسلم بروایت ابن مسعود نہیں دیکھا مسلم کے نزدیک تو یہ بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہے حیرت ہے کہ زرقانی نے بھی اس کو مقرر رکھا ہے۔ اللہ تعالٰی بہتر جانتا ہے ۱۲ منہ (ت)۔

---

[336] مسند احمد بن حنبل عن ابی بکر الصدیق ۱/ ۵ و مسند ابی یعلٰی عن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ ۱/ ۵۹، موارد الظمآن حدیث ۲۵۸۹ ص ۶۴۲ و ۶۴۳ و کنز العمال حدیث ۳۹۷۵۰ ۱۴/ ۶۲۸ و ۶۲۹

[337] صحیح مسلم کتاب الایمان باب الاسراء برسول اللہ الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۹۶

جمع لی الانبیاء فقدمنی جبریل حین امتھم[338]۔	میرے لئے انبیاء جمع کئے گئے، جبریل نے مجھے آگے کیا، میں نے امامت فرمائی۔

ابن ابی حاتم کی روایت میں ہے:

فلم البث الا یسیرا حتی اجتمع ناس کثیر ثم اذن مؤذن واقیمت الصلٰوۃ فقمنا صفوفا ننتظر من یؤمنا فاخذ بیدی جبریل فقدمنی فصلیت بھم فلما انصرفت قال جبریل یا محمد ! اتدری من صلی خلفك ؟ قلت لا، قال صلّٰی خلفك کل نبی بعثه الله[339]۔	مجھے کچھ ہی دیر ہوئی تھی کہ بہت لوگ جمع ہوگئے، موذن نے اذان کہی اور نماز برپا ہوئی، ہم سب صف باندھے منتظر تھے کہ کون امام ہوتا ہے۔ جبریل نے میرا ہاتھ پکڑ کر آگے کیا، میں نے نماز پڑھائی، سلام پھیرا، تو جبریل نے عرض کی: حضور نے جانا کس کس نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی؟ فرمایا: نہ۔ عرض کی: ہر نبی کہ خدا نے بھیجا حضور کے پیچھے نماز میں تھا۔

طبرانی و بیہقی وابن جریر وابن مردویہ کی روایت موقوفہ میں ہے:

ثم بعث له اٰدم فمن دونه من الانبیاء فامھم رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم[340]۔	حضور کے لیے آدم اور ان کے بعد جتنے نبی ہوئے سب اٹھائے گئے، حضور نے ان کی امامت فرمائی، صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم۔

(ابن عباس) رضی اللہ تعالٰی عنہما سے احمد وابو نعیم وابن مردویہ بسند صحیح راوی، جب حضور مسجد اقصی میں تشریف لائے نماز کو کھڑے ہوئے فاذا النبیون اجمعون یصلون معه[341] کیا دیکھتے ہیں کہ سارے انبیاء حضور کے ساتھ نماز میں ہیں۔

---

[338] سنن النسائی کتاب الصلٰوۃ فرض الصلٰوۃ الخ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۱/ ۷۸

[339] الدر المنثور بحوالہ ابن ابی حاتم تحت الآیۃ ۱۷/ ۱ دار احیاء التراث العربی بیروت ۵/ ۱۶۳، الخصائص الکبری باب خصوصیتہ صلی اللہ علیہ وسلم بالاسراء الخ مرکز اہلسنت برکات رضا گجرات الہند ۱/ ۱۵۴

[340] الخصائص الکبری باب خصوصیتہ صلی اللہ علیہ وسلم بالاسراء الخ مرکز اہلسنت برکات رضا گجرات الہند ۱/ ۱۵۶، الدر المنثور بحوالہ ابن جریر وابن مردویہ والبیہقی تحت الآیۃ ۱۷/ ۱ دار احیاء التراث العربی بیروت ۵/ ۱۶۵

[341] الدر المنثور بحوالہ احمد وابی نعیم وابن مردویہ تحت الآیۃ ۱۷/ ۱ دار احیاء التراث العربی بیروت ۵/ ۱۸۸، الخصائص الکبرٰی احمد و ابی نعیم وابن مردویہ باب خصوصیتہ صلی اللہ علیہ وسلم بالاسراء مرکز اہلسنت ۱/ ۱۵۹

(ابن مسعود) رضی اللہ تعالٰی عنہ سے حسن بن عرفہ ابو نعیم وابن عساکر نے روایت کی: میں مسجد میں تشریف لے گیا، انبیاء کو پہچانا، کوئی قیام میں ہے کوئی رکوع میں، کوئی سجود میں، ثم اقیمت الصلٰوۃ فامتھم[342] پھر نماز برپا ہوئی میں ان سب کا امام ہوا۔

(ابو لیلٰی) رضی اللہ تعالٰی عنہ سے طبرانی وابن مردویہ راوی، حضور پر نور وجبریل امین صلی اللہ تعالٰی علیہما وسلم بیت المقدس پہنچے، وہاں کچھ لوگ بیٹھے دیکھے، انہوں نے کہا: مرحبا بالنبی الامی (نبی امی کو خوش آمدید۔ت)

اور ان میں ایک پیر تشریف فرما تھے، حضور نے پوچھا: جبریل! یہ کون ہیں؟ عرض کی: یہ حضور کے باپ ابراہیم اور یہ موسٰی و عیسٰی ہیں، ثم اقیمت الصلٰوۃ فتدافعوا حتی قدموا محمدا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم[343] پھر نماز قائم ہوئی، امامت ایک نے دوسرے پر ڈالی، یہاں تک کہ سب نے مل کر محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو امام کیا۔

(ابو سعید) رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ابن اسحاق راوی، ملاقات انبیاء علیہم الصلٰوۃ والسلام ذکر کرکے کہتے ہیں: فصلی بھم ثم اتی باناء فیہ لبن حضور نے انہیں نماز پڑھائی، پھر ایک برتن میں دودھ حاضر کیا گیا، الحدیث[344]۔

(ام ہانی) رضی اللہ تعالٰی عنہا سے ابو یعلٰی وابن عساکر راوی، نشرلی رھط من الانبیاء فیھم ابراہیم وموسٰی وعیسٰی فصلیت بھم[345]۔ ایک جماعت انبیاء جس میں ابراہیم وموسٰی وعیسٰی تھے میرے لئے اٹھائی گئی، میں نے انہیں نماز پڑھائی۔

---

[342] الدر المنثور بحوالہ عرفہ وابی نعیم وابن مردویہ وابن عساکر تحت الآیۃ ۱۷/ ۱ بیروت ۵ /۱۸۰، الخصائص الکبرٰی بحوالہ ابن عرفہ وابی نعیم باب خصوصیتہ صلی اللہ علیہ وسلم بالاسراء الخ مرکز اہلسنت برکات رضا گجرات الہند ۱/ ۱۶۲

[343] الخصائص الکبرٰی بحوالہ الطبرانی وابن مردویہ باب خصوصیتہ صلی اللہ علیہ وسلم بالاسراء الخ مرکز اہلسنت برکات رضا گجرات الہند ۱/ ۱۷۱، الدر المنثور الطبرانی وابن مردویہ تحت الآیۃ ۱۷/ ۱ دار احیاء التراث العربی بیروت ۵ /۱۷۹

[344] السیرۃ النبویۃ لابن ہشام ذکر الاسراء والمعراج دار الکتب العلمیۃ بیروت ۲۸۷

[345] الدر المنثور بحوالہ ابی یعلٰی وابن عساکر تحت الآیۃ ۱۷/ ۱ دار احیاء التراث العربی بیروت ۵ /۱۸۲، الخصائص الکبرٰی بحوالہ ابی یعلٰی و ابن عساکر باب خصوصیتہ صلی اللہ علیہ وسلم بالاسراء الخ مرکز اہلسنت برکات رضا گجرات الہند ۱/ ۱۷۸

امہات المومنین عــــہ۱ وام اہانی وابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہم سے ابن سعد نے عــــہ۲ نے

عــــہ۱: یہ حدیث وہی ہے کہ زیر ارشاد چہل و چہارم گزری۔

عــــہ۲: وقع فی الدرالمنثور للامام الجلیل الجلال السیوطی مانصہ اخرج ابن سعد وابن عساکر عن عبد اللہ بن عمر وام سلمۃ وعائشہ وام ھانی وابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنھم[346] الخ

امام جلال الدین سیوطی کی درمنثور میں واقع ہے جس کی نص یہ ہے کہ اس کو روایت کیاہے ابن سعد اور ابن عساکر نے عبداللہ بن عمر، ام سلمہ، عائشہ، ام ہانی اور ابن عباس سے رضی اللہ تعالٰی عنہم الخ۔

اقول: نقل ابن عمر من خطاء النساخ وصوابہ ابن عمرو فان الامام قال فی الخصائص الکبری قال ابن سعد انا الواقدی حدثنی اسامۃ بن زید اللیثی عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ عن ام سلمۃ الخ وقال فی اٰخرہ اخرجہ ابن عساکر[347] اھ۔ ظھرت معہ فائدۃ اخرٰی وھو ان ابن عمرو رضی اللہ تعالٰی عنھما انما یرویہ عن ام المؤمنین ام سلمۃ رضی اللہ تعالٰی عنھا فلا یعد مفرزًا عنھا وفائدۃ اخرٰی عن ابن عساکر

میں کہتاہوں کہ ابن عمر کو نقل کرنا کاتبوں کی غلطی ہے، درست یہ ہے کہ وہ ابن عمرو ہیں کیونکہ امام نے خصائص کبرٰی میں فرمایا ابن سعد نے کہا ہمیں واقدی نے خبر دی ہے مجھے حدیث بیان کی اسامہ بن زید لیثی نے عمرو بن شعیب سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے ام سلمہ سے الخ اس کے آخر میں کہا کہ ابن عساکر نے اس کی تخریج کی اھ۔ اس سے ایک اور فائدہ ظاہر ہوا، وہ یہ کہ ابن عمرو رضی اللہ تعالٰی عنہما نے اس کو ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کرتے ہیں لہٰذا اس کو ام سلمہ سے الگ حدیث شمار نہیں کیا جائے گا۔ ایک اور فائدہ یہ کہ ابن عساکر (باقی برصفحہ آئندہ)

[346] الدر المنثور تحت الآیۃ ۱۷/۱ دار احیاء التراث العربی بیروت ۵ / ۱۸۳

[347] الخصائص الکبری باب خصوصیتہ صلی اللہ علیہ وسلم بالاسراء الخ مرکز اہلسنت برکات رضا گجرات الہند ۱/ ۱۷۹

روایت کی:

رأیت الانبیاء جمعوا لی فرأیت ابراہیم وموسٰی و عیسٰی فظننت انہ لابدلھم ان یکون لھم امام فقدمنی جبریل حتی صلیت بین ایدیھم[348]۔	میں نے ملاحظہ فرمایا کہ انبیاء میرے لئے جمع کئے گئے، میں نے ان میں خلیل وکلیم ومسیح کو بھی دیکھا، میں سمجھا اس جماعت کا کوئی امام ضرور چاہیے، جبریل نے مجھے آگے کیا، میں نے ان کی امامت فرمائی۔

(کعب احبار) رحمۃ اللہ علیہ سے امام واسطی راوی:

فاذن جبریل ونزلت الملئکۃ من السماء وحشر اللہ لہ المرسلین فصلی النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بالملئکۃ والمرسلین[349]۔	جبریل نے اذان کہی، اور آسمان سے فرشتے اترے اور اللہ تعالٰی نے حضور کے لیے مرسلین جمع فرماکر بھیجے۔ حضور نے ملائکہ ومرسلین کی امامت فرمائی۔

فائدہ: امامت ملائکہ کی دوسری حدیث ان شاء اللہ تعالٰی تابش چہارم میں آئے گی۔ اور حدیث طویل ابی ہریرہ مذکورہ ارشاد چہلم میں ہے:

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) انما اخرجہ بسندہ عن ابن سعد فلاظھر ان یقال اخرج ابن سعد من طریقہ ابن عساکر۔ واللہ تعالٰی اعلم ۱۲ منہ۔	نے اپنی سند کے ساتھ ابن سعد سے اس کی تخریج کی۔ چنانچہ زیادہ ظاہر یوں کہنا ہے کہ اس کی تخریج کی ابن سعد نے، ان کے طریق سے ابن عساکر نے، اور اللہ تعالٰی خوب جانتا ہے۔ (ت)

[348] الدرالمنثور بحوالہ ابن سعد تحت الآیۃ ۱۷/۱ داراحیاء التراث العربی بیروت ۵/ ۱۸۳، الخصائص الکبرٰی بحوالہ ابن سعد باب خصوصیتہ صلی اللہ علیہ وسلم بالاسراء الخ مرکز اہلسنت برکات رضا گجرات الہند ۱/ ۱۷۹

[349] الدرالمنثور بحوالہ الواسطی تحت الآیۃ ۱۷/۱ داراحیاء التراث العربی بیروت ۵/ ۱۹۹

دخل فصلی مع الملئکة[350]۔ اور ابن مردویہ راوی عن ھشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لما اسری بی الی السماء اذن جبریل فظننت الملئکة انہ یصلی بھم فقدمنی فصلیت بالملئکة[351]۔	داخل ہوئے اور فرشتوں کے ساتھ نماز پڑھی۔(ت) ابن مردویہ نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: شب معراج جب میں آسمان پر تشریف لے گیا، جبریل نے اذان دی، ملائکہ سمجھے ہمیں جبریل نماز پڑھائیں گے۔ جبریل نے مجھے آگے کیا، میں نے ملائکہ کی امامت فرمائی۔

تذییل

ارشاد چہل وہشتم[۴۸]: اسی میں منقول شفا شریف میں حدیث نقل فرمائی:

اطمع ان اکون اعظم الانبیاء اجرًا یوم القیامة[352]۔	میں طمع کرتا ہوں کہ قیامت میں میرا ثواب سب انبیاء سے زیادہ ہو۔

ارشاد چہل ونہم[۴۹]: اسی میں منقول:

اما ترضون ان یکون ابراھیم وعیسٰی کلمة اللہ فیکم یوم القیامة ثم قال انھما فی امتی یوم القیٰمة[353]۔	کیا تم راضی نہیں کہ ابراہیم خلیل اللہ وعیسٰی کلمۃ اللہ روز قیامت تم میں شمار کئے جائیں۔ پھر فرمایا: وہ دونوں روز قیامت میری امت ہوں گے۔

---

[350] الدر المنثور بحوالہ عن ابی ھریرۃ تحت الآیۃ ۱۷/۱ دار احیاء التراث العربی بیروت ۵ /۱۷۵، الخصائص الکبری باب خصوصیتہ صلی اللہ علیہ وسلم بالاسراء الخ مرکز اہلسنت برکات رضا گجرات الہند ۱ /۱۷۲

[351] الخصائص الکبری بحوالہ ابن مردویہ باب خصوصیتہ صلی اللہ علیہ وسلم بالاسراء الخ مرکز اہلسنت برکات رضا گجرات الہند ۱/ ۱۷۶، الدر المنثور بحوالہ ابن مردویہ تحت الآیۃ ۱۷/۱ دار احیاء التراث العربی بیروت ۵ /۱۹۳

[352] الشفاء بتعریف حقوق المصطفٰی فصل فی تفضیلہ صلی اللہ علیہ وسلم فی القیٰمۃ المطبعۃ الشرکۃ الصحافیۃ ۱ /۱۶۹

[353] الشفاء بتعریف حقوق المصطفٰی فصل فی تفضیلہ صلی اللہ علیہ وسلم فی القیٰمۃ المطبعۃ الشرکۃ الصحافیۃ ۱ /۱۶۹

ارشاد پنجاہم ۵۰: افضل القری میں فتاوی امام شیخ الاسلام سراج بلقینی سے ہے جبریل علیہ الصلوۃ والسلام نے حضور سے عرض کی:

ابشر فانك خیر خلقه وصفوته من البشر حباك الله بما لم یحب به احد من خلقه لاملكا مقربا ولانبیا مرسلا الحدیث[354]۔	مژدہ ہو کہ حضور بہترین خلق خدا ہیں، اس نے تمام آدمیوں میں سے حضور کو چن لیا، اور وہ دیا کہ سارے جہان میں سے کسی کو نہ دیا، نہ کسی مقرب فرشتہ کو، نہ کسی مرسل نبی کو۔

ارشاد پنجاہ ویکم ۵۱: علامہ شمس الدین ابن الجوزی اپنے رسالہ میلاد میں ناقل، حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے حضرت جناب مولی المسلمین علی مرتضٰی کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم سے فرمایا:

یا ابا الحسن ان محمدًا رسول رب العٰلمین وخاتم النبیین وقائد الغر المحجلین سید جمیع الانبیاء والمرسلین الذی تنبأ واٰدم بین الماء والطین رؤف بالمؤمنین شفیع المذنبین ارسله الله الی کافّة الخلق اجمعین[355]۔	اے ابوالحسن! بیشک محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم رب العالمین کے رسول ہیں، اور پیغمبروں کے خاتم، اور روشن رو، اور روشن دست وپاوالوں کے پیشوا، تمام انبیاء ومرسلین کے سردار نبی ہوئے جبکہ آدم (علیہ الصلوۃ والسلام) آب وگِل میں تھے۔ مسلمانوں پر نہایت مہربان، گنہگاروں کے شفیع، اللہ تعالٰی نے انہیں تمام عالم کی طرف بھیجا۔

ارشاد پنجاہ ودوم ۵۲: بعض احادیث میں مذکور ہے:

لی مع الله وقت لایسعنی فیه ملك ولا نبی مرسل۔ ذکرہ الشیخ فی مدارج النبوۃ[356]۔	میرے لئے خدا کے ساتھ ایک ایسا وقت ہے جس میں کسی مقرب فرشتے یا مرسل نبی کی گنجائش نہیں (اس کو شیخ نے مدارج النبوۃ میں ذکر فرمایا ہے۔ت)

---

[354] افضل القری لقراء ام القرٰی تحت الشعر ۱ المجمع الثقافی ابو ظہبی ۱/ ۱۲۱

[355] بیان المیلاد النبوی (اردو) ادارہ معارف نعمانیہ لاہور ص ۱۰۱

[356] الاسرار الموضوعۃ حدیث ۷۶۴ دار الکتب العلمیۃ بیروت ص ۱۹۷، کشف الخفاء حدیث ۲۱۵۷ دار الکتب العلمیۃ بیروت ۲/ ۱۵۶

ارشاد پنجاہ وسوم [۵۳]: مولانا فاضل علی قاری شرح شفامیں علامہ تلمسانی سے ناقل،ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہمانے روایت کی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا جبریل نے آکر مجھے یوں سلام کیا:

السلام علیك یا اول،السلام علیك یاآخر،السلام علیك یاظاہر،السلام علیك یاباطن۔	اے اول آپ پر سلام،اے آخر آپ پر سلام،اے ظاہر آپ پر سلام،اے باطن آپ پر سلام۔(ت)

میں نے کہا:اے جبریل!یہ تو خالق کی صفتیں ہیں مخلوق کو کیونکر مل سکتی ہیں؟عرض کی:میں نے خدا کے حکم سے حضور کو کیوں سلام کیا ہے اس نے حضور کو ان صفتوں سے فضیلت اور تمام انبیاء و مرسلین پر خصوصیت بخشی ہے،اپنے نام وصفت سے حضور کے لئے نام وصفت مشتق فرمائے ہیں۔حضور **اول** نام رکھاہے کہ حضور سب انبیاء سے آفرینش میں مقدم ہیں۔اور **آخر** اس لئے کہ ظہور میں سب سے مؤخر۔اور آخر امم کی طرف خاتم الانبیاء ہیں اور **باطن** اس لئے کہ اللہ تعالٰی نے حضور کے باپ آدم(علیہ الصلوۃ والسلام)کی پیدائش سے دو ہزار برس پہلے ساق عرش پر سرخ نور سے اپنے نام کے ساتھ حضور کا نام لکھااور مجھے حضور پر درود بھیجنے کا حکم دیا۔میں نے ہزار سال حضور پر درود بھیجا یہاں تک کہ حق جل وعلانے حضور کو مبعوث کیا۔خوشخبری دیتے اور ڈر سناتے۔اور اللہ تعالٰی کی طرف سے اس کے حکم سے بلاتے اور چراغ تاباں۔اور **ظاہر** اس لئے حضور کا نام رکھاکہ اس نے اس زمانہ میں حضور کو تمام ادیان پر غلبہ دیااور حضور کا شرف و فضل سب آسمان وزمین پر آشکارا کیا،توان میں کوئی ایسا نہیں جس نے حضور پر درود نہ بھیجا،اللہ تعالٰی حضور پر درود بھیجے،حضور کارب محمود ہے اور حضور محمد۔اور حضور کارب اول وآخر وظاہر وباطن ہے اور حضور اول وآخر وظاہر وباطن ہیں۔یہ عظیم بشارت سن کر حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا:

الحمدللہ الذی فضلنی علی جمیع النبیین حتی فی اسمی وصفتی[357] ھکذانقل وقال روی التلمسانی عن ابن عباس وظاہرہ انہ	حمد اس خدا کو جس نے مجھے تمام انبیاء پر فضیلت دی یہاں تک کہ میرے نام اور صفت ہیں۔یوں ہی نقل کیا ہے اور کہا کہ تلمسانی نے ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی ہے اور اس کا

[357] شرح الشفاء للملاعلی القاری فصل فی تشریف اللہ تعالٰی بما سماہ الخ دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱/ ۵۱۵

خرجه بسنده الی ابن عباس فان ذٰلك هو الذی یدل علیه روی کمافی الزرقانی، والله سبحانه تعالٰی اعلم۔	ظاہر یہ ہے کہ تلمسانی نے ابن عباس تک اپنی سند کے ساتھ اس کی تخریج کی کیونکہ اس پر لفظ ''روی'' دلالت کرتا ہے جیسا کہ زرقانی میں ہے، اور اللہ سبحانہ تعالٰی خوب جانتا ہے۔ (ت)

تابش سوم طرق وروایات وحدیث خصائص

حدیث خصائص وہ حدیث ہے جس میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اپنے خصائص جمیلہ ارشاد فرمائے جو کسی نبی و رسول نے نہ پائے۔اور انکی وجہ سے اپنا تمام انبیاء اللہ پر تفضیل فرمانا ذکر فرمایا۔یہ روایت متواتر المعنٰی ہے۔امام قاضی عیاض نے شفا شریف میں اسے پانچ صحابہ کی روایت سے آنا بیان فرمایا: ابوذر، ابن عمر، ابن عباس، ابوہریرہ، جابر رضی اللہ تعالٰی عنہم۔ پھر حدیث کے چار پانچ متفرق جملے نقل کئے۔علامہ قسطلانی نے مواہب لدنیہ میں فتح الباری شرح صحیح بخاری امام علامہ ابن حجر عسقلانی سے اخذ کرکے اس پر کلام لکھا جس میں احادیث حذیفہ وعلی مرتضٰی رضی اللہ تعالٰی عنہما کی طرف بھی اشارہ واقع ہوا، مگر سوا حدیث جابر وابوہریرہ کے کہ صحیحین میں وارد ہے کوئی روایت پوری نقل نہ کی۔ فقیر غفر اللہ تعالٰی لہ نے کتب کثیرہ کے مواضع متفرقہ قریبہ وبعیدہ سے اس کے طرق وروایات وشواہد ومتابعات کو جمع کیا۔تو اس وقت کی نظر میں اسے چودہ ۱۴ صحابی کی روایت سے پایا: ابوہریرہ، حذیفہ، ابو درداء، ابوامامہ، سائب بن یزید، جابر بن عبداللہ، عبداللہ بن عمرو، ابوذر، ابن عباس، ابو موسٰی اشعری، ابو سعید خدری، مولا علی، عوف بن مالک، عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین۔ان میں ہر ایک کی حدیث اس وقت کاملاً میرے پیش نظر ہے۔امام خاتم الحفاظ علامہ ابن حجر عسقلانی پھر امام علامہ احمد قسطلانی نے چھ طرق مختلفہ کی تطبیق سے ان خصائص ونفائس کا عدد جو ان حدیثوں میں متفرقاً وارد ہوئے سولہ عــــہ سترہ تک

عــــہ: وجه التردد ان الامام نص علی انه ینتظم بها ای بهٰذه الاحادیث سبع عشرة	تردد کی وجہ یہ ہے کہ امام قسطلانی نے نص فرمائی ہے کہ ان احادیث سے سترہ خصلتیں حاصل ہوتی ہیں۔الخ لیکن ان کی حدیث بزار (باقی برصفحہ آئندہ)

پہنچایا۔ فقیر غفراللہ لہ نے ان کے کلام پر اطلاع سے پہلے مبلغ شمار تیس ۳۰ تک پایا والحمدللہ ربّ

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

خصلة[358] اھ لكن فيها حديث البزار عن ابن عباس فضلت على الانبياء بخصلتين كان شيطانى كافرا فعاننى الله عليه فاسلم وقال ونسيت الاخرى[359] وقد كان العدد قبل ذلك خمسة عشر فالحافظ ضم الخصلتين وجعلها سبع عشرة وعندى فى عد المنسية خصلة بحيالها تامل ظاهر لجواز ان تكون بعض ماعدت وقول الزرقانى هى مبنية فى رواية البيهقى فى الدلائل عن ابن عمر مرفوعًا فضلت على اٰدم بخصلتين كان شيطانى كافرا فاعاننى الله عليه حتى اسلم وكان ازواجى عونًا لى كان شيطان

بروایت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما میں ہے کہ مجھے انبیاء پر دو خصلتوں سے فضیلت دی گئی۔ میرا شیطان کافر تھااللہ تعالٰی نے اس پر میری مدد فرمائی تو وہ مسلمان ہوگیا، اور کہا کہ دوسری کو میں بھول گیا ہوں۔ اس سے پہلے تعداد پندرہ تھی پھر حافظ نے دو خصلتیں انکے ساتھ ملا کر انہیں سترہ بنادیا۔ میرے نزدیک بھولی ہوئی خصلت کو الگ خصلت شمار کرنے میں تامل ظاہر ہے، اس لئے کہ ممکن ہے وہ انہی خصلتوں میں سے ایک ہو جن کا پہلے شمار کیا جاچکا ہے۔ اور زرقانی کا قول کہ وہ خصلتیں دلائل النبوۃ میں بیہقی کی اس روایت میں بیان ہوئی ہیں جو ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے مرفوعًا مروی ہے کہ مجھے آدم پر دو خصلتوں سے فضیلت دی گئی۔ میرا شیطان کافر تھا تو اللہ تعالٰی نے میری اس پر مدد فرمائی یہاں تک کہ وہ مسلمان ہوگیا اور میری بیویاں (باقی برصفحہ آئندہ)

[358] المواهب اللدنية المقصد الرابع الفصل الثانى المكتب الاسلامى بيروت ۲ /۵۹۶

[359] المواهب اللدنية المقصد الرابع الفصل الثانى المكتب الاسلامى بيروت ۲ /۵۹۶

العٰلمین۔ یہ بھی انہی دو اماموں کے اس فرمانے کی تصدیق ہے کہ بغور کامل تتبع احادیث کرے۔ ممکن ہے کہ اس سے زائد پائے۔ حالانکہ فقیر کو نہ اس وقت کمال تفحص کی فرصت، نہ مجھ جیسے کوتاہ دست قاصر النظر کی ناقص تلاش میں داخل۔ اگر کوئی عالم وسیع الاطلاع استقرار پر آئے تو عجب نہیں کہ عدد طرق وشمار خصائص اس سے بھی بڑھ جائے۔ قصد کرتا ہوں کہ ان شاء اللہ العزیز اس رسالہ اور اس کے بعد ان مسائل کثیرہ عـــہ۱ کے جواب سے جو حیدرآباد عـــہ۲ وبنگلور عـــہ۳ و

(بقیہ صفحہ حاشیہ گزشتہ)

اٰدم کافرًا وکانت زوجتہ عونا علیہ[360]۔

اقول: لایعری عن بحث لان الکلام ھٰھنا فی التفضیل علی اٰدم وثم فی التفضیل علی الانبیاء طرّا واختصاصہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم باعانۃ الازواج من بین الانبیاء قاطبۃً یحتاج الی ثبوت، وبالجملۃ لایلزم من ھذا ان نکون المنسیۃ ھو ھذہ واذا لم یتبین الامر جاز ان تکون احدی ما مرت فلا یحسن عدھا مفرزۃ۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

میری معاون ہیں جبکہ آدم علیہ السلام کا شیطان کافر تھا اور ان کی بیوی ان کے مخالف تھی۔

میں کہتا ہوں یہ بحث سے خالی نہیں کہ یہاں کلام آدم علیہ السلام پر افضلیت کے بارے میں ہے جبکہ وہاں تمام انبیاء پر افضلیت کے بارے میں۔ اور نبی اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا اعانت ازواج کے ساتھ تمام انبیاء کے درمیان اختصاص محتاج ثبوت ہے۔ خلاصہ یہ کہ اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ بھول جانے والی خصلت یہی ہے۔ اور جب معاملہ ظاہر نہ ہوا تو ممکن ہے کہ وہ خصلت گزشتہ خصلتوں میں سے ہی ایک ہو، چنانچہ اس کو الگ خصلت شمار کرنا مستحسن نہیں ہے۔ اور اللہ تعالٰی خوب جانتا ہے۔ ۱۲منہ (ت)

عـــہ۱: یعنی بست وہفتم مسئلہ چاردہ از حیدرآباد وچار از خیرآباد وپنج ازیں شہر ویک از بدایوں وباقی از باقی ۱۲منہ۔

یعنی ستائیس مسئلے چودہ حیدرآباد، چار خیرآباد، پانچ اسی شہر اور ایک بدایوں سے جبکہ باقی باقی شہروں سے ۱۲منہ (ت)

عـــہ۲: مرسلہ مولوی عبدالعزیز صاحب قادری از پربھلے ضلع حیدرآباد۔

عـــہ۳: مرسلہ مولوی سید فخر الدین صاحب واعظ صوفی از ڈاکمنڈ نیلگری ۱۲منہ۔

[360] شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیۃ المقصد الرابع الفصل الثانی دار المعرفۃ بیروت ۵/ ۲۰۶

پنجاب وسلطان پور وخیر آباد وغیرہا بلاد اور خاص شہر کے آئے ہوئے ہیں، اوراس مسئلہ مونگیری کیوجہ سے برعایت الاقدام فالاقدام ان کے جواب تعویق میں پڑے ہیں بحول اللہ تعالٰی فراغ پاکر اس حدیث کے جمع طُرق میں ایک رسالہ بنام **البحث الفاحص عن طرق حدیث الخصائص** لکھوں، اوراس میں ہر طریق وروایت کو مفصل جداگانہ نقل کرکے خصائص حاصلہ پر قدرے کلام کروں، **وباللہ التوفیق لارب غیرہ** (اور اللہ کی توفیق ہے اس کے سوا کوئی پروردگار نہیں۔ت)۔

یہاں بخوف تطویل صرف صدر احادیث کی طرف اشارہ کرتا ہوں جن میں ارشاد ہوا کہ مجھے سب انبیاء پر ان وجوہ پر تفضیل ملی، مجھے وہ خوبیاں عطا ہوئیں جو کسی نے نہ پائیں۔ کہ اس رسالہ کا مقصود اتنے ہی پارہ سے حاصل۔ **وللہ الحمد**۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مسلم اور اس کے قریب بزار نے بسند جید، اور ابن جریر وابن ابی حاتم وابن مردویہ وبزار وابویعلٰی وبیہقی نے حدیث معراج میں روایت کی، طریق اول میں ہے: **فضلت علی الانبیاء بست**[361]۔ میں چھ وجہ سے سب انبیاء پر تفضیل دیا گیا۔

دوم میں اس قدر اور زائد: **لم یعطھا کان قبلی**[362]۔ مجھ سے پہلے وہ فضائل کسی کو نہ ملے۔

سوم میں ہے: **فضلنی ربی بستٍ**[363]۔ مجھے میرے رب نے چھ۶ باتوں سے تفضیل دی۔

حذیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے احمد، مسلم، نسائی، ابن ابی شیبہ، ابن خزیمہ، بیہقی، ابونعیم راوی: **فضلنا علی الناس بثلث**[364]۔ ہمیں تین۳ وجہ سے تمام لوگوں پر فضیلت ہوئی۔

---

[361] صحیح مسلم کتاب المساجد ومواضع الصلٰوۃ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱ /۱۹۹، الخصائص الکبرٰی بحوالہ البزار عن ابی ھریرۃ باب اختصاصہ صلی اللہ علیہ وسلم بشرح الصدر مرکز اہلسنت ۲ /۱۹۶

[362] الخصائص الکبرٰی بحوالہ البزار عن ابی ھریرۃ باب اختصاصہ صلی اللہ علیہ وسلم بشرح الصدر مرکز اہلسنت ۲ /۱۹۶

[363] الخصائص الکبرٰی بحوالہ البزار عن ابی ھریرۃ باب اختصاصہ صلی اللہ علیہ وسلم بشرح الصدر مرکز اہلسنت ۲ /۱۹۶

[364] صحیح مسلم کتاب المساجد ومواضع الصلٰوۃ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱ /۱۹۹، کنزا لعمال بحوالہ ط وحم ون وابن خزیمۃ حدیث ۳۱۹۱۲ و ۳۲۰۷۵ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۱۱/ ۴۰۹و۴۴۱، المصنف لابن ابی شیبۃ کتاب الفضائل حدیث ۳۱۶۴۰ دارالکتب العلمیۃ بیروت ۶ /۳۰۸، صحیح ابن خزیمۃ جماع ابواب التیمم حدیث ۲۶۴ المکتب الاسلامی بیروت ۱ /۱۳۳، دلائل النبوۃ للبیہقی باب ماجاء فی تحدث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنعمۃ ربہ دارالکتب العلمیہ بیروت ۵ /۴۷۵

ابو درداء سے طبرانی کبیر میں راوی: **فضلت باربع**[365] میں نے چار وجہ سے فضیلت پائی۔ابو امامہ کی حدیث بھی انہیں لفظوں سے شروع ہے: **اخرجہ احمد والبیھقی**[366] احمد و بیہقی نے اس کی تخریج کی ہے۔ت) سائب بن یزید:

فضلت علی الانبیاء بخمس۔رواہ الطبرانی[367]۔	میں پانچ وجہ سے انبیاء پر فضیلت دیا گیا۔(اس کو طبرانی نے روایت کیا ہے۔ت)

جابر بن عبداللہ:

اعطیت خمسًا لم یعطھن احد قبلی۔رواہ البخاری و مسلم والنسائی[368]۔	میں پانچ چیزیں دیا گیا کہ مجھ سے پہلے کسی کو نہ ملیں (اس کو بخاری، مسلم اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ت)

عبداللہ بن عمرو بن العاص:

عند احمد والبزار والبیھقی باسناد صحیح۔	احمد، بزار اور بیہقی کے نزدیک صحیح اسناد کے ساتھ۔(ت)

ابو ذر، احمد، دارمی، ابن ابی شیبہ، ابو یعلی، ابو نعیم، بیہقی، بزار باسناد جید، ابن عباس **احمد والبخاری فی التاریخ والطبرانی والثلثۃ الاخری فی حدیث بسند حسن** (احمد اور بخاری نے تاریخ میں اور طبرانی اور تین دوسرے ایک حدیث میں سند حسن کے ساتھ۔ت)

---

[365] کنز العمال بحوالہ طب عن ابی الدرداء حدیث ۳۱۹۴۶ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۱۱/ ۴۱۴

[366] مسند احمد بن حنبل عن ابی امامۃ الباھلی المکتب الاسلامی بیروت ۵/ ۲۵۶، کنز العمال بحوالہ ھق عن ابی امامۃ الباھلی حدیث ۳۱۹۳مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۱۱/ ۴۱۳

[367] المعجم الکبیر عن سائب بن یزید عن ابی امامۃ الباھلی حدیث ۶۶۷۴ المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت ۷/ ۱۵۵

[368] صحیح البخاری کتاب التیمم وقولہ تعالٰی فلم تجد وا ماء الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۴۸، صحیح مسلم کتاب المساجد ومواضع الصلٰوۃ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۱۹۹، سنن النسائی کتاب الغسل والتیمم باب التیمم بالصعید نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ۱/ ۷۳

ابو موسٰی احمد وابن ابی شیبۃ والطبرانی باسناد حسن (احمد، ابن ابی شیبہ اور طبرانی سند حسن کے ساتھ۔ت)

ابو سعید الطبرانی فی الاوسط بسند حسن (طبرانی اوسط میں سند حسن کے ساتھ۔ت)

مولٰی علی عند البزار وابی نعیم (بزار اور ابو نعیم کے نزدیک۔ت) ان چھ ۶ روایات میں بھی پانچ ہی چیزیں ذکر فرمائیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کسی نے نہ پائیں۔اول[369] وثانی[370] میں احد قبلی ہے۔ثالث[371] میں الانبیاء۔اور زائد باقیوں میں نبی قبلی ہے۔اور حاصل سب عبارتوں کا واحد۔اور مولی علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ سے **طریق دوم** میں بے تعین عدد ہے:

اعطیت مالم یعط احد من الانبیاء	مجھے وہ ملا جو کسی نبی نے نہ پایا۔

[369] مسند احمد بن حنبل عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص المکتب الاسلامی بیروت ۲/ ۲۲۲

[370] مسند احمد بن حنبل عن ابی ذر رضی اللہ تعالٰی عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۵ /۱۶۱،الترغیب والترهیب فصل فی الشفاعة وغیرہا مصطفی البابی مصر ۴ /۴۳۳، کنز العمال بحوالہ الدارمی وغیرہ حدیث ۳۲۰۶۱ مؤسسة الرسالة بیروت ۱۱ /۴۳۸، اتحاف السادة المتقین بحوالہ ابی یعلی وغیرہ صفة الشفاعة دار الفکر بیروت ۱۰ /۴۸۸، المصنف لابن ابی شیبہ کتاب الفضائل حدیث ۳۱۶۴۱ دار الکتب العلمیة بیروت ۶ /۳۰۸

[371] التاریخ الکبیر ترجمہ ۲۱۵۲ سالم ابو حماد دار البازمکہ المکرمہ ۴ /۱۱۴، الخصائص الکبری عن ابی ذر باب اختصاصہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بالمقام المحمود مرکز اہلسنت ہند ۲ /۲۲۳

اخرجه ابن ابی شیبة[372]۔	(ابن ابی شیبہ نے اس کی تخریج کی۔ت)۔

طریق سوم میں ہے:

اعطیت اربعا لم یعطهن احد من انبیاء الله تعالٰی قبلی اخرجه احمد[373] والبیهقی بسند حسن۔	مجھے چار چیزیں عطا ہوئیں کہ مجھ سے پہلے کسی نبی الله کو نہ ملیں۔(احمد و بیہقی نے سند حسن کے ساتھ اس کی تخریج کی ہے۔ ت)

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے طریق دوم میں ہے:

فضلت علی الانبیاء بخصلتین۔اخرجه البزار[374]۔	میں دو باتوں سے تمام انبیاء پر فضیلت دیا گیا۔(بزار نے اس کی تخریج کی ہے۔ت)

عوف بن مالک کی حدیث میں بھی پانچ ہیں۔مگریوں کہ:

اعطینا اربعالم یعطهن احدکان قبلنا وسألت ربی الخامسة فاعطانیها[375] (وهی ماهی)۔	ہمیں چار فضیلتیں ملیں کہ ہم سے پہلے کسی کو نہ دی گئیں۔اور میں نے اپنے رب سے پانچویں مانگی اس نے وہ بھی مجھے عطافرمائی،اور وہ تو وہی ہے،یعنی اس پانچویں خوبی کا کہنا ہی کیا ہے۔

پھر چار بیان فرما کر وہ نفیس پانچویں یوں ارشاد فرمائی:

سألت ربی ان لایلقاہ عبدمن امتی یوحدہ الا ادخله الجنة۔اخرجه ابو یعلٰی[376]۔	میں نے اپنے رب سے مانگا میری امت کا کوئی بندہ اس کی توحید کرتا ہوا اس سے نہ ملے مگر یہ کہ اس کو داخل بہشت فرمائے ابویعلی نے اس کی تخریج کی ہے۔ت)

---

[372] المصنف لابن ابی شیبة کتاب الفضائل حدیث ۳۱۶۴۳ دار الکتب العلمیة بیروت ۶ /۳۰۸

[373] مسند احمد حنبل عن علی رضی الله عنه المکتب الاسلامی بیروت ۱ /۱۵۸

[374] المواہب اللدنیة بحواله البزار عن ابن عباس المقصد الرابع الفصل الثانی المکتب الاسلامی بیروت ۲ /۲۹۶

[375] الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان عن عوف بن مالك حدیث ۶۳۶۵ مؤسسة الرساله بیروت ۹ /۱۰۴

[376] الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان عن عوف بن مالك بحواله ابی یعلی حدیث ۶۳۶۵ مؤسسة الرساله بیروت ۹ /۱۰۴

عبادہ بن صامت کی روایت میں ہے:

ان النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم خرج فقال ان جبریل اتانی فقال اخرج فحدث بنعمۃ اللہ التی انعم بھا علیك فبشرنی بعشر لم یؤتھا نبی قبلی۔ اخرجہ ابن ابی حاتم[377] وعثمان بن سعید الدارمی فی کتاب الرد علی الجھمیۃ وابو نعیم۔	جبریل نے میرے پاس حاضر ہو کر عرض کی: باہر جلوہ فرما کر اللہ تعالٰی کے وہ احسان جو حضور پر کئے ہیں بیان فرمائیے۔ پھر مجھے دس فضیلتوں کا مژدہ دیا کہ مجھ سے پہلے کسی نے نہ پائیں۔ (ابن ابی حاتم اور عثمان بن سعید دارمی نے کتاب الرد علی الجھمیہ میں اور ابو نعیم نے اس کی تخریج کی ہے۔ت)

ان روایات ہی سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ اعداد مذکورہ میں حصر مراد نہیں، کہیں دو فرماتے ہیں، کہیں تین، کہیں چار، کہیں پانچ، کہیں چھ، کہیں دس [عـــہ۱]، اور حقیقۃً سو اور دو سو پر بھی انتہا نہیں۔ امام علامہ جلال الدین سیوطی قدس سرہ [عـــہ۲] نے خصائص کبرٰی میں اڑھائی سو کے قریب حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے خصائص جمع کئے۔ اور یہ صرف ان کا علم تھا، ان سے زیادہ علم والے زیادہ جانتے تھے۔ اور علمائے ظاہر سے علمائے باطن کو زیادہ معلوم ہے۔ پھر تمام علوم عالم اعظم حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے ہزاروں منزل ادھر منقطع ہیں۔ جس قدر حضور اپنے فضائل وخصائص جانتے ہیں دوسرا کیا جانے گا، اور حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے زیادہ علم والا ان کا مالک و مولٰی جل وعلا، "اَنَّ اِلٰى رَبِّكَ الْمُنْتَهٰى ﴿۴۲﴾"[378] (بیشک تمہارے رب ہی کی طرف منتہی ہے۔ت)

عـــہ۱: عجائب لطائف سے ہے کہ فقیر کے پاس ان احادیث سے تیس ۳۰ خاصے جمع ہوئے کما مر (جیسا کہ گزرا۔ت) اور دو سے دس تک جو اعداد حدیثوں میں آئے انہیں جمع کیے تو تیس ۳۰ ہی آتے ہیں ۱۲منہ۔

عـــہ۲: حضرت والا قدس سرہ الماجد نے بھی النقاوۃ النقویۃ فی الخصائص النبویۃ میں ایک جملہ صالحہ ذکر فرمایا۔ جزا اللہ علماء الامۃ خیر جزاء اٰمین ۱۲منہ (اللہ تعالٰی علمائے امت کو بہترین جزاء عطا فرمائے۔ آمین۔ت)

---

[377] الخصائص الکبرٰی باب اختصاصہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم الخ مرکز اہلسنت گجرات الہند ۲/ ۱۸۸

[378] القرآن الکریم ۵۳/ ۴۲

جس نے انہیں ہزاروں فضائل عالیہ وجلائل غالیہ دیئے،اور بے حد وبے شمار ابدالآباد کے لیے رکھے۔"وَلَلْاٰخِرَۃُ خَیۡرٌ لَّکَ مِنَ الۡاُوۡلٰی ؕ"[379] (اور بیشک پچھلی گھڑی آپ کے لیے پہلی سے بہتر ہے۔ت)۔اسی لئے حدیث میں ہے حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم جناب صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں:

یا ابابکر لم یعلمنی حقیقۃ غیر ربی۔ذکرہ العلامۃ الفاسی فی مطالع المسرات[380]۔	اے ابوبکر! مجھے ٹھیک ٹھاک جیسا میں ہوں میرے رب کے سوا کسی نے نہ پہچانا(اس کو علامہ فاسی نے مطالع المسرات میں ذکر فرمایا ہے۔ت)

ع تراچناں کہ توئی دیدہ کجا بیند بقدر بینش خود ہر کسے کند ادراک

(تجھے جیسا کہ تو ہے کوئی آنکھ کیسے دیکھ سکتی ہے،ہر کوئی اپنی بینائی کے مطابق ادراک کرتا ہے۔ت)

صلی اللہ تعالٰی علیک وعلٰی اٰلک واصحابک اجمعین۔

تابش چہارم آثار صحابہ وبقیہ موعوداتِ خطبہ

روایت اولٰی ۱: بیہقی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی:

ان محمدا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اکرم الخلق علی اللہ یوم القیامۃ[381]۔	بیشک محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم قیامت میں اللہ تعالٰی کے حضور تمام مخلوق الٰہی سے عزت وکرامت میں زائد ہیں۔

روایت دوم ۲: احمد،بزار،طبرانی بسند ثقات اسی جناب سے راوی:

ان اللہ تعالٰی نظر الی قلوب العباد فاختار منھا قلب محمد صلی اللہ	اللہ تعالٰی نے اپنے بندوں کے دلوں پر نظر فرمائی،تو ان میں سے محمد صلی اللہ تعالٰی

[379] القرآن الکریم ۹۳/ ۴

[380] مطالع المسرات مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد ص۱۲۹

[381] الخصائص الکبرٰی بحوالہ البیہقی باب اختصاصہ صلی اللہ علیہ وسلم بشرح الصدر مرکز اہلسنت ۲/ ۱۹۸

تعالٰی علیہ وسلم فاصطفاہ لنفسہ[382]۔	علیہ وسلم کے دل کو پسند فرمایا، اسے اپنی ذات کریم کے لیے چن لیا۔

روایت سوم ۳: دارمی و بیہقی عبداللہ بن سلام عـــہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی:

ان اکرم خلیقۃ اللہ علی اللہ ابو القاسم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم[383]۔	بیشک اللہ تعالٰی کے نزدیک تمام مخلوق سے زیادہ مرتبہ و وجاہت والے ابو القاسم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ہیں۔

روایت چہارم ۴: ابن سعد بطریق مجالد شعبی عن عبدالرحمٰن بن زید بن الخطاب سے راوی، زید بن عمرو بن نفیل کہتے تھے: میں شام میں تھا، ایک راہب کے پاس گیا اور اس سے کہا مجھے بت پرستی و یہودیت و نصرانیت سب سے نفرت ہے۔ کہا: توتم دین ابراہیم چاہتے ہو، اے اہل مکہ کے بھائی! ءتم وہ دین مانگتے ہو جو آج کہیں نہیں ملے گا، اپنے شہر کو چلے جاؤ،

فان نبیا یبعث من قومك فی بلدك یأتی بدین ابراھیم بالحنیفۃ وھو اکرم الخلق علی اللہ[384]۔	کہ تمہاری قوم سے تمہارے شہر میں ایک نبی مبعوث ہوگا وہ ابراہیم علیہ الصلٰوۃ والتسلیم کا دین حنیف لائے گا، وہ تمام جہان سے زیادہ اللہ تعالٰی کو عزیز ہے۔

یہ زید بن عمرو موحدان جاہلیت سے ہیں، اور ان کے صاحبزادے سعید بن زید اجلہ صحابہ و عشرہ مبشرہ سے۔ رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین۔

روایت پنجم ۵: ابن ابی شیبہ و ترمذی بافادہ تحسین اور حاکم بہ تصریح تصحیح اور ابو نعیم

عـــہ: حجۃ ابن حجر فی شرح الھمزیۃ۔

[382] مسند احمد بن حنبل عن عبداللہ بن مسعود المکتب الاسلامی بیروت ۱/ ۳۷۹، البحر الزخار (مسند البزار) مسند عبداللہ بن مسعود حدیث ۱۷۰۲ مکتبۃ العلوم والحکم مدینۃ المنورہ ۵/ ۱۱۹، المعجم الکبیر حدیث ۸۵۹۳ المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت ۹/ ۱۲۱

[383] الخصائص الکبرٰی بحوالہ البیہقی باب اختصاصہ صلی اللہ علیہ وسلم بشرح الصدر مرکز اہلسنت گجرات ہند ۲/ ۱۹۸

[384] الطبقات الکبرٰی ذکر علامات النبوۃ فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دار صادر بیروت ۱/ ۱۶۲

وخرائطی ابو موسٰی اشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، ابوطالب چند سردارانِ قریش کے ساتھ ملک شام کو گئے، حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ہمراہ تشریف فرما تھے، جب صومعہ راہب یعنی بحیرا کے پاس اترے، راہب صومعہ سے نکل کران کے پاس آیا، اور اس سے پہلے جو قافلہ جاتا تھا راہب نہ آتا، نہ اصلا ملتفت ہوتا، اب کی بار خود آیا اور لوگوں کے بیچ گزرتا ہوا حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم تک پہنچا۔ حضور اقدس کا دست مبارک تھام کر بولا: **ھذا سید العٰلمین ھذا رسول رب العٰلمین یبعثه الله رحمة للعٰلمین** یہ تمام جہان کے سردار ہیں، یہ رب العالمین کے رسول ہیں، اللہ تعالٰی انہیں تمام عالم کے لئے رحمت بھیجے گا۔ سرداران قریش نے کہا: تجھے کیا معلوم ہے؟ کہا: جب تم اس گھاٹی سے بڑھے کوئی درخت و سنگ نہ تھا جو سجدے میں نہ گرے، اور وہ نبی کے سوا دوسروں کو سجدہ نہیں کرتے، اور میں انہیں مہر نبوت سے پہچانتا ہوں، ان کے استخوانِ شانہ کے نیچے سیب کے مانند ہے۔ پھر راہب واپس گیا اور قافلہ کے لیے کھانا لایا، حضور تشریف نہ رکھتے تھے آدمی طلب کو گیا، تشریف لائے، ابر سر پر سایہ گستر تھا۔ راہب بولا: **انظروا الیه غمامة تظله**، وہ دیکھو ابران پر سایہ کئے ہے۔ قوم نے پہلے سے درخت کا سایہ گھیر لیا تھا، حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے جگہ نہ پائی دھوپ میں تشریف فرما ہوئے، فورًا پیڑ کا سایہ حضور پر جھک آیا۔ راہب نے کہا: **انظروا الی فیئ الشجرة مال الیه**[385]۔ وہ دیکھو پیڑ کا سایہ انکی طرف جھکتا ہے۔

شیخ محقق نے لمعات[386] میں فرمایا: امام ابن حجر عسقلانی اصابہ میں فرماتے ہیں: رجال ثقات اس حدیث کے راوی سب ثقہ ہیں۔

روایت ششم ۶: ابونعیم حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، یہ ایک شب

---

[385] الخصائص الکبرٰی باب سفر النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرکز اہلسنت برکات رضا ہند ۱/ ۸۳، سنن جامع الترمذی کتاب المناقب حدیث ۳۶۴۰ دارالفکر بیروت ۳/ ۳۵۶و۳۵۷، المصنف لابن ابی شیبة کتاب المغازی حدیث ۳۶۵۳۰ دارالکتب العلمیة بیروت ۷/ ۳۲۸، المستدرك علی الصحیحین کتاب التاریخ استغناء آدم علیه السلام دارالفکر بیروت ۲/ ۶۱۵، دلائل النبوة (لابی نعیم) ذکر خروج رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم الی الشام عالم الکتب بیروت ۱/ ۵۳

[386] الخصائص الکبرٰی باب سفر النبی صلی اللہ علیہ وسلم مع ابی طالب الی الشام مرکز اہلسنت ہند ۱/ ۸۴

صحرائے شام میں تھے، ہاتف جن نے انہیں بعثت حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی خبر دی۔ صبح راہب کے پاس جا کر قصہ بیان کیا، کہا:

قد صدقوك يخرج من الحرم ومهاجره الحرم وهو خير الانبياء [387]۔	جنوں نے تجھ سے سچ کہا، حرم سے ظاہر ہونگے اور حرم کو ہجرت فرمائیں گے، اور وہ تمام انبیاء سے بہتر ہیں۔

روایت ہفتم: ابن عساکر ابو نعیم خرائطی بعض صحابہ خثعمیین سے راوی: ہم ایک شب اپنے بت کے پاس تھے اور اسے ایک مقدمہ میں پنچ کیا تھا ناگاہ ہاتف نے پکارا:۔

يا ايها الناس ذووا الاجسام　　ما انتم وطائش الاحكام
ومسند الحكم الى الاصنام　　هذا نبی سيد الانام
اعدل ذی حكم من الاحكام　　يصدع بالنور وبالاسلام
ويزجر الناس عن الآثام　　مستعلن فی البلد الحرام [388]

(اے بت پرست لوگو! تم احکام کو بیان کرنے والے نہیں ہو، اپنا مقدمہ بتوں کے پاس لے جانے والے ہو۔ یہ نبی ہے جو کائنات کا سردار ہے، احکام کے فیصلے کرنے میں سب سے بڑا عادل ہے، نور اسلام کو کھول کر بیان کرتا ہے، لوگوں کو گناہوں سے روکتا ہے، بلد حرام (مکہ مکرمہ) میں ظاہر ہونے والا ہے۔ت)

ہم سب ڈر کر بت کو چھوڑ گئے اور اس شعر کے چرچے رہے یہاں تک کہ ہمیں خبر ملی۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم مکہ میں ظہور فرما کر مدینہ تشریف لائے، میں حاضر ہو کر مشرف باسلام ہوا۔

روایت ہشتم۸: خرائطی وابن عساکر مرداس بن قیس دوسی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، میں خدمت اقدس حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم میں حاضر ہوا حضور

---

387 الخصائص الکبرٰی بحوالہ ابو نعیم باب ماسمع من الکہان الخ مرکز اہلسنت گجرات ہند ۱/ ۱۰۷

388 تاریخ دمشق الکبیر اخبار الاحبار بنبوتہ الخ داراحیاء التراث العربی بیروت ۳/ ۲۵۷، دلائل النبوۃ لابی نعیم ذکر ما سمع من الجن الخ عالم الکتب بیروت ۱/ ۳۳ و۳۴، الخصائص الکبرٰی باب ماسمع من الکہان والاصوات الخ مرکز اہلسنت گجرات ہند ۱/ ۱۰۷

کے پاس کہانت کا ذکر تھا کہ بعثت اقدس سے کیونکر متغیر ہو گئی۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمارے یہاں اس کا ایک واقعہ گزرا ہے میں حضور میں عرض کروں۔ ہماری ایک کنیز تھی خاصہ نام، کہ ہمارے علم میں ہر طرح نیک تھی، ایک دن آکر بولی: اے گروہ دوس! تم مجھ میں کوئی بدی جانتے ہو؟ ہم نے کہا: بات کیا ہے؟ کہا: میں بکریاں چراتی تھی، دفعۃً ایک اندھیرے نے مجھے گھیرا اور وہ حالت پائی جو عورت مرد سے پاتی ہے مجھے حمل کا گمان ہے، جب ولادت کے دن قریب آئے ایک عجیب الخلق لڑکا جنی جس کے کتے کے سے کان تھے وہ ہمیں غیب کی خبریں دیتا اور جو کچھ کہتا اس میں فرق نہ آتا، ایک دن لڑکوں میں کھیلتے کھیلتے کودنے لگا اور تہبند پھینک دیا اور بُلند آواز سے چلّایا! اے خرابی! خدا کی قسم اس پہاڑ کے پیچھے گھوڑے ہیں ان میں خوبصورت خوبصورت نوعمر۔ یہ سن کر ہم سوار ہوئے، ویسا ہی پایا۔ سواروں کو بھگایا، غنیمت لوٹی۔ جب حضور کی بعثت ہوئی اس دن سے جو خبریں دیتا جھوٹ ہوتیں۔ ہم نے کہا تیرا برا ہو یہ کیا حال ہے؟ بولا مجھے خبر نہیں کہ جو مجھ سے سچ کہتا تھا اب کیوں جھوٹ بولتا ہے، مجھے اس گھر میں تین دن بند کردو۔ ہم نے ایسا ہی کیا، تین دن پیچھے کھولا، دیکھیں تو وہ ایک آگ کی چنگاری ہو رہا ہے۔ بولا: اے قوم دوس! **حرست السماء وخرج خیرالانبیاء** آسمان پر پہرہ مقرر ہوا اور بہترین انبیاء نے ظہور فرمایا۔ ہم نے کہا: کہاں؟ کہا: مکہ میں، اور میں مرنے کو ہوں، مجھے پہاڑ کی چوٹی پر دفن کردینا، مجھ میں آگ بھڑک اٹھے گی، جب ایسا دیکھو **باسمك اللھم**[389] (تیرے نام سے اے اللہ!) کہہ کر مجھے تین پتھر مارنا میں بجھ جاؤں گا۔ ہم نے ایسا ہی کیا۔ چند روز بعد حاجی لوگ آئے اور ظہور حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کی خبر لائے۔

اگرچہ یہ قول اس جنی اور حقیقۃً اس جن کا تھا جس نے اسے خبر دی، مگر ممکن تھا کہ اسے احادیث مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم میں گنا جاتا، کہ حضور نے سنا اور انکار نہ فرمایا۔ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم۔

روایت نہم[۹]: ابو نعیم حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے حدیث طویل میلاد جمیل میں راوی حضرت آمنہ رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں: جب حمل اقدس میں چھ مہینے گزرے ایک

---

[389] تاریخ دمشق الکبیر اخبار الاخبار بنبوتہ الخ داراحیاء التراث العربی بیروت ۳ /۱۵۶، الخصائص الکبرٰی بحوالہ الخرائطی وابن عساکر باب حراسۃ السماء الخ مرکز اہلسنت گجرات ہند ا /۱۱۱ و ۱۱۲

شخص نے سوتے میں مجھے ٹھوکر ماری اور کہا:

یا امنة انك قد حملت بخیر العالمین طرا فاذا ولدته فسمیه محمدا[390]۔	اے آمنہ! تمھارے حمل میں وہ ہے جو تمام جہان سے بہتر ہے۔جب وہ پیدا ہوں ان کا نام محمد رکھنا صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ واصحابہ وسلم۔

روایت دہم ۱۰: ابو نعیم حضرت بریدہ وابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہم سے راوی، حضرت آمنہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے ایام حمل مقدس میں خواب دیکھا کوئی کہنے والا کہتا ہے:

انك قد حملت بخیر البریة وسید العالمین فاذا ولدته فسمیه احمداو محمدا[391]	تمھارے حمل میں بہترین عالم وسردار عالمیاں ہیں،جب پیدا ہوں ان کا نام احمد ومحمد رکھنا صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ واصحابہ وسلم۔

روایت یازدہم ۱۱: ابن سعد وحسن بن جراح زید بن اسلم سے راوی، حضرت آمنہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے جناب حلیمہ رضوان اللہ تعالٰی علیہا سے فرمایا: مجھ سے خواب میں کہا گیا:

انك ستلدین غلاما فسمیه احمدا وهو سید العالمین[392]۔	عنقریب تمھارے لڑکا ہوگا ان کا نام احمد رکھنا،وہ تمام عالم کے سردار ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم۔

روایت دوازدہم ۱۲: بزار عـــہ حضرت امیر المومنین مولی المسلمین علی مرتضی کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم سے راوی:

لما اراد الله ان یعلم رسوله	جب حق جل وعلانے اپنے رسول کو اذان

عـــہ: یہ حدیث اس حدیث مرتضوی کا تتمہ جو زیر ارشاد چہل وچہارم گزری لہٰذا جدا شمار نہ ہوئی ۱۲منہ۔

---

[390] الخصائص الکبرٰی بحوالہ ابی نعیم باب ماظھر فی لیلۃ مولدہ الخ مرکز اہلسنت گجرات ہند ۱/ ۴۸

[391] دلائل النبوۃ لابی نعیم الفصل الحادی عشر عالم الکتب بیروت ۱/ ۴۰

[392] الطبقات الکبرٰی ذکر علامات النبوۃ الخ دار صادر بیروت ۱/ ۱۵۱

الاذان اتاہ جبریل بدابۃ یقال لہ البراق(او ذکر جماحھا وتسکین جبریل ایاھا)قال فرکبھا حتی انتھی الی الحجاب الذی یلی الرحمان وساق الحدیث فیہ ذکر تاذین الملك وتصدیق اللہ تعالٰی علیہ وسلم فقدمہ قام اھل السموات فیھم ادم ونوح عـــہ۱ فیومئذ اکمل اللہ لمحمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم الشرف علی اھل السموات والارض[393]۔	سکھانی چاہی۔ جبریل براق لے کر حاضر ہوئے حضور سوار ہو کر اس حجاب عـــہ۲ عظمت تک پہنچے جو رحمٰن عـــہ۳ جل مجدہ کے نزدیک ہے پردے سے ایک فرشتہ نکلا اور اذان کہی، حق اللہ عزوجلالہ نے ہر کلمہ پر موذن کی تصدیق فرمائی، پھر فرشتے نے حضور پر نور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا دست اقدس تھام کر حضور کو آگے کیا۔ حضور نے تمام اہل سموات کی امامت فرمائی جن میں آدم ونوح علیہما الصلوۃ والسلام بھی شامل تھے۔ اس روز حق تبارک وتعالٰی نے محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا شرف عام اہل آسمان وزمین پر کامل کردیا۔

عـــہ۱: انت تعلم ان ھذا من تمام حدیث علی رضی اللہ تعالٰی عنہ کما تری وھو کذلك عند ابی نعیم فی طریق اتی فلا ادری کیف جعلہ الامام القاضی فی الشفاء من قول راوی الحدیث سیدنا جعفر الصادق رضی اللہ تعالٰی عنہ و اقرہ علیہ الشھاب فی النسیم۔

تو جانتا ہے کہ یہ حدیث علی رضی اللہ تعالٰی عنہ کا تتمہ جیساکہ دیکھ رہا ہے اور وہ ابو نعیم کے نزدیک بھی ایسے ہی ہے اس طریق میں جس کو وہ لائے میں نہیں جانتا کہ امام قاضی عیاض علیہ الرحمہ نے اس کو راوی حدیث سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالٰی عنہ کا قول کیسے قرار دیا اور شہاب نے بھی نسیم میں اس کو برقرار رکھا۔ ۱۲منہ)

عـــہ۲: حجاب مخلوق پر ہے، خالق جل وعلا حجاب سے پاک ہے وہ اپنی غایت ظہور سے غایت بطون میں ہے تبارک وتعالٰی ۱۲منہ

عـــہ۳: شاید یہ معنی ہیں کہ عرش رحمٰن سے قریب ہے۔ واللہ تعالٰی اعلم ۱۲منہ۔

[393] البحر الزخار(مسند البزار)حدیث ۵۰۸ مکتبۃ العلوم والحکم مدینۃ المنورۃ ۲ /۱۴۶-۱۴۷، کشف الاستار عن زوائد الطزار بدء الاذان حدیث ۵۲ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۱/ ۱۷۸ و۱۷۹، الخصائص الکبری باب ذکرہ فی الاذان فی عہد آدم مرکز اہلسنت گجرات الہند ۱ /۱۶۴

اسی کی مثل ابو نعیم نے بطریق امام محمد ابن حنفیہ ابن علی المرتضی رضی اللہ تعالٰی عنہمار وایت کی۔اس کے اخیر میں ہے:

ثم قیل لرسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم تقدم فام اھل السماء فتم لہ الشرف علی سائر الخلق [394]	پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے کہا گیا آگے بڑھئے، حضور نے تمام اہل آسمان کی امامت فرمائی اور جمیع مخلوقات الٰہی پر حضور کا شرف کامل ہوا۔

والحمد للہ رب العالمین (اور سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو پروردگار ہے کل جہانوں کا۔ت)

نور الختام

رزقنا اللہ تعالٰی حسنہ (اللہ تعالٰی ہمیں حسن خاتمہ عطا فرمائے۔ت)

الحمد للہ کہ کلام اپنے منتہی کو پہنچا، اور دس آیتوں سو حدیثوں کا وعدہ بہ نہایت آسانی بہت زیادہ ہو کر پورا ہوا۔اس رسالہ میں قصداً استیعاب نہ ہونے پر خود یہی رسالہ گواہی دے گا کہ تیس سے زائد حدیثیں مفید مقصد ایسی ملیں گی جن کا شمار ان سو میں نہ کیا۔ زتعلیقات تو اصلاً تعداد میں نہ آئیں۔اور ہیکل اول میں بھی زیر آیات بہت حدیثیں مثبت مراد گزریں، انہیں بھی حساب سے زیادہ رکھا، خصوصاً حدیث ۱ نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کہ یہ امت اللہ تعالٰی کے نزدیک سب امتوں سے بہتر اور افضل ہے (زیر آیت خامسہ) حدیث ۲ ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما کہ حضور کی امت سب امتوں سے بہتر اور حضور کا زمانہ سب زمانوں سے بہتر، اور حضور کے صحابہ سب اصحاب سے بہتر، اور حضور کا شہر سب شہروں سے بہتر، وانما شرف المکان بالمکین (مکان کا شرف تو مکین کی وجہ سے ہوتا ہے۔ت) (زیر آیت اُولی) حدیث ۳ علی مرتضٰی، حدیث ۴ حبر الامۃ رضی اللہ تعالٰی عنہما کہ صفی سے مسیح تک تمام انبیاء علیہم الصلٰوۃ والسلام سے حضور کے بارے میں عہد لیا گیا (ہر دو زیر آیت نخستین) حدیث ۵ سلطان المفسرین رضی اللہ تعالٰی

[394] الخصائص الکبری بحوالہ ابی نعیم عن محمد بن الحنفیۃ باب خصوصیتہ صلی اللہ علیہ وسلم بالاسراء مرکز اہلسنت ۱/ ۱۶۴، الدر المنثور تحت الآیۃ ۱۷/۱ دار احیاء التراث العربی بیروت ۵/ ۱۹۳

عنہ نے محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے زیادہ قدر وعزت والا کسی کو نہ بنایا۔ (زیر آیت سابعہ) حدیث ۶ عالم القرآن رضی اللہ تعالٰی عنہ اللہ تعالٰی نے محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو تمام انبیاء وملائکہ سے افضل کیا۔ (زیر آیت ثالثہ) کہ چھ حدیثیں تو نصوص جلیلہ اور قابل ادخال جلوہ اول تابش دوم تھیں۔ان چھ کے یاد دلانے میں میری ایک غرض یہ بھی ہے کہ تابش چہارم میں روایت ہفتم سے روایت یازدہم تک جو چھ حدیثیں قول ہاتف وکاہن ومنامات صادقہ کی گزریں۔اگر بعض حضرات ان پر راضی نہ ہوں توان چھ تصریحات جلیلہ کو ان چھ کا نعم البدل سمجھیں۔اور سو احادیث مسندہ معتمدہ کا عدد ہر طرح کامل جانیں۔وللہ الحمد۔

تنبیہ: فقیر غفراللہ تعالٰی لہ نے اس عجالہ میں کہ نہایت جاوزت پر مبنی تھا۔اکثر حدیثوں کی نقل میں اختصار بلکہ بہت جگہ صرف محل استدلال پر اقتصار کیا۔مواقع کثیرہ میں موضع احتجاج کے سوا باقی حدیث کا فقط ترجمہ لایا۔طرق ومتابعات بلکہ کبھی شواہد مقاربۃ المعنٰی میں بھی ایک کا متن لکھا،بقیہ کا محض حوالہ دیا،اگرچہ وہ سب متون جدا جدا بالاستیعاب بحمد اللہ میرے پیش نظر ہوئے جہاں اتفاق سے کلمات علماء کی حاجت دیکھی وہاں تو غالبًا مجرد اشارہ یا نقل بالمعنی یا التقاط ہی پر قناعت کی،ہاں تخریج احادیث میں اکثر استکثار پر نظر رکھی۔ناظر متفحص بہت حدیثوں میں دیکھے گا کہ کتب علماء میں انہیں صرف ایک یا دو مخرجین کی طرف نسبت فرمایا۔اور فقیر نے چھ چھ سات سات نام جمع کئے۔متون اسانید کی تصحیح وتحسین کی طرف جو تلویح ہے اس کا ماخذ بھی ائمہ شان کی تنصیص وتصریح ہے۔لہٰذا مناسب کہ طالب سند وجویائے تفصیل کے لئے ان بحار اسفار مواج زخار کے اسماء شمار ہوں جو ہنگام تحریری رسالہ میرے پیش نظر موجزن رہے،اور اپنے صدف خیز قعروں گہر ریز لہروں سے ان فرائد آبدار ولآلی شاہوار کے ماخذ ہوئے۔الصحاح الستۃ لاسیما الصحیحین وجامع الترمذی وموطا مالك وسنن الدارمی ومشکوٰۃ المصابیح،الترغیب والترھیب للامام الحافظ عبدالعظیم زکی الدین المنذری،الخصائص الکبرٰی لخاتم الحفاظ ابی الفضل السیوطی وھو کتاب لم یصنف فی بابہ مثلہ واکثر التقطت سنہ مع زیادات فی التخاریج وغیرھا من تلقاء نظری اوکتب اخری فاللہ یجزیہ الجزاء الاوفی،کتاب الشفاء فی تعریف حقوق المصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم للامام الفھام شیخ الاسلام عیاض الیحصبی،نسیم الریاض للعلامۃ الشھاب الخفاجی،الجامع الصغیر للامام السیوطی،التیسیر جامع الصغیر للعلامۃ الرؤف المناوی،المواھب اللدنیہ والمنح المحمدیہ للامام العلامۃ احمد بن محمد المصری القسطلانی،شرح المواھب للعلامۃ الشمس محمد بن الباقی الزرقانی،افضل القری لقراء ام القرٰے

المعروف بشرح الهمزية للامام ابن حجر المكى، مفاتيح الغيب للامام الفخر محمد الرازى تكملتها لتلميذه الفاضل عــــہ۱ العلامة الخوبى، معالم التنزيل للامام محى السنة البغوى، مدارك التنزيل للامام العلامة النسفى و ربما اخذت شيئًا اواشياء عن المنهاج للامام العلام ابى زكريا النووى وارشاد السارى للامام احمد القسطلانى والبيضاوى والجلالين والاحياء والمدخل لمحمد العبدرى والمدارج واشعة اللمعات للمولى الدہلوى ومطالع المسرات للعلامة الفاسى وشفاء السقام للامام المحقق الاجل السبكى والعلل المتناهية للعلامة الشمس ابى الفرج ابن الجوزى ولم آخذ عنها الا تخريجًا واحدا لحديث ورسالة المولد له والحلية شرح المنية للامام محمد بن محمد بن محمد ابن امير الحاج الحلبى وشرح الشفاء للفاضل على القارى رحمة الله تعالٰى عليهم اجمعين الى غير ذالك مما منح المولٰى سبحٰنه وتعالٰى۔

پھر ان کتابوں سے بھی بعض باتیں ان کے غیر مظنّہ سے اخذ کیں کہ اگر ناظر مجرد واستقرائے مظان پر قناعت کرے ہر گز نہ پائے، لہٰذا متجسس کو تثبت وامعان درکار والله العزيز الغفار۔

یہ رسالہ ششم شوال کو آغاز اور نوزدہم کو ختم۔ اور آج پنجم ذی القعدہ روز جان افروز دوشنبہ کو وقت چاشت مسودہ سے مبیضہ ہوا۔ والحمدلله رب العالمين۔ ان اوراق میں پہلی حدیث حضرت امیر المومنین مولی المسلمین مولٰی علی مرتضٰی کرم الله تعالٰی وجہہ الاسنی سے ماثور، اور سب میں پچھلی حدیث بھی اسی جناب ولایت مآب سے مذکور۔ امید ہے کہ اس خاتم خلافت نبوت فاتح سلاسل ولایت رضی الله تعالٰی عنہ کے صدقہ میں حضور پر نور، عفو غفور، عــــہ۲ جواد،

عــــہ۱: على ما فى النسيم والكشف ولى فيه تامل ۱۲منه۔ | اس بنیاد پر جو نسیم وکشف میں ہے اور مجھے اس میں تامل ہے۔ ۱۲منہ۔ (ت)

عــــہ۲: عفو وغفور حضور کے اسماء طیبہ سے ہیں، كما فى المواهب [395] واستشهد له الزرقانى [396] ما فى التوراة ولكن يعفو ويغفر، رواه البخارى ۱۲منہ غفرلہ عفی عنہ (جیسا کہ مواہب میں ہے اس کے لیے زرقانی نے تورات کی اس عبارت سے استشہاد کیا "لیکن وہ معاف فرماتا اور درگزر فرماتا ہے۔" اس کو بخاری نے روایت کیا۔ ت)

---

[395] المواهب اللدنيه المقصد الثانى الفصل الاول المكتب الاسلامى بيروت ۲/ ۱۹

[396] المواهب اللدنيه المقصد الثانى الفصل الاول المكتب دار المعرفة بيروت ۳/ ۱۳۹

کریم، رؤف، رحیم، صفوح زلّات، مقیل عثرات، مصحح حسنات، عظیم الہبات، سید المرسلین، خاتم النبیین، شفیع المذنبین محمد رسول رب العالمین صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلٰی آلہ وصحبہٖ اجمعین کی بارگاہ بیکس پناہ میں شرف قبول پائے۔اور حق تبارک وتعالٰی کاتب و سائل وواسطہ سوال وعامہ مومنین کو دارین میں اُس سے اور فقیر کی تصانیف سے نفع پہنچائے۔

انہ ولی ذٰلك والقدیر علیہ والخیر کلہ لہ وبیدیہ و اٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین، والصلٰوۃ و السلام علٰی سید المرسلین محمد واٰلہٖ واصحابہ اجمعین، سبحٰنك اللھم وبحمدك اشھد ان لاالٰہ الا انت استغفرك واتوب الیك والحمدللہ رب العٰلمین۔	بے شک وہ اس کا مالک اور اس پر قادر، بھلائی سب اس کے لئے ہے اور اس کے دست قدرت میں ہے، اور ہماری دعا کا اختتام اس پر ہے کہ سب تعریفیں اللہ تعالٰی کے لئے ہیں جو پروردگار ہے سب جہانوں کا۔ درود وسلام نازل ہو رسولوں کے سردار محمد مصطفٰی پر، آپ کی آل پر اور آپ کے تمام اصحاب پر۔ تجھے پاکی ہے اے اللہ! میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور سب تعریفیں اللہ تعالٰی کے لیے ہیں جو پروردگار ہے تمام جہانوں کا۔ (ت)

رسالہ

تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین

ختم ہوا